مولانا محمد حسین بٹالوی

پاک و ہند کے

علمائے اسلام کا اولین متفقہ فتویٰ

"مرزا غلام احمد قادیانی
اور اس کے پیروکار دائرہ اسلام سے خارج ہیں"

دار الدعوۃ السلفیۃ

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ

پاک و ہند کے
علمائے اسلام کا اوّلین متفقہ فتویٰ

"مرزا غلام احمد قادیانی اور اُس کے پیروکار دائرہ اسلام سے خارج ہیں"

مرتبہ

مولانا محمد حسین بٹالوی
ایڈیٹر "اشاعۃ السنۃ" لاہور

ناشر
دار الدعوۃ السلفیۃ، لاہور

سلسلہ اشاعت ۲۸

مصنّف ——— مولانا محمد حسین بٹالوی رح

طابع ——— محمد سلیمان انصاری

تاریخ طبع ——— نومبر ۱۹۸۶ء

مطبع ——— طفیل آرٹ پریس

طبع ——— اوّل

ناشر ——— دار الدعوۃ السلفیۃ

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصدیر

حضرت شیخ الکل میاں سید نذیر حسین محدث دہلویؒ کے شرف تلمذ سے بہرہ ور مولانا محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر "اشاعۃ السنۃ" (متوفی ۱۹۲۰ء) کی شخصیت بھی اپنے نامور استاذ کی طرح محتاج تعارف نہیں۔

مولانا موصوف رحمہ اللہ کو اللہ تعالےٰ نے ذہانت وفطانت، فہم وذکاء اور علم و تفقہ سے حظ وافر عطا فرمایا تھا۔ اور ساتھ ہی اس توفیق سے بھی نوازا کہ انہوں نے ان خداداد صلاحیتوں کو اللہ کے نازل کردہ دین اسلام۔ خالص اور بے آمیز اسلام ــــ کی تبلیغ، اس کی نشرو اشاعت اور اس کی وکالت و دفاع میں بھرپور طریقے سے استعمال کیا۔ چنانچہ اپنے وقت کے تمام اہم فتنوں کے استیصال میں وہ سرگرم رہے۔ اور اسلام کی ترجمانی اور دفاع کا فریضہ پوری قوت اور تندہی سے سرانجام دیا۔ جزاہ اللہ عن الاسلام والمسلمین خیر الجزاء۔

مولانا مرحوم کے دور میں حسب ذیل فتنے نمایاں تھے۔

- سرسید اور ان کے رفقاء کی نیچریت (جو معجزات قرآنی اور احادیث کے انکار کی تحریک تھی)
- عیسائی مشنریوں کی خلاف اسلام سرگرمیاں۔
- مرزا غلام احمد قادیانی کی جعلی اور خود ساختہ نبوت۔
- علمائے احناف کا فقہی جمود پر اصرار اور تحریک احیاء عمل بالحدیث کے خلاف ان کی جارحانہ مساعی

ان چاروں علمی محاذوں پر مولانا بٹالوی مرحوم نے بیک وقت چومکھی جنگ لڑی۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو تحریر و انشاء کا سلیقہ، قوت استدلال کا جوہر اور نقد و تحقیق کا ملکہ خوب خوب عطا کیا تھا۔ انہوں نے مذکورہ فتنوں کے استیصال کے لئے اپنے پرچے "اشاعۃ السنۃ" کو وقف کئے رکھا۔ اور اس کے صفحات پر اپنے علمی جواہر اور نقد و تحقیق کے لولو لالہ بکھیرتے رہے۔ لطف یہ ہے کہ پورا پورا پرچہ مولانا بٹالویؒ ہی کے زور قلم کا شاہکار رہتا۔ چنانچہ انہوں نے،

- رد نیچریت پر بھی بھرپور علمی وار کیا۔
- عیسائیت کی تردید بھی خوب خوب کی۔
- اہل تقلید سے بھی نبرد آزما رہے۔

- اور فتنۂ مرزائیت کے استیصال کے لئے بھی شب و روز سرگرم رہے۔

آخر اللہ کر فتنہ چونکہ ان کے سامنے ہی پیدا ہوا تھا، ان کے دیکھتے دیکھتے ہی اس نے بال و پر نکالے تھے۔ اور اپنے عواقب کے لحاظ سے بھی یہ نہایت خطرناک تھا۔ اس لئے قدرتی طور پر مولانا مرحوم نے اس کی تردید میں پورا زور صرف کیا، اس کے دلائل کا تار و پود بکھیرا اور ہر محاذ پر اس سے ٹکر لی۔

- براہِ راست مرزا غلام احمد قادیانی سے مباحثہ کیا۔
- اس کو دعوتِ مباہلہ دی۔
- اس کے علمِ کلام کا علمی پوسٹ مارٹم کیا۔

اور جب اس نے ان تینوں محاذوں سے گریز اور پسپائی اختیار کی تو پھر مولانا بٹالوی نے مرزا غلام احمد قادیانی علیہ ما یستحقہ کے بارے میں ایک مفصّل با حوالہ استفتاء مرتّب کیا، جس میں اس کی کتابوں سے اس کے عقائد نقل کئے، اور سب سے پہلے یہ استفتاء اپنے اُستاذِ محترم حضرت شیخ الکل کی خدمت میں پیش کیا۔ جس کا انہوں نے مفصّل اور زوردار جواب لکھا۔ جس میں انہوں نے واضح کیا کہ استفتاء میں درج عقائد کا حامل اور اس کے پیروکار اہل سنّت سے خارج ہیں۔ نہ اُن کی نمازِ جنازہ جائز ہے اور نہ مسلمانوں کے قبرستانوں میں انہیں دفن کیا جائے۔

پھر اس فتویٰ تکفیر کی تائید و تصویب مولانا بٹالوی نے متحدہ ہندوستان (پاک و ہند) کے تمام سر برآوردہ اور ممتاز علماء سے کرائی۔ اور تقریباً دو صد علماء کے مواہیر اور دستخطوں کے ساتھ اس فتوے کو شائع کیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی اور اُمّتِ مرزائیہ کی تکفیر پر یہ سب سے پہلا متّفقہ فتوے ہے۔ جو مولانا بٹالوی اور حضرت شیخ الکل سید میاں نذیر حسین محدّث دہلوی کی مشترکہ مساعی کے نتیجے میں ظہور میں آیا۔

یہ فتوے مرزائے قادیانی کی وفات (۱۹۰۸ء) سے کئی سال قبل شائع ہوا تھا اور اس نے ایوانِ مرزائیت میں ایک زلزلہ برپا کر دیا تھا۔ کیونکہ یہ فتوے ایک تو تمام ہندوستان کے علماء کا متفقہ تھا۔ جس سے مرزائیوں کو سب سے پہلے یہ احساس ہوا کہ اب ان کا رشتہ اُمّتِ محمدیہ سے بالکل منقطع اور عوام کو گمراہ کرنے کے لئے انہوں نے اسلام کا جو ظاہری لبادہ اوڑھا ہوا ہے۔ وہ جامۂ نفاق اب چاک ہو گیا ہے اور ان کے دامِ ہم رنگِ زمین کی حقیقت آشکارا ہو گئی ہے۔

دوسرے یہ استفتاء (جسے مولانا بٹالوی نے مرتّب کیا تھا) اور اس کا مفصّل جواب حضرت شیخ الکل کے قلم گوہر رقم سے تھا، انتہائی مدلّل، نہایت زوردار اور نہایت مُسکِت تھا۔ جس کا جواب مرزا

غلام احمد قادیانی اور اس کی پوری اُمّت سے نہ بن پڑا، اور پوری اُمّتِ مرزائی اپنے نبی سمیت فَبُهِتَ الَّذِیْ کَفَرَ کا مصداق بن کر رہ گئی۔

چنانچہ اس کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی مولانا محمد حسین بٹالوی اور ان کے شیخ حضرت میاں نذیر حسین محدث دہلوی کے خلاف یہ ہذیان تو بکتا رہا کہ میری تکفیر کے بانی یہی دو شخص ہیں اور دوسرے مولویوں نے بغیر سوچے سمجھے ان کی تائید کر دی ہے۔ لیکن وہ اس فتویٰ کا کوئی معقول جواب نہیں دے سکا۔ جیسا کہ وہ ایک کتاب میں لکھتا ہے جس سے اس فتوی کے اثرات کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔

"چونکہ علمائے پنجاب اور ہندوستان کی طرف سے فتنۂ تکفیر و تکذیب حد سے زیادہ گذر گیا ہے اور نہ فقط علماء بلکہ فقراء اور سجادہ نشین بھی اس عاجز کے کافر اور کاذب ٹھہرانے میں مولویوں کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں۔ ایسا ہی ان لوگوں کے اغواء سے ہزارہا لوگ ایسے پائے جاتے ہیں کہ وہ ہمیں نصاریٰ اور ہنود سے بھی اَکْفَرْ سمجھتے ہیں۔ اگرچہ اس تکفیر کا بوجھ نذیر حسین دہلوی کی گردن پر ہے مگر تاہم دوسرے مولویوں کا یہ گناہ ہے کہ انہوں نے اس نازک امرِ تکفیر میں اپنی عقل اور اپنی تفتیش سے کام نہیں لیا۔ بلکہ نذیر حسین کے دجالانہ فتوی کو دیکھ کر جو محمد حسین بٹالوی نے تیار کیا تھا۔ بغیر تحقیق و تنقیح کے ایمان لے آئے ہیں۔"
(انجام آتھم۔ از مرزا غلام احمد قادیانی، ص ۵۴، مطبوعہ ۱۸۹۷ء)

"مولوی محمد حسین نے یہ فتوی لکھا اور میاں نذیر حسین دہلوی سے کہا کہ سب سے پہلے اس پر مہر لگا دے اور میرے کفر کی بابت فتوی دے دے اور تمام مسلمانوں میں میرا کافر ہونا شائع کر دے۔ سو اس فتوی اور میاں صاحب مذکور کی مہر سے بارہ برس پہلے یہ کتاب (براہین احمدیہ) تمام پنجاب اور ہند میں شائع ہو چکی تھی اور مولوی محمد حسین جو بارہ برس بعد اول المکفرین بنے۔ بانی تکفیر کے وہی تھے اور اس آگ کو اپنی شہرت کی وجہ سے تمام ملک میں سلگانے والے میاں نذیر حسین دہلوی تھے۔" (تحفہ گولڑویہ از مرزائے قادیان۔ ص ۱۲۱، مطبوعہ قادیان ۱۹۱۴ء)

یہ فتوی مولانا بٹالوی کی زندگی میں شائع ہوا تھا۔ لیکن اس کے بعد اشاعت پذیر نہ ہو سکا، جس کی وجہ سے یہ اہم تاریخی فتوے مرورِ ایام کی دبیز تہوں میں دب کر اور گرد و خمول میں اَٹ کر رہ گیا حالانکہ اس بات کی شدید ضرورت تھی کہ اسے بار بار شائع کیا جاتا اور زیادہ سے زیادہ اسے لوگوں تک پہنچایا جاتا، تاکہ ایک تو لوگ فتنۂ مرزائیت سے آگاہ ہوتے اور دوسرے مولانا بٹالوی، میاں نذیر حسین اور

جماعت اہلحدیث کی علمی خدمت بھی اُجاگر ہوتی اور مرزائیوں کی تکفیر میں اوّلیت کا وہ شرف بھی ان کی پیشانی کا جھومر بنتا جو دوسروں نے اپنے زیبِ گلو کر لیا ہے۔

بہر حال اب اسی ضرورت اور جذبے کے تحت اس کی اشاعت عمل میں آ رہی ہے۔ اُمید ہے کہ اہلِ علم و اہلِ تاریخ اس سے بھرپور استفادہ کریں گے۔

اس فتویٰ کے بعد ایک اور فتویٰ انجمن اہل حدیث وزیر آباد کی طرف سے شائع ہوا تھا۔ جس میں ایک تو مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوائے نبوت و مسیحیت کی بنیاد پر اس کی اور اس پر "ایمان" لانے والوں کی تکفیر کی گئی تھی۔ دوسرے ان اشخاص کی بابت بھی فتویٰ تکفیر صادر کیا گیا۔ جو مرزائی نہ ہونے کے باوجود مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کو نبی و مجدد ماننے والوں کی تکفیر میں تامّل کرتے ہیں۔ دونوں کی بابت الگ الگ استفتاء اور پھر ان کا جواب ہے۔

یہ فتویٰ بھی اب نایاب ہے۔ اسے بھی اس مجموعے میں شامل کر دیا گیا ہے تاکہ یہ بھی محفوظ ہو جائے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو زیغ و ضلال سے محفوظ رکھے اور پیغمبرِ آخر الزمان ختمی مرتبت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سچّا پیروکار بنائے اور ختمِ نبوت کے تقاضوں سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حافظ صلاح الدّین یوسف

رفیق ادارہ دار الدعوۃ السلفیہ، شیش محل روڈ۔ لاہور

محرم الحرام ______ ۱۴۰۷ھ

ستمبر ______ ۱۹۸۶ء

فتویٰ علمائے پنجاب و ہندوستان
بحق
مرزا غلام احمد ساکن قادیان

تمہید: از مولانا محمد حسین بٹالوی مُرتّب

کادیانی نے اپنے رسالہ "فتح اسلام" میں اپنے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو اس سے اہل اسلام کی پبلک میں ایک عام شور برپا ہو گیا۔ اس شور کو مٹانے اور اس دعوے کی توضیح کے لئے اس نے ایک رسالہ "توضیح مرام" مشتہر کیا، تو اس نے اس شور کی آگ کو اور بھی تیز کر دیا۔ اور خوب بھڑکایا۔ کیونکہ "فتح اسلام" میں تو اس نے "مسیح موعود" ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ "توضیح مرام" میں اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور علاوہ برآں بہت سے عقائد کفریہ کا اظہار کیا جو عقائد اسلام کے بالکل مخالف ہیں اور عقائد نیچریہ، فلاسفہ، ہنود اور یہود و نصاریٰ کے عین مطابق و موافق۔

اس رسالے کی اشاعت سے وہ شور بڑھا تو اس کے ازالے کے لئے اس نے ایک اور رسالہ "ازالہ اوہام" کے بعض حصص و مضامین کو اپنے حواریوں میں متداول کیا اور انہوں نے بذریعہ رسائل و مجالس ان کو پبلک میں مشتہر کیا۔ ان مضامین نے اس شور کی بھڑکتی ہوئی آگ پر کروسین آئل (مٹی کا تیل) ڈال دیا۔ کیونکہ اس رسالے میں اس نے مسیحیت اور نبوت کے ساتھ رسالت کا بھی دعویٰ کیا ہے۔ رسالت بھی کیسی! جس کی بشارت و شہادت نص قرآن (ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد) میں آچکی ہے۔ اور علاوہ برآں بہت سے کفریات کا زہر اگلا۔ معجزات حضرت مسیح وغیرہ انبیاء سے بہ تاویل و تحریف انکار کیا۔ حضرت مسیح وغیرہ انبیاء خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اتقیاء اور ان کے اتباع باصفا پر علم و فہم میں فوقیت کا دعویٰ کیا اور ان سب کی توہین کا ارتکاب کیا۔

پھر تو وہ شور عالم گیر ہوگیا اور چاروں طرف سے نعرۂ تکفیر و نفرین بلند ہونے لگا۔ ان رسائلِ ثلاثہ سے ہر ایک کادیانی نے اچھا اثر نہ دیکھا تو اشاعتِ رسالہ "توضیح مرام" ہی کے وقت سے مباحثہ کا بھی اشتہار دے دیا۔ اور اشتہار ۲۶ مارچ ۱۸۹۱ء میں یہ مشتہر کیا کہ علمائے وقت جب تک میرے عقائد و مقالات میں، جن کو وہ کفر و گمراہی سمجھتے ہیں۔ مجھ سے مباحثہ نہ کرلیں، تب تک اپنی زبان کو تکفیر اور طعن سے روک رکھیں اور اس مباحثے کو ایسی پیچیدہ اور مشکل اور نا ممکن الوقوع شروط و مقیّد کر دیا کہ نہ وہ شرطیں وقوع میں آویں اور نہ مباحثے کی نوبت پہنچے۔ جس سے اس کا مقصود یہ تھا کہ جتنے دنوں تک مباحثہ ملتوی رہے اور ٹل سکے۔ اتنے ہی دن طعن و تحقیر سے لوگوں کی زبان بند رہے۔ اور اُس کے عقائد و دعاوی کا کچھ نہ کچھ اثر اس کے اتباع اور ناواقف مسلمانوں پر ہوتا رہے۔

علمائے وقت نے وقتاً فوقتاً اس کی ناجائز شروط کے ابطال اور جائز کی تسلیم و اقبال سے مباحثہ کے لئے مستعدی کا اظہار کیا۔ مگر کادیانی سے بجز گریز و فرار جو اس کی اصلی منشا و مقصود تھا، کچھ ظہور میں نہ آیا۔ یہاں تک کہ قضا و قدر نے اس کو اس دوڑنے اور بھاگنے کے ساتھ جبراً پنجے میں پھنسا دیا اور لدھیانہ کے مقام میں ہمارا اس سے مباحثہ کرا دیا جس کی کسی قدر کیفیت نمبر ۸ وغیرہ جلد ۱۳ میں شائع ہوئی ہے۔

اس مباحثے میں جو اُس نے شکست و ہزیمت پائی وہ ناظرین پرچہ ہائے مذکور پر مخفی نہ ہوگی۔ مگر اس کی دلیری اور بہادری کو دیکھو اور اُس پر صد آفرین کہو کہ شکست پا کر بھی وہ دعوائے مباحثہ سے دست بردار نہ ہوا۔ اور اشتہار یکم اگست اور اکتوبر ۱۸۹۱ء میں پھر مدعی مباحثہ ہوا۔ اور دہلی جا کر خم ٹھوک کر کھڑا ہوگیا اور اس پر دہلی پہنچ کر اس کا تعاقب کیا گیا اور اس کی جملہ شروط جائزہ کو منظور کرکے منظوری مباحثہ کا اشتہار دیا گیا تو پھر اس نے مباحثہ سے انکار کیا جس کی تفصیل نمبر ۱، ۴ جلد ۱۴ میں ہے۔

مگر پھر اس کی شرم و حوصلہ کو دیکھو اور اس پر ہزار آفرین کہو کہ دہلی سے بھاگ کر کادیاں میں پہنچ کر وہ اس شکست و ہزیمت کو بھول گیا۔

اور ایک آسمانی فیصلہ (جو درحقیقت شیطانی فیصلہ ہے) اُس نے لکھ مارا۔

اور اس میں پھر مباحثہ کا مدعی بن بیٹھا اور الٹا گریز و فرار کا الزام علماء وقت پر قائم کیا۔ اس پر لاہور و سیالکوٹ پہنچ کر اس کا تعاقب کیا اور متعدد نوٹسوں کے ذریعہ اس کو مباحثے کی طرف بلایا گیا۔ مگر وہ میدانِ مباحثہ میں نہ آیا بلکہ جہاں خاکسار پہنچا وہاں سے وہ فوراً بھاگا۔ جس کی کیفیت نمبر ا تا ۴ کے جلد ۱۳ میں ہے۔

خاکسار ابتدا ہی سے اس کی بے جا اور ناممکن الوقوع شروط کو پیش کرنے سے اس کے مباحثہ سے مایوس ہو چکا تھا مگر قطع حجت کا دیانی کی غرض سے لدھانہ کے مباحثہ تک اس کے حق میں تمام علماء اہلِ اسلام کی رائے ظاہر و مشتہر کرنے سے رُکا رہا۔ اور جب لدھانہ کے مباحثہ کو وہ ناتمام چھوڑ کر بھاگا تو اور بھی مایوسی نے جلوہ دکھایا۔ تب خاکسار نے بمقام دہلی پہنچ کر ایک استفتاء مرتب کیا جس میں کادیانی کے خیالات و مقالات درج کر کے ان کی تصدیق و شہادت کے لئے اس کی تصنیفات کی اصل عبارات کو بقید صفحات نقل کر دیا۔

اور اس استفتاء کا جواب بقیۃ السلف حجۃ الخلف شیخنا و شیخ الکل حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی متع اللہ المسلمین لطول حیاتہ سے حاصل کیا اور پھر ایک خاص سفر از دہلی تا بتقریب کلکتہ و بھوپال وغیرہ اختیار کر کے اکثر مشہور بلاد ہندوستان کے علماء و فضلاء مختلف مذاہب کا توافق رائے حاصل کیا۔ پھر لاہور پہنچ کر اُس استفتاء اور اُس کے جواب کو رسالے کی صورت میں چھپوا کر دُور دراز مقامات ہندوستان و پنجاب میں جہاں خاکسار خود نہیں پہنچا تھا۔ متداول کیا اور اس پر ان مقامات کے سکنا کی شہادات و تائیدات کو مرتب کرایا۔ فتویٰ پر مکمل اتفاق علمائے ہندوستان و پنجاب ہو چکا تھا۔ مگر اس اشاعت عام میں اس وجہ سے توقف و التواء ہوا کہ اگر کادیانی کو ان باتوں کی نسبت جن کو علماء وقت نے کفر و ضلالت کادیانی پر دلیل ٹھہرایا ہے۔ کچھ عذر ہو تو اس کو مجمع علماء میں پیش کرے اور ان میں وہ مباحثہ کرنا چاہتا ہے تو کرے اور اس پیالہ تکفیر و تضلیل کو جو بہ اتفاق علماء اس کے لیے تیار کیا گیا ہے کسی حیلہ سے ٹلا سکتا ہے تو ٹلا دے یعنی ان باتوں کا اپنی تصانیف میں پایا نہ جانا یا اگر وہ ان میں موجود ہیں تو ان کا موجب کفر و ضلالت نہ ہونا ثابت کر دے۔ آخری دفعہ اس امر کی طرف اس کو جواب فیصلہ آسمانی میں بلایا گیا اور اس جواب

کو چھاپ کر اس کے پاس بھیجا گیا۔ اور انتظار مدت جواب تک اشاعتِ فتویٰ کو ملتوی کیا گیا مگر پھر اس نے اس طرف رخ نہ کیا اور مباحثہ کا نام لینا بھی چھوڑ دیا۔ لہٰذا اس فتویٰ کا اب عام اہلِ اسلام میں مشتہر کرنا ضروری سمجھا گیا ہے۔ فتویٰ سے پہلے چند تمہیدی امور کا بیان ضروری ہے۔ ناظرین پہلے ان کو ملاحظہ فرمائیں گے تو فتویٰ سے زیادہ حظ اٹھائیں گے۔

امرِ اول:۔ اس مجموعۂ فتاوٰی میں گو کادیانی کی بڑے زور و شور سے تکفیر ہوئی ہے۔ مگر اصل سوال اور اس کے پہلے اور اصل جواب میں کفر کادیانی سے تعرض نہیں ہوا۔

اصل سوال:۔ صرف یہ ہے کہ عقائد کادیانی مندرجہ سوال اسلامی عقائد ہیں یا نہیں؟ اور ان عقائد میں کادیانی پابند و پیرو اسلام ہے یا اس کی پابندی سے خارج۔ اور ایسے عقائد والا ولی۔ مجدّد۔ مُلہَم۔ مُحَدَّث ہو سکتا ہے یا وہ ان عقائد کے سبب دجال کہلانے کا مستحق ہے؟

اس کا اصل جواب جو حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کی طرف سے ہے۔ صرف یہ ہے کہ یہ عقائد اسلامی نہیں اور کادیانی ان عقائد میں پابندی اسلام سے خارج ہے۔ اور ایسے عقائد والا محدّث۔ مجدد و مُلہَم۔ ولی نہیں ہو سکتا بلکہ من جملہ دجالین ایک دجال ہے۔ اس جواب کی تائید و شہادت میں جو اور فتوے و جوابات لکھے گئے ہیں ان میں بڑے زور و شور سے کادیانی کی تکفیر ہوئی ہے۔

اصل سوال اور اس کے پہلے جواب میں اس کی تکفیر سے اس غرض سے تعرض نہیں کیا گیا کہ اس جواب میں کسی شخص کا اختلاف نہ ہو۔ اس میں کادیانی اور اس کے عقائد کا کم سے کم درجہ حال و حکم بیان ہوا ہے تاکہ اس سے اور کوئی کمی نہ کرے۔ زیادتی جس قدر کوئی مناسب سمجھے عمل میں لاوے۔ یہی وجہ ہے کہ جو علماء قادیانی کو کسی خاص وجہ سے کافر نہیں کہتے صرف مُبتدع و گمراہ جانتے ہیں۔ انہوں نے بھی اس جواب سے اتفاق کیا اور اس کے عقائد کو ضلالہ و گمراہی قرار دے کر یہ ظاہر کیا کہ وہ عقائد اسلامی عقائد نہیں اور جو علماء اس کو کافر۔ مرتد۔ زندیق۔ منافق جانتے ہیں۔ انہوں نے اصل جواب پر بہت کچھ بڑھایا اور اس کو اچھی طرح کافر بنایا۔ اور دل کھول کر اپنے علم و قلم کا زور دکھایا۔ لہٰذا یہ مجموعۂ فتاوٰی اس وقت کے

دونوں قسم کے مسلمانوں کے (۱) نئی روشنی و نئے خیالات کے جنٹلمین جو نیو فیشن کے مہذب کہلاتے ہیں اور وہ لفظ کفر و کافر کے استعمال کو خواہ کیسا ہی بامحل وحسبِ موقع ہو کسی کے حق میں پسند نہیں کرتے۔ اور وہ دنیا میں کسی کو خواہ منکرِ انبیاء علیہم السّلام ہو خواہ منکرِ قطعی احکام حلال وحرام کافر نہیں جانتے اور موجودہ قیود و احکامِ اسلام کو غیر مہذب (اَن سولائیزڈ) اور وحشی اور ملکوں کے لئے مخصوص مناسب سمجھتے ہیں اور اس وقت کی مہذب اقوام کو ان قیود سے آزاد خیال کرتے ہیں (۲) پرانے خیالات کے مسلمان جن کو قسم اول اولڈ فیشن کہتے ہیں۔ اور وہ بلاچوں وچرا احکام وہدایاتِ اسلام پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ فتوئے کفر سے ایسے ڈرتے ہیں جیسے نیو فیشن کے مہذب غیر مہذب قیود سے ڈرتے ہیں۔ لائق ملاحظہ ہے۔

قسم اوّل :۔ صرف اصل سوال اور اس کے پہلے جواب کو دیکھیں۔ اور کادیانی کے اقوال وعبارات کا قرآن وحدیث کے بیان سے مقابلہ وموازنہ کر کے کادیانی کو کافر نہ سہی مرتد نہ سہی اتنا تو کہیں کہ جو عقائد ومقالات اس نے ظاہر کئے ہیں وہ اسلام کے عقائد نہیں ہیں اور اگر اس میں ان کو کچھ اختلاف ہو تو اس سے ہم کو آگاہ کریں اور قسم دوم کے مسلمان ان سب فتووں کو اوّل سے آخر تک ملاحظہ کریں اور اس ذریعہ سے قادیانی کی کفریات پر مطلع ہو کر اس سے اپنے ایمان کو بچائیں۔ یہ فتویٰ ان ہی اخوانِ دین کی صیانتِ اعتقاد کے لئے ہیں۔ پہلے حضرات تو خود مفتی ہیں وہ تو ایسے ایسے فتویٰ اپنی عقل سے یا قوانینِ قدرت (لاز آف نیچر) سے بنا سکتے ہیں۔ ان کو ان فتووں کی چنداں حاجت نہیں۔ وہ اس مجموعہ کو ملاحظہ فرمائیں گے تو ہم پر بارِ منّت واحسان رکھیں گے۔ اور بے شک ہم ان کے ممنونِ احسان ہوں گے۔

امر دوم یہ فتویٰ کسی خاص شخص یا فرقہ کی رائے نہیں ہے بلکہ تمام قوم اہلِ اسلام کی پبلک اوپینین (عام رائے) ہے یہی وجہ ہے کہ اس میں مختلف فرقہا وطرق کے فقراء علماء حنفی، شافعی، اہلحدیث۔ اہلِ فقہ۔ مقلدین۔ تارکین تقلید اہلِ سُنّت۔ اہلِ تشیّع سب کی تحریرات وجوابات شامل ہیں۔ لہٰذا یہ فتوئے شخصی طرفداری یا پارٹی فیلنگ

کی تہمت سے بری ہے۔ اور اس پر یہ الزام عائد نہیں ہو سکتے۔ جو شخص یا کسی خاص فرقہ کے فتوئ کی نسبت عائد کئے جا سکتے ہیں کہ وہ شخصی عناد یا پارٹی طرفداری پر مبنی ہیں۔ ایک دو اشخاص یا ایک فرقہ پر تو گمان عناد و طرفداری و خطاکاری ہو سکتا ہے۔ صدہا اشخاص اور تمام فرقوں پر یہ گمان کیونکر ہو سکتا ہے۔

امر سوم: اس فتویٰ پر بعض ایسے اشخاص کے دستخط و شہادت بھی ہیں جن کو ہم عالم لائق افتاء نہیں سمجھتے۔ ان کے دستخط صرف ان لوگوں کی فہمائش و طمانینت کے لئے کرائے گئے ہیں جو ان کے پیرو ہیں اور ان کے اتفاق سے اُن لوگوں کی ہدایت متصوّر ہے۔ اور بعض مولوی مفتی۔ قاضی واعظ مشہور ہیں۔ اور ان کے دستخط اس فتوے پر نہیں ہوئے۔ اس سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ وہ اس فتوے کے مخالف یا کادیانی کے معتقد ہیں اُن کے دستخط نہ ہونے کی وجوہ مختلف ہیں۔ بعض تو ان میں ایسے ہیں وہ فیس پانچ روپلے یا اس سے کم لے کر جو کوئی چاہے فتوئے لکھ دیتے ہیں۔ لہٰذا ان کے دستخط اور مہروں کو عموماً حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا اور خود غرضی پر مبنی خیال کیا جاتا ہے۔ اس لیے ہم نے ایسے دستخط کرانا مصلحت نہ سمجھا۔ بعض ایسے ہیں کہ عقائد کادیانی کو بُرا کہتے ہیں۔ مگر کادیانی کے حواری حکیم نورالدین رکن ریاست جموں کے لحاظ اور حصولِ فتوحات کی طمع سے جراٴت نہیں کر سکتے۔ بعض ایسے بھی ہیں جن کی طرف ہم نے رجوع ہی نہیں کیا۔ ان کے پاس فتوئے نہیں بھیجا۔

امر چہارم: ان جوابات، شہادات کی ترتیب (تقدیم یا تاخیر) میں رتبہ درجہ اہلِ شہادات، کا کوئی لحاظ نہیں کیا گیا۔ کیفما اتفق (جیسا اتفاق ہوا) شہادات کو درج کیا گیا۔ اس سے مقدم الذکر کا افضل ہونا اور مؤخر کا مفضول ہونا نہ نکال لے۔

امر پنجم:۔ کادیانی اور اس کے اتباع اس فتوے کے جواب میں یہ تین باتیں کہہ رہے ہیں۔ اور کہیں گے۔

اوّل یہ کہ جو باتیں ہمارے ذمّہ لگائی گئی ہیں ہم نے نہیں کہیں۔

دوسری بات۔ (جو پہلی کے مخالف ہے) یہ کہ ہاں کہی تو ہیں مگر ان کے معنی اور ہیں۔

تیسری بات۔ یہ اس قسم کے فتوے علماء ہمیشہ ایک دوسرے پر لگاتے چلے آئے ہیں مگر آخر وہ فتوے نا معتبر سمجھے گئے۔ اور جن کے حق میں وہ فتوے لگائے گئے وہ مقتدا تسلیم کئے گئے۔ ان باتوں کا جواب حسبِ تفصیل ذیل ہے۔

اوّل کا جواب: جن باتوں کو کادیانی کے ذمّہ لگایا گیا ہے۔ ان کے ثبوت میں ہم نے اصل عبارات کادیانی کو نقل کر دیا ہے وہ عبارتیں اُس کی کتابوں میں نہ نکلیں اور ان کی نقل میں ہماری غلط بیانی

ثابت ہو تو فی عبارت ایک سو روپے جرمانہ دینے کو ہم حاضر ہیں۔ مگر اس امر کا تصفیہ مجرد انکار کادیانی اور اس کے اتباع سے نہیں ہو سکتا ان کا یہ انکار محض کذب ہے۔ اور کذب اُن کے مذہب اور ہر ایک عمل در آمد کا اصل اصول ہے۔ اس کے تصفیہ کے لئے ایک مجلس کا منعقد ہونا ضروری ہے جس میں ہم ان عبارات کا تصانیف کادیانی میں پایا جانا ثابت کریں۔ اور وہ انکار کی وجہ بتاوے اور روزِ روشن میں آفتاب کو چھپا کر دکھاوے۔

دوسری بات کا جواب: معنی کا تصفیہ بھی اسی مجلس میں ہو سکتا ہے۔ اس مجلس میں اگر اس کی عبارات کے وہ ظاہری معنی بشہادت لغت، محاورہ اہل لسان نہ نکلے جو مفتیوں نے سمجھے ہیں تو اس پر بھی ہم فی عبارت سو روپیہ جرمانہ دینے کو حاضر ہیں۔ کادیانی تو ان عبارات کے جو معنی چاہے بنا سکتا ہے۔

جو شخص خنزیر سے انسان مراد لے اور دمشق سے قادیان وغیرہ اس کو ایک کلام کے ایسے معنی جو ظاہر کے مخالف اور معنی در بطن شاعر کا مصداق ہوں بیان کرنا کیا مشکل ہے۔

تیسری بات۔ کا جواب مضمون امر دوم میں بیان ہو چکا ہے کہ یہ فتویٰ کسی شخص یا خاص فرقہ کی طرف سے نہیں ہے۔ اس لئے وہ ان سابق فتووں کی نظیر نہیں ہو سکتا۔ جو ایک شخص یا ایک فرقہ نے اپنے مخالف شخص یا فرقہ کے حق میں لگائے ہیں۔ اور وہ شخص عناد یا پارٹی طرفداری کے سبب غلط نکلے۔ بلکہ یہ تمام اہل اسلام کا جمہوری فتوےٰ ہے۔ اس فتویٰ کا آخر کو غلط و نامعتبر نکلنا کوئی شخص تجویز کرے تو زمانہ سابق میں اس کی کوئی مثال و نظیر بتا دے۔ کادیانی کے ایک فرضی یا مستور حواری مسافر تارگھ نے جو اپنی مراسلت مطبوعہ ضمیمہ پنجاب گزٹ مؤرخہ ۹ مارچ ۱۸۹۱ء سیالکوٹ میں اس کی ایک نظیر بتائی ہے اور یہ کہا ہے اس وقت ایسے شخص کا مجھے خیال آیا جس کے لیے کسی زمانہ میں مکّہ شریف سے مولوی صاحبان نے کفر کے فتویٰ منگوائے تھے۔ اور جس کی زیارت کے لئے میں علی گڈھ پہنچا تھا۔ اور جس کی صداقت سچی ہمدردی اسلام کا آج ایک عالم معترف ہے۔ مگر اس حواری کو یہ خیال نہ آیا کہ یہ نظیر فریقین کے نزدیک مسلّم نہیں ہے۔ اس فتویٰ کا مسلمانوں کے نزدیک غلط و نامعتبر ہونا اب تک ثابت نہیں ہوا۔ اور طرفہ یہ کہ کادیانی بھی اس فتویٰ کو غلط نہیں سمجھتا اور اس شخص کو جس کے حق میں فتویٰ دیا گیا تھا وہ مسلمان خیال نہیں کرتا اور اس طرفہ پر یہ طرہ ہے کہ وہ شخص بھی کادیانی کے نئے خیالات سے متفق نہیں اور اس کا خلاف اخباروں میں مشتہر ہو چکا ہے۔ لہٰذا کادیانی کے نئے خیالات کو اسلام سے خارج سمجھنے میں وہ تمام اہل اسلام سے متفق ہے۔

اب اگر وہ حواری اس شخص کو مسلمان جانتا ہے۔ تو اس کے فتویٰ کو کادیانی کے خلاف مان لے اور مثل مشہور "بڈھے سے سنا نا سودیوانہ" پر غور کر کے یہ سمجھے کہ ایسا لبرل اور نیچرل خیال کا آدمی بھی کادیانی کے

نئے خیالات کو اسلام سے خارج کرتا ہے تو پھر وہ کیونکر مسلمان خیال ہو سکتے ہیں۔ اور اگر قادیانی کی رائے تو اس شخص کی نسبت حق جانتا ہے اور فتویٰ علماء حرمین کو اس کے حق میں صحیح سمجھتا ہے تو اس نظر کو واپس لے۔ اور اس فتوے کو بلا مزاحمت نظر مخالف صحیح وخالی از عناد و خطاء طرفداری سمجھے۔

اس ضروری تمہید کے بعد آئندہ صفحات میں فتویٰ ملاحظہ فرمائیں۔

محمد حسین بٹالوی

فتوے

سوال

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

حَامِدًا وَّ مُصَلِّیًا وَّ مُسَلِّمًا

علمائے حفظۂ دین وحماۃ شرع رسولِ امین، میرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے حواریوں اور ہم شربوں کے حق میں کیا فرماتے ہیں؟ جن کے عقائد و مقالات یہ ہیں جو ان کی تصنیفات و تحریرات سے نقل کیے جاتے ہیں اور مزید تحقیق و تصدیق کی غرض سے ان کی اصل تصنیفات و تحریرات بھی شاملِ[1] سوال ہیں۔

۱۔ ملائکہ ستاروں[2] کی ارواح ہیں۔ وہ ستاروں کے لیے جان کا حکم رکھتے ہیں۔ لہٰذا وہ ان ستاروں

---

[1] جہاں سائل خود پہنچا وہاں اصل تصنیفات قادیانی اور ان کے حواریوں کی ساتھ لے گیا۔ اور ان مضامین کو اصل تصنیفات میں دکھا دیا بعض جگہ ان سوالات کو بذریعہ ڈاک بھیجا تو وہاں بھی اصل تصنیفاتِ قادیانی کو بھیجا گیا۔ جن علماء کے پاس اصل تصانیف نہیں پہنچیں وہ اس شرط سے مطالبہ کریں کہ بعد ملاحظہ ان کو واپس کریں گے تو ان کے پاس اصل تصنیفات ارسال ہوں گی۔

[2] یہ عقائد از نمبر اول لغایت ہفتم آپ کے رسالہ توضیح مرام میں موجود ہیں جو بہ ترتیب رسالہ نہ بہ ترتیب عقائد مندرجہ سوال نقل کیے جاتے ہیں۔ اس کے صفحہ ۱۲ میں لکھا ہے کہ اگر یہ استفسار ہو کہ جس خاصیت اور قوتِ روحانی میں یہ عاجز اور مسیح بن مریم مشابہت رکھتے ہیں وہ کیا شے ہے اس کا جواب یہ ہے (باقی اگلے صفحہ پر)

(باقی اگلے صفحہ پر)

سے کبھی جدا نہیں ہوتے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) کہ وہ ایک مجموعی خاصیت ہے جو ہم دونوں کے روحانی قوامے میں ایک خاص طور پر رکھی گئی ہے جس کے سلسلہ کی ایک طرف نیچے کو اور ایک طرف اوپر کو جاتی ہے۔ نیچے کی طرف سے مراد وہ اعلیٰ درجہ کی دلسوزی اور غمخواری خلق اللہ ہے جو داعی الی اللہ اور اس کے مستعد شاگردوں میں ایک نہایت مضبوط تعلق اور جوڑ بخش کر نورانی قوت کو جو داعی الی اللہ کے نفس پاک میں موجود ہے ان تمام سرسبز شاخوں میں پھیلاتی ہے۔ اوپر کی طرف سے مراد وہ اعلیٰ درجہ کی محبت قوی ایمان سے ملی ہوئی ہے۔ جو اول بندہ کے دل میں بارادۂ الٰہی پیدا ہو کر رب قدیر کی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور پھر ان دونوں محبتوں کے ملنے سے جو درحقیقت نر اور مادہ کا حکم رکھتی ہیں ایک مستحکم رشتہ اور شدید مواصلت خالق اور مخلوق میں پیدا ہو کر الٰہی محبت کی چمکنے والی آگ سے جو مخلوق کی ہیزم مثال محبت کو پکڑ لیتی ہے ایک تیسری چیز پیدا ہو جاتی ہے جس کا نام روح القدس ہے۔ سو اس درجہ کے انسان کی روحانی پیدائش اس وقت سے سمجھی جاتی ہے جب کہ خدا تعالیٰ اپنے ارادۂ خاص سے اس میں اس طور کی محبت پیدا کر دیتا ہے اور اس مرتبے کی محبت میں بطور استعارہ یہ کہنا بے جا نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت سے بھری ہوئی روح اس انسانی روح کو جو بارادۂ الٰہی اب محبت سے بھر گئی ہے۔ ایک نیا تولد بخشتی ہے۔ اسی وجہ سے اس محبت کی بھری ہوئی روح کو خدا تعالیٰ کی روح سے جو نافخ المحبت ہے استعارہ کے طور پر ابنیت کا علاقہ ہوتا ہے۔ اور چونکہ روح القدس ان دونوں کے ملنے سے انسان کے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ اس لیے کہہ سکتے ہیں کہ وہ ان دونوں کے بطور ابن ہے اور یہی پاک تثلیث ہے جو اس درجہ محبت کے لیے ضروری ہے جس کو ناپاک طبیعتوں نے مشرکانہ طور پر سمجھ لیا ہے۔"

اور اس کے صفحہ ۲۵ میں لکھا ہے: "اور یہ کیفیت جو ایک آتش افروختہ کی صورت پر دونوں محبتوں کے جوڑ سے پیدا ہو جاتی ہے اس کو روح امین کے نام سے بولتے ہیں۔ کیونکہ یہ ایک تاریکی سے امن بخشتی ہے۔ اور ہر ایک غبار سے خالی ہے اور اس کا نام شدید القویٰ بھی ہے۔ کیونکہ یہ اعلیٰ درجہ کی طاقت وحی ہے جس سے قوی تر وحی متصور نہیں اور اس کا نام ذوالافق الاعلیٰ بھی ہے۔ کیونکہ یہ وحی الٰہی کے انتہائی درجہ کی تجلی ہے۔"

(باقی بر صفحہ آئندہ)

۲۔ جرائیل جس کا سورج سے تعلق ہے وہ بذاتِ خود اور حقیقۃً زمین پر نہیں اترتا اس کا نزول جو شرع میں وارد ہے اس سے اس کی تاثیر کا نزول مراد ہے اور جو صورت جرائیل وغیرہ فرشتوں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) اور اس کے صفحہ ۲۷ میں لکھا ہے "مسیح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے کہ اس کو استعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں"۔

اور اس کے صفحہ ۲۹ میں لکھا ہے "اس جگہ اس بات کا بیان کرنا بھی بے موقع نہ ہوگا کہ جو کچھ ہم نے روح القدس اور روح الامین وغیرہ کی تعبیر کی ہے۔ یہ در حقیقت ان عقائد سے جو اہلِ اسلام ملائک کی نسبت رکھتے ہیں منافی نہیں ہے کیونکہ محققین اہلِ اسلام ہرگز اس بات کے قائل نہیں کہ ملائک اپنے شخصی وجود کے ساتھ انسانوں کی طرح زمین پر اترتے ہیں اور یہ خیال بہ بداہتِ عقل باطل بھی ہے۔ مثلاً فرشتہ ملک الموت جو ایک سیکنڈ میں ہزار ہا لوگوں کی جانیں نکالتا ہے۔ جو مختلف بلاد و امصار میں ایک دوسرے سے ہزاروں کوسوں کے فاصلے پر رہتے ہیں اگر ہر ایک کے لیے اس بات کا محتاج ہو کہ اول پیروں سے چل کر اس کے ملک اور شہر اور گھر میں جاوے اور پھر اتنی مشقت کے بعد جان نکالنے کا اس کو موقع ملے تو ایک سیکنڈ کیا اتنی بڑی کارگزاری کے لیے تو کئی مہینوں کی مہلت بھی کافی نہیں ہو سکتی۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ایک شخص انسانوں کی طرح حرکت کر کے ایک طرفۃ العین میں یا اس کے کم عرصہ میں تمام جہان گھوم کر چلا آوے ہرگز نہیں"۔

اور اس کے صفحہ ۳۲ میں ہے "پس اصل بات یہ ہے کہ جس طرح آفتاب اپنے مقام پر ہے اور اس کی گرمی اور روشنی زمین پر پھیل کر اپنے خواص کے موافق زمین کی ہر ایک چیز کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ اسی طرح روحانیاتِ سماویہ خواہ ان کو یونانیوں کے خیال کے موافق نفوسِ فلکیہ کہیں یا دساتیر اور وید کی اصطلاحات کے موافق ارواحِ کواکب سے ان کو نامزد کریں یا نہایت سیدھے اور موحدانہ طریق سے ملائک اللہ کا ان کو لقب دیں در حقیقت یہ عجیب مخلوقات اپنے اپنے مقام میں مستقر اور قرار گیر ہے"۔ "جیسے ہمارے اجسام اور ہماری تمام ظاہری قوتوں پر آفتاب اور ماہتاب اور دیگر سیاروں کا اثر ہے۔ ایسا ہی ہمارے دل اور دماغ اور ہماری روحانی قوتوں پر یہ سب ملائک ہماری مختلف استعدادوں کے موافق اپنا اپنا اثر ڈال رہے ہیں"۔

اور اس کے صفحہ ۳۸ میں ہے "اگر ان نفوسِ طیبہ کا ان ستاروں سے الگ ہونا فرض کر لیا جائے تو پھر ان کے تمام قویٰ میں فرق پڑ جائے گا۔ انہیں نفوس کے پوشیدہ ہاتھ کے زور سے (باقی بر صفحہ آئندہ)

کی انبیاء دیکھتے تھے وہ جبرائیل وغیرہ کی عکسی تصویر تھی جو انبیاء کے خیال میں متمثل ہو جاتی تھی جیسے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) تمام ستارے اپنے اپنے کام میں مصروف ہیں اور جیسے خدا تعالیٰ تمام عالم کے لیے بطور جان کے ہے ایسا ہی (مگر اس جگہ تشبیہ کامل مراد نہیں) وہ نفوس نورانیہ کواکب اور سیارات کے لیے جان کا حکم رکھتے ہیں۔ اور ان کے جدا ہو جانے سے ان کی حالت وجودیہ میں بکلی فساد راہ پا جانا لازمی و ضروری امر ہے اور آج تک کسی نے اس امر میں اختلاف نہیں کیا کہ جس قدر آسمانوں میں سیارات پائے جاتے ہیں وہ کائنات الارض کی تکمیل و تربیت کے لیے ہمیشہ کام میں مشغول ہیں"... "تمام نباتات و جمادات اور حیوانات، پر آسمانی کواکب کا دن رات اثر پڑ رہا ہے"۔

اور اس کے صفحہ ۷۰ میں ہے۔ "قرآن شریف سے ثابت ہے کہ یہ سیارات اور کواکب اپنے اپنے قالبوں کے متعلق ایک روح رکھتے ہیں جن کو نفوسِ کواکب سے بھی نامزد کر سکتے ہیں۔ اور جیسے کواکب اور سیاروں میں باعتبار ان کے قالبوں کے طرح طرح کے خواص پائے جاتے ہیں۔ جو زمین کی ہر ایک چیز پر حسب استعداد اثر ڈال رہے ہیں۔ ایسا ہی ان کے نفوس نورانیہ میں بھی انواع اقسام کے خواص ہیں جو باذنِ حکیم مطلق کائنات الارض کے باطن پر اپنا اثر ڈالتے ہیں اور یہی نفوسِ نورانیہ کامل بندوں پر بشکل جسمانی متشکل ہو کر ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اور بشری صورت سے متمثل ہو کر دکھائی دیتے ہیں"۔

اور اس کے صفحہ ۷۶ میں ہے "جس قدر ارواح و اجسام اپنے کمالات مطلوبہ تک پہنچتے ہیں ان سب پر تاثیرات سماویہ کام کر رہی ہیں۔ اور کبھی ایک ہی فرشتہ مختلف طور پر اثر ڈالتا ہے۔ مثلاً جبرائیل جو ایک عظیم الشان فرشتہ ہے اور آسمان کے ایک نہایت روشن نیر سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کو کئی قسم کی خدمات سپرد ہیں انہی خدمات کے موافق جو اس کے نیر سے لیے جاتے ہیں سو وہ فرشتہ اگرچہ ہر ایک ایسے شخص پر نازل ہوتا ہے جو وحی الٰہی سے مشرف کیا گیا ہو (نزول کی اصل کیفیت جو صرف اثر اندازی کے طور پر ہے نہ واقعی طور پر یاد رکھنی چاہیے) لیکن اس کے نزول کی تاثیرات کا دائرہ مختلف استعدادوں اور مختلف ظروف کے لحاظ سے چھوٹی اور بڑی بڑی شکلوں پر تقسیم ہو جاتا ہے"۔

اور اس کے صفحہ ۹۰ میں ہے "اس وقت میں کہ جب انسان بوجہ قرآن مجتبین روح القدس کی نالی کے قریب اپنے تئیں رکھ دیتا ہے۔ معاً اس نالی میں سے فیض وحی اس کے اندر گر جاتا ہے (باقی بر صفحہ آئندہ)

آئینہ میں دیکھنے والے کی صورت متمثل ہو جاتی ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) یا یوں کہو کہ اس وقت جبرائیل اپنا نورانی سایہ اس مستعد دل میں ڈال کر ایک عکسی تصویر اپنی اس کے اندر لکھ دیتا ہے تب جیسے اس فرشتے کا جو آسمان پر مستقر ہے جبریل نام ہے اس عکسی تصویر کا نام بھی جبریل ہی ہو جاتا ہے۔ یا مثلاً اس فرشتہ کا نام روح القدس ہے تو عکسی تصویر کا نام بھی روح القدس ہی رکھا جاتا ہے۔ سو یہ نہیں کہ فرشتہ انسان کے اندر گھس آتا ہے بلکہ اس کا عکس انسان کے آئینہ قلب میں نمودار ہو جاتا ہے۔ مثلاً جب تم نہایت مصفی آئینہ اپنے منہ کے سامنے رکھ دو گے تو موافق دائرہ اور مقدار اس آئینہ کے تمہاری شکل کا عکس بلا توقف اس میں پڑے گا یہ نہیں کہ تمہارا منہ اور تمہارا سر گردن سے ٹوٹ کر اور الگ ہو کر آئینہ میں رکھ دیا جائے گا۔ بلکہ اس جگہ رہے گا جہاں رہنا چاہیے صرف اس کا عکس پڑے گا بلکہ جیسی جیسی وسعت آئینہ قلب کی ہو گی اسی مقدار کے موافق اثر پڑے گا۔ مثلاً اگر تم اپنا چہرہ آرسی کے شیشہ میں دیکھنا چاہو کہ جو ایک چھوٹا سا شیشہ ایک قسم کی انگشتری میں لگا ہوتا ہے تو اگرچہ اس میں بھی تمام چہرہ نظر آئے گا۔ مگر ہر ایک عضو اپنی اصلی مقدار سے نہایت چھوٹا ہو کر نظر آئے گا لیکن اگر تم اپنے چہرہ کو ایک بڑے آئینہ میں دیکھنا چاہو جو تمہاری شکل کے پورے انعکاس کے لیے کافی ہے تو تمہارے تمام نقوش اور اعضا چہرے کے اپنے اصلی مقدار پر نظر آجائیں گے۔"

اور اس کے صفحہ ۹۰ میں ہے۔ "جب جبرائیلی نور خدا تعالیٰ کی کشش اور تحریک اور نفخۂ نورانیہ سے جنبش میں آجاتا ہے تو معاً اس کی ایک عکسی تصویر جس کو روح القدس کے ہی نام سے موسوم کرنا چاہیے محب صادق کے دل میں منقش ہو جاتی ہے۔ اور اس کی محبت صادقہ کا ایک عرض لازم ٹھہر جاتی ہے۔ تب یہ قوت خدا تعالیٰ کی آواز سننے کے لیے کان کا فائدہ بخشتی ہے اور اس کے عجائبات کے دیکھنے کے لیے آنکھوں کے قائم مقام ہو جاتی ہے اور اس کے الہامات زبان پر جاری ہونے کے لیے ایک ایسی محرک حرارت کا کام دیتی ہے جو زبان کے پہیے کو زور کے ساتھ الہامی خط پر چلاتی ہے۔"

اور اس کے صفحہ ۸۴ میں لکھا ہے "اس جگہ میں ان لوگوں کا وہم بھی دور کرنا چاہتا ہوں جو ان شکوک اور شبہات میں مبتلا ہیں جو اولیاء اور انبیاء کے الہامات اور مکاشفات کو دوسرے لوگوں کی نسبت کیا خصوصیت ہو سکتی ہے کیونکہ اگر نبیوں اور ولیوں پر امور غیبیہ کھلتے ہیں تو (باقی برصفحہ آئندہ)

۳- ملک الموت بھی بذاتِ خود زمین پر اُتر کر قبض ارواح نہیں کرتا - بلکہ اس کی تاثیر سے قبض ارواح ہوتا ہے۔

۴- دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے نجوم کی تاثیرات سے ہو رہا ہے۔

۵- روح القدس، روح الامین، شدید القویٰ، ذوالافق الاعلیٰ۔ جن کا ذکر شرع میں وارد ہے وہ انسان ہی کی ایک صفت ہے جو خدا کی محبت اور اس کے محبوب انسان کی محبت کے باہم ملنے سے متولد ہوتی ہے۔

۶- ان دونوں محبتوں اور ان کے متولد نتیجہ (روح القدس) کا مجموعہ پاک تثلیث ہے۔

۷- آپ (مرزا) کو اور حضرت مسیح بن مریم کو استعارہ کے طور پر ابن اللہ کہہ سکتے ہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) تو دوسرے لوگوں پر بھی کبھی کبھی کھل جاتے ہیں بلکہ فاسقوں اور غایت درجہ کے بدکاروں کو بھی سچی خوابیں آجاتی ہیں اور بعض پرلے درجے کے بدمعاش اور شریر آدمی اپنے ایسے مکاشفات بیان کیا کرتے ہیں کہ آخر وہ سچے نکلتے ہیں۔ پس جب کہ ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے تئیں نبی یا کسی اور خاص درجے کے آدمی تصور کرتے ہیں۔ ایسے ایسے بدچلن آدمی بھی شریک ہیں جو بدچلنیوں اور بدمعاشیوں میں چھٹے ہوئے اور شہرۂ آفاق ہیں تو نبیوں اور ولیوں کی کیا فضیلت باقی رہی سو میں اس کے جواب میں کہتا ہوں کہ درحقیقت یہ سوال جس قدر اپنی اصل کیفیت رکھتا ہے وہ سب درست اور صحیح ہے۔ اور جبریلی نور کا چھیالیسواں حصہ تمام جہان میں پھیلا ہوا ہے جس سے کوئی فاسق اور فاجر اور پرلے درجہ کا بدکار بھی باہر نہیں بلکہ میں یہاں تک مانتا ہوں کہ تجربہ میں آچکا ہے کہ بعض اوقات ایک نہایت درجہ کی فاسقہ عورت جو کنجریوں کے گروہ میں سے ہے۔ جس کی تمام جوانی بدکاری میں ہی گزری ہے کبھی سچی خواب دیکھ لیتی ہے اور زیادہ تعجب یہ ہے کہ ایسی عورت کبھی ایسی رات بھی کہ جب وہ بادہ بسر و آشنا بہ بر کا مصداق ہوتی ہے کوئی خواب دیکھ لیتی ہے اور وہ سچی نکلتی ہے مگر یاد رکھنا چاہیے کہ ایسا ہی ہونا چاہیے تھا کیونکہ جبریلی نور جو آفتاب کی طرح جو اس کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ تمام معمورۂ عالم پر حسب استعدادات کے اثر ڈال رہا ہے۔ اور کوئی نفس بشر دنیا میں ایسا نہیں کہ بالکل تاریک ہو کم سے کم ایک ذرہ سی محبت وطن اصلی اور محبوب اصلی کی ادنیٰ سی ادنیٰ سرشت (باقی بر صفحہ آئندہ)

۸۔ آپ ایک معنی سے نبی ہیں کیونکہ آپ محدث ہیں، جن سے خدا تعالیٰ باتیں کرتا ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے۔ ختم نبوت کا جو قرآن میں ذکر ہے تو اس سے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) میں بھی ہے اس صورت میں نہایت ضروری تھا کہ تمام بنی آدم یہاں تک کہ ان کے مجانین پر بھی کسی قدر جبریل کا اثر ہوتا اور فی الواقع ہے بھی۔"

ان عبارات سے جیسے عقائد میرزائی کی از نمبر (۱) لغایت (۸) تصدیق ہوئی ویسی ہی یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ آپ کے نزدیک نبوت اور وحی کی وہی حقیقت ہے جو نیچریوں اور برہم سماج والوں نے بیان کی ہے کہ نبوت ایک نیچرل امر ہے جس سے کوئی فرد خالی نہیں ہے، یہاں تک کہ ناچنے والی کسبی (رنڈی) بھی اس سے محروم نہیں اور وحی لانے والا فرشتہ باہر سے نہیں آتا بلکہ صاحب وحی کے دل و دماغ ہی سے وہ پیدا ہوتا ہے اور جبریل یا روح القدس اسی کی ایک صفت کا نام ہے۔ وعلیٰ ھذا القیاس۔

لہ توضیح مرام میں صفحہ ۱۸ سے صفحہ ۲۰ تک کہا ہے "اس جگہ اگر یہ اعتراض پیش کیا جائے کہ مسیح کا مثیل بھی نبی چاہیے کیونکہ مسیح نبی تھا تو اس کا اول جواب تو یہی ہے کہ آنے والے مسیح کے لیے ہمارے سید و مولانا نے نبوت شرط نہیں ٹھہرائی بلکہ صاف طور پر یہی لکھا ہے کہ وہ ایک مسلمان ہوگا اور عام مسلمانوں کے موافق شریعت فرقانی کا پابند ہوگا اور اس سے زیادہ کچھ بھی ظاہر نہیں کرے گا کہ میں مسلمان ہوں اور مسلمانوں کا امام ہوں۔ ماسوا اس کے اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے اس امت کے لیے محدث ہو کر آیا ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہوتا ہے۔ گو اس کے لیے نبوت تامہ نہیں مگر تاہم جزئی طور پر وہ ایک نبی ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے۔ امور غیبیہ اس پر ظاہر کیے جاتے ہیں اور رسولوں اور نبیوں کی وحی کی طرح اس کی وحی کو بھی دخل شیطان سے منزہ کیا جاتا ہے اور مغز شریعت اس پر کھولا جاتا ہے اور بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے۔ اور انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئیں باواز بلند ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے اور نبوت کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ امور متذکرہ بالا اس میں پائے جائیں اور اگر یہ عذر پیش ہو کہ باب نبوت مسدود ہے اور وحی جو انبیاء پر نازل ہوتی ہے اس پر مہر لگ چکی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ نہ من کل الوجوہ باب نبوت مسدود ہوا ہے (باقی بقیہ آئندہ)

ایسی نبوت مراد ہے جو حاملِ وحی شریعت اور جمیع اقسامِ وحی کی جامع ہو نہ مطلق نبوت۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) اور نہ ہر ایک طور سے وحی پر مہر لگائی گئی ہے بلکہ جزئی طور پر وحی اور نبوت کا امتِ مرحومہ کے لیے ہمیشہ دروازہ کھلا ہے مگر اس بات کو بحضورِ دل یاد رکھنا چاہیے کہ یہ نبوت جس کا ہمیشہ کے لیے سلسلہ جاری رہے گا۔ نبوت تامہ نہیں بلکہ جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں وہ صرف ایک جزئی نبوت ہے جو دوسرے لفظوں میں محدثیت کے اسم سے موسوم ہے جو انسان کامل کی اقتداء سے ملتی ہے جو مستجمع جمیع کمالات نبوت تامہ ہے یعنی ذات ستودہ صفات حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فاعلموا ارشدکم اللہ تعالیٰ ان النبی محدث والمحدث نبی باعتبار حصول نوع من انواع النبوۃ وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یبق من النبوۃ الا المبشرات ای لم یبق من انواع النبوۃ الا نوع واحد وھی المبشرات من اقسام الرؤیا الصادقۃ والمکاشفات الصحیحۃ والوحی الذی ینزل علی خواص الاولیاء والنور الذی یتجلی علی قلوب قوم موجع فانظر ایھا الناقد البصیر الفھیم من ھذا سد باب النبوۃ علی وجہ کلی بل الحدیث یدل علی ان النبوۃ التامۃ الحاملۃ لوحی الشریعۃ قد انقطعت ولکن النبوۃ التی لیس فیھا الا المبشرات فھی باقیۃ الی یوم القیامۃ واما النبوۃ التی تامۃ کاملۃ جامعۃ لجمیع کمالات الوحی فقد امنا بانقطاعھا من یوم نزل فیہ وما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ اب اور اس سے بڑھ کر سنیے۔ اپنے ازالہ کے صفحہ ۵۲۲ میں آپ لکھتے ہیں: ہاں یہ سچ ہے کہ آنے والے مسیح کو نبی کر کے ہی بیان کیا گیا ہے۔ مگر اس کو امتی (باقی بر صفحہ)

سہ ان دونوں مقام میں آپ کی عربی دانی ثابت ہوتی ہے۔ پہلی جگہ "ھذا" معرفہ کی صفت جملہ نکرہ (سد باب النبوۃ) لائے ہیں۔ اور اگر یہ جملہ صلہ ہے تو اس کا موصول (الذی) ندارد ہے۔ دوسری جگہ صلہ موصول کا صدر ندارد ہے حق عبارت یہ تھا "واما النبوۃ التی ھی تامۃ" جس شخص کا عربیت میں یہ مبلغ علم ہو گا وہ قرآن و حدیث سے کیا استخراج دقائق و معارف کیا کرے گا۔ اگر کہو کہ الہام و علم لدنی اس کا مددگار ہو گا تو کہا جائے گا کہ وہ الہام علم لدنی صحت الفاظ میں کیوں اس کا مددگار نہ رہا۔ اور ایسی فاش غلطیوں سے اس کو کیوں نہ بچا سکا۔

۹۔ آنے والے مسیح ابن مریم جن کی بشارت حدیثوں میں وارد ہے اور اہل اسلام کو ان کا انتظار تھا وہ آپ ہی ہیں نہ عیسٰی بن مریم اسرائیلی نبی۔ کیونکہ وہ صلیب پر چڑھایا گیا اور بعد اس کے وہ فوت ہو کر بہشت میں داخل ہو گیا ہے لہذا اب وہ دنیا میں نہیں آ سکتا۔

۱۰۔ آنے والے مسیح کے جو صفات احادیث میں وارد ہیں کہ وہ ابن مریم ہوگا۔ اور وہ دمشق کے منارہ شرقی کے پاس نزول کرے گا۔ اور وہ دو زرد کپڑے پہنے ہوئے ہوگا۔ اور وہ دجال یک چشم کو ہلاک کرے گا۔ اور وہ صلیب کو توڑے گا۔ اور وہ خنازیر کو قتل کرے گا۔ اور اس کے وقت

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) کر کے بھی بیان کیا گیا ہے۔۔۔ اب ان تمام اشارات سے صاف ظاہر ہے کہ واقعی اور حقیقی طور پر نبوت تامہ کے صفت سے متصف نہیں ہوگا۔ ہاں نبوت ناقصہ اس میں پائی جائے گی جو دوسرے لفظوں میں محدثیت کہلاتی ہے۔ اور نبوت تامہ کی شانوں میں سے ایک شان اپنے اندر رکھتی ہے۔ سو یہ بات کہ اس کو امتی بھی کہا اور نبی بھی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ دونوں شانیں امتیت اور نبوت اس میں پائی جائیں گی جیسا کہ محدث میں ان دونوں شانوں کا پایا جانا ضروری ہے لیکن صاحب نبوت تامہ تو صرف ایک شان نبوت ہی رکھتا ہے۔ غرض محدثیت دونوں رنگوں سے رنگین ہوتی ہے۔ اس لیے خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں بھی اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی۔" اس عبارت میں تو آپ نے اپنے آپ کو کھلا نبی کہہ دیا ہے۔

اب اس سے بڑھ کر سنیے رسالہ ازالہ آپ نے چھپوایا تو اسی کے سرورق پر صاف لکھوا دیا ہے "از تصانیف مرسل یزدانی مرزا غلام احمد قادیانی" اس میں تو آپ نے رسالت کا بھی دعوٰی کیا ہے۔ اور یہ بتا دیا کہ آپ خدا کے رسول بھی ہیں۔ اس صورت میں آپ کا شعر من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب۔ (میں جو صفحہ   میں منقول ہے دعوٰی رسالت سے انکار کر کے نام مسلمانوں کو دھوکہ دینا ہے درحقیقت آپ کو رسالت کا بھی دعوٰی ہے شاید چند مدت کے بعد کسی کتاب آسمانی کا بھی ادعا ہو اس سے بھی اور بڑھ کر سنیے ازالہ کے صفحہ ۶۷۳ میں اپنے رسول مبشر بزبان حضرت عیسٰی ہونے کا دعوٰی کیا ہے اور صاف لکھ دیا ہے کہ قرآن کی آیت ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد میں آپ ہی کی بشارت مراد ہے نہ محمد رسول اللہ کی۔ اصل عبارت ازالہ صفحہ   میں منقول ہوگی۔

¹ فتح الاسلام کے صفحہ ۱۰ میں ہے سعادات بجالاؤ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے (باقی بر صفحہ)

میں مال کثرت سے ہوگا وہ لوگوں کو مال کی طرف بلائے گا تو کوئی قبول نہ کرے گا۔ کافر اس کی خوشبو سے مرجائے گا۔ اور اس کے وقت میں یاجوج ماجوج کا خروج ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ ان میں بعض صفات صحیح نہیں اور جن احادیث میں ان کا ذکر ہے وہ موضوع[1] ہیں اور بہ فرض صحت کل یہ صفات سب

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) بزرگ آباء گزر گئے اور بے شمار روحیں اس کے شوق ہی میں سفر کر گئیں۔ وہ وقت تم نے پالیا.... میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لیے بھیجا گیا، تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں تازہ کر دیا جائے۔"

اور اس کے صفحہ ۱۵ میں ہے "مسیح جو آنے والا تھا یہی ہے چاہو تو قبول کرو۔" اور اس کے صفحہ ۲ میں لکھا ہے۔ "بلکہ ایک دفعہ اس کو اپنے زعم میں صلیب پر چڑھا کر قتل کر دیا۔ مگر چونکہ ہڈی نہیں توڑی گئی تھی اس لیے وہ ایک خوش اعتقاد اور نیک آدمی کی حمایت سے بچ گیا اور بقیہ ایام زندگی بسر کر کے آسمان کی طرف اٹھایا گیا۔" اور آپ نے رسالہ ازالہ کے صفحہ ۳ میں مسیح کا سولی پر چڑھایا جانا اس تفصیل و تشریح سے بیان کیا ہے جو سید احمد خاں کی تفسیر جلد چہارم کے صفحہ ۴۱ میں موجود ہے۔

[1] موضوعیت احادیث" بعض صفات مسیح کا دعویٰ آپ کی تصنیفات کتب میں بہت جگہ پایا جاتا ہے۔ فتح الاسلام کے صفحہ ۱۰ میں آپ لکھتے ہیں۔ "خیال مذکور (یعنی حضرت مسیح کا زندہ آسمان پر موجود ہونا) جو کچھ عرصہ سے مسلمانوں میں پھیل گیا ہے۔ صحیح طور پر ہماری کتابوں میں اس کا نام و نشان نہیں بلکہ احادیث نبویہ کی غلط فہمی کا ایک غلط نتیجہ ہے۔ جس کے ساتھ بے جا حاشیے لگا دیے ہیں۔ اور بے اصل موضوعات سے ان کو رونق دی گئی ہے۔" اور ازالہ اوہام کے صفحہ ۲۲۴ میں لکھا ہے۔ "اور اس مقام میں زیادہ تر تعجب کی یہ جگہ ہے کہ امام مسلم صاحب تو یہ لکھتے ہیں کہ دجال معہود کی پیشانی پر ک ف ر لکھا ہوگا مگر یہ دجال تو انہیں کی حدیث کی رو سے مشرف باسلام ہو گیا۔" پھر مسلم صاحب لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجال معہود بادل کی طرح جس کے پیچھے ہوا ہوتی ہے پھر جائے گا مگر یہ دجال جب مکہ سے مدینہ کی طرف گیا تو ابو سعید سے کچھ زیادہ نہیں چل سکا جیسا کہ مسلم کی حدیث سے ظاہر ہے ایسا ہی کسی نے اس کی پیشانی پر ک ف ر لکھا ہوا نہیں دیکھا.... اگر یہ حدیث صحیح ہے کہ دجال کی پیشانی پر ک ف ر لکھا ہوا ہوگا تو پھر اوائل دنوں میں ابن صیاد کی نسبت خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیوں

کی سب عجب تاویل و تفصیل ذیل آپ ہیں پائے جاتے ہیں۔ مثلاً اس کے ابن مریم ہونے سے یہ مراد ہے کہ وہ ابن مریم کی خاصیت[1] پر اور اس کا مثیل ہوگا اور اس کے نزول سے روحانی نزول مراد

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) شک اور تردد میں رہے اور کیوں یہ فرمایا کہ شاید یہی دجال معہود ہو اور یا شاید کوئی اور ہو۔ گمان کیا جاتا ہے کہ شاید اس وقت تک ک ف ر اس کی پیشانی پر نہیں ہوگا۔ میں سخت متعجب اور حیران ہوں کہ اگر سچ مچ دجال معہود آخری زمانہ میں پیدا ہونا تھا یعنی اس زمانہ میں کہ جب مسیح بن مریم ہی آسمان سے اتریں تو پھر قبل از وقت یہ شکوک اور شبہات پیدا ہی کیوں ہوئے۔ اور زیادہ تر عجیب یہ کہ ابن صیاد نے کوئی ایسا کام بھی نہیں دکھایا کہ جو دجال معہود کی نسبت نبوت میں سے سمجھا جاتا ہے۔ یعنی یہ کہ بہشت اور دوزخ کا ساتھ ہونا۔ اور خزانوں کا پیچھے پیچھے چلنا۔ اور مردوں کا زندہ کرنا۔ اور اپنے حکم سے مینہ برسانا اور کھیتوں کو اگانا اور ستر باع کے گدھے پر سوار ہونا۔ اب بڑی مشکلات یہ پیش آتی ہیں کہ اگر ہم بخاری اور مسلم کی ان حدیثوں کو صحیح سمجھیں جو دجال کو آخری زمانہ میں اتار رہی ہیں تو یہ حدیثیں ان کی موضوع ٹھہرتی ہیں اور اگر ان حدیثوں کو صحیح قرار دیں تو پھر ان کا موضوع ہونا ماننا پڑتا ہے۔ اگر یہ متعارض اور متناقض حدیثیں صحیحین میں نہ ہوتیں صرف دوسری صحیحوں میں ہوتیں تو شاید ہم ان دونوں کتابوں کی زیادہ تر پاس خاطر کر کے ان دوسری حدیثوں کو موضوع قرار دیتے۔ مگر اب مشکل تو یہ آپڑی ہے کہ انھیں دونوں کتابوں میں یہ دونوں قسموں کی حدیثیں موجود ہیں۔ اب ہم جب ان دونوں قسم کی حدیثوں پر نظر ڈال کر گرداب حیرت میں پڑ جاتے ہیں کہ کس کو صحیح سمجھیں اور کس کو غیر صحیح۔ تب عقل خداداد ہم کو یہ طریق فیصلہ کا بتاتی ہے کہ جن احادیث پر عقل اور شرع کا کچھ اعتراض نہیں انھیں کو صحیح سمجھنا چاہیئے۔

[1] فتح الاسلام کے صفحہ ۱۱ میں ہے "اور وہ مثیل المسیح قوت اور طبع اور خاصیت کی مانند اور اسی مدت کے قریب قریب جو کلیم اول کے زمانہ سے مسیح بن مریم کے زمانہ تک تھی یعنی چودھویں صدی میں آسمان سے اترا اور وہ اترنا روحانی طور پر تھا جیسا کہ مکمل لوگوں کا صعود کے بعد خلق اللہ کی اصلاح کے لیئے نزول ہوتا ہے" آپ کا ایک حواری اپنے رسالے قول فصیح کے صفحہ ۷ میں کہتا ہے "وہ اسی زمین پر چلتا پھرتا ہے مگر ظاہر محدود نگاہوں کے نزدیک حقیقت میں وہ معمورۂ عالم سے باہر آسمانوں پر مقیم ہے

سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہیں نہیں فرمایا یہ قادیانی کا محض افترا ہے۔

ہے اور دمشق[ع] کے شرقی منارہ سے قادیان کی مسجد کا منارہ[1] مراد ہے جو دمشق کی جانب مشرق میں واقع ہوا ہے۔ اور زرد[ع] کپڑوں سے مراد یہ ہے کہ اس کی حالت صحت[2] اچھی نہ ہوگی (جو آپ میں موجود ہے کہ ہمیشہ بیمار رہتے ہیں)

اور دجال[ع] سے دنیا پرست ایک چشم جو دین کی آنکھیں نہیں رکھتے[3] مراد ہیں اور ان کے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) وہ زمین کی آنکھ میں چارپائی پر بستر بچھائے سوتا ہے مگر اس کی پاک روح پورے اٹھارہ سال کا دورہ[ع] آسمانوں کا کر آتی ہے۔"

[1] ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۸۶ میں لکھا ہے: "ایک مرتبہ میں نے اس مسجد کی تاریخ جس کے ساتھ میرا مکان ملحق ہے الہامی طور پر معلوم کرنی چاہی تو مجھے الہام ہوا مبارک و مبارک و کل امر مبارک یجعل فیہ یہ وہی مسجد ہے جس کی نسبت میں اپنے رسالہ میں لکھ چکا ہوں کہ میرا مکان اس قصبہ کی شرقی طرف آبادی کے آخری کنارے پر واقع ہے۔ اس مسجد کے قریب اور اس شرقی منارہ کے نیچے جیسا کہ ہمارے سید و مولیٰ کی پیشگوئی کا مفہوم ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم

اور ازالہ کے صفحہ ۱۵۸ میں ہے ؎

از کلمۂ منارہ شرقی عجب مدار — چوں خود ز مشرق است تجلی نیرم
اینک منم کہ حسب بشارات آمدم — عیسیٰ[س] کجاست تا بنہد پا بہ منبرم

[2] ازالہ اوہام کے صفحہ ۲۱۹ میں ہے "اور پھر فرمایا کہ جس وقت وہ اترے گا اس وقت اس کی زرد پوشاک ہوگی یعنی زرد رنگ کے دو کپڑے اس نے پہنے ہوئے ہوں گے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت اس کی صحت کی حالت اچھی نہیں ہوگی۔"

[3] فتح الاسلام نے صفحہ ۱۴ میں لکھا ہے "اور ہر یک حق پوش دجال دنیا پرست یک چشم جو دین کی آنکھ

[ع] جیسا کہ عام اہل اسلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت معراج کی رات اس دورہ کرنے کا اعتقاد ہے۔

[س] اس کلمہ سے جو حضرت عیسیٰ کی توہین مفہوم ہوتی ہے وہ علماء اہل افتاء کی توجہ کے لائق ہے کیونکہ منبر سے مراد مرتبہ ہے نہ لکڑی یا پتھر کا منبر اس لیے کہ یہ منبر آپ نہیں رکھتے اور نہ کبھی اس پر بیٹھنا ان کو آج تک نصیب ہوا ہے۔ لہٰذا اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ کہاں یعنی کیا رتبہ رکھتا ہے کہ وہ میرے منبر یعنی رتبہ کو پہنچ سکے۔

قتل سے ان کا حجت و دلیل سے مغلوب کرنا جو آپ کر رہے ہیں۔ یا دجال سے با اقبال قومیں (یعنی انگریز وغیرہ) مراد ہیں اور اس کے گدھے سے ریل گاڑی مراد ہے۔ سو ان لوگوں کو آپ دلائل سے مغلوب کر رہے ہیں۔

اور صلیب توڑنے سے اعتقاد صلیبی کو پاش پاش کرنا مراد ہے[۱] جو آپ کر رہے ہیں نہ ہاتھ یا ہتھوڑہ سے صلیب کو توڑنا۔ اور خنازیر سے خنزیر صفت[۲] انسان مراد ہیں۔ اور ان کے قتل سے ان کا مغلوب کرنا جو آپ کر رہے ہیں۔ نہ ظاہری خنزیروں کا جنگلوں میں شکار کرتے پھرنا جو کسی نبی کی شان نہیں ہے۔

اور مال کے بہت ہو جانے اور کسی کے اس مال کو قبول نہ کرنے سے[۳] یہ مراد ہے جو آپ سے ہو رہا ہے کہ آپ مخالفین اسلام کو مقابلہ اسلام پر اشتہار کے ذریعہ سے روپیہ دینے کا وعدہ کر رہے ہیں اور کوئی شخص وہ روپیہ نہیں لیتا اور نہ اس کا مقابلہ کرتا ہے یہی مقابلہ سے عاجز[۴] آنا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) نہیں رکھتا حجت قاطعہ کی تلوار سے قتل کیا جائے گا۔" اور اپنے ازالہ کے صفحہ ۱۴۶ میں لکھتے ہیں۔"مگر ہمارے نزدیک ممکن ہے کہ دجال سے مراد با اقبال قومیں ہوں۔ اور گدھا ان کا یہی ریل ہو۔ جو مشرق اور مغرب کے ملکوں ہزارہا کوسوں تک چلتی دیکھتے ہو۔"

اور[۲] فتح الاسلام کے صفحہ ۱۷ میں لکھا ہے۔"اور اسی فطرتی مشابہت کی وجہ سے مسیح کے نام پر یہ عاجز بھیجا گیا تا صلیبی اعتقاد کو پاش پاش کر دیا جائے سو میں صلیب کے توڑنے اور خنزیروں کو قتل کرنے کے لیے بھیجا گیا ہوں۔ اور توضیح مرام کے صفحہ ۱۳ میں کہتا ہے کہ صلیب کے توڑنے سے مراد کوئی ظاہری جنگ نہیں بلکہ روحانی طور پر صلیبی مذہب کا توڑ دینا اور اس کا بطلان ثابت کر کے دکھا دینا مراد ہے۔۔۔ اور خنزیروں سے مراد وہ لوگ ہیں جنھیں خنزیروں کی عادتیں ہیں وہ زور حجت اور دلیل سے مغلوب کیے جائیں گے اور دلائل بیّنہ کی تلوار انھیں قتل کرے گی نہ یہ کہ ایک پاک نبی جنگلوں میں خنزیروں کا شکار کرتا پھرے گا۔"

[۳و۴] یہ دونوں مرادیں ایک خاص اور نئے حواری محمد احسن امروہی ملازم ریاست بھوپال نے آپ کی "روح القدس" سے "فیض" پا کر اور قدر قادیانی سے مستفیض ہو کر بیان کی ہیں۔ چنانچہ اس کے رسالہ

کفار کی موت ہے جو آنے والے مسیح کے خوشبو کے لیے لازمی صفت ٹھہرائی گئی ہے اور وہ آپ (مرزا) میں موجود ہے۔ اور یاجوج ماجوج سے انگریز اور روس مراد ہیں جو آپ کے وقت میں موجود ہیں۔ اور آنے والے مسیح کی بعض صفات ایسی بیان ہوئی ہیں کہ وہ حضرت مسیح بن مریم اسرائیلی نبی میں پائی نہیں جاتیں۔ وہ صرف آپ ہی میں متحقق ہیں جس سے یقین ہوتا ہے کہ وہ آنے والے مسیح آپ ہیں نہ عیسیٰ ابن مریم اسرائیلی نبی۔

مثلاً (۱) اس کا گندم رنگ ہونا اور اس کے بالوں کا سیدھا ہونا جو آپ ہی میں پایا جاتا ہے کیونکہ حضرت مسیح بن مریم تو سرخ رنگ کے تھے اور ان کے گھونگر والے بال تھے (۲) آنے والے مسیح کو احادیث میں ایک مرد مسلمان مسلمانوں کا امام آنحضرت کی امت بتایا گیا ہے جو آپ ہی ہیں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) اعلام الناس کے صفحہ ۵ میں ہے چھٹی صفت اس کی یہ ہے کہ لوگوں کو مال کی طرف بلاوے گا اور کوئی قبول نہ کرے گا۔ پڑھو اس حدیث کو لَیَدْعُوَنَّ اِلَی الْمَالِ فَلَا یَقْبَلُہٗ اَحَدٌ۔ تم سمجھے اس کے کیا معنی ہیں ایک معنی یہ بھی ہیں جو ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔ اس مسیح وقت نے اول تو دس ہزار روپیہ کا اشتہار مندرجہ "براہین احمدیہ" تمام دنیا کی اطراف میں مشتہر کیا ہے اور ثانیاً پانچ سو روپیہ کا اشتہار مندرجہ کحل الجواہر شائع کیا ہے اور ثالثاً ہر ایک پادری کلاں کو دو سو روپیہ ماہوار دینے کا وعدہ فرماتے ہیں۔" اور اس کے صفحہ ۵۹ میں کہا ہے "نواں نشان اس کا یہ ہے کہ کوئی مخالف اس کے مقابلے میں ٹھہر نہیں سکتا۔ ہر چند کہ اشتہار دیے جاتے ہیں کہ اگر تم کو شک ہو مقابلے کے لیے آؤ لیکن کوئی مخالف مقابلے پر نہیں آتا اس کے مقابلے سے ہر مخالف پر موت ہی آجاتی ہے صدق رسولہ الکریم فلا یحل لکافر یجد من ریح نفسہ الاما ت ونفسہ ینتھی حیث ینتھی طرفہ رواہ مسلم۔

[۱] یہ مراد پہلے تو آپ نے مسیح موعود بننے سے پیشتر ایک حواری حکیم نور الدین جمونی بھیروی کے ذریعہ سے اس کے رسائل "فصل الخطاب" و "تصدیق براہین احمدیہ" میں مشتہر کرائے اور اس سے گویا آپ نے مسیح موعود بننے کی پٹڑی جمائی تھی۔ پھر جب دیکھا کہ یہ مراد ان کے حواریوں میں تسلیم کی گئی ہے اور اس سے ان کو وحشت نہیں ہوئی تو خود اس مراد کا اظہار کر دیا اور اپنے "ازالہ" کے صفحہ ۵۰۸ میں لکھ دیا ہے "ان دونوں قوموں سے مراد انگریز و روس ہیں۔"

[۲] توضیح مرام میں بصفحہ ۱۶ آپ نے لکھا ہے "ختم المرسلین نے مسیح اول اور مسیح ثانی میں مابہ الامتیاز

---

[۳] آپ جس معنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو "ختم المرسلین" سمجھتے ہیں اس کا بیان صفحہ ۸۰ میں ہو چکا ہے۔

پایا جاتا ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) قائم کرنے کے لیے صرف یہی نہیں فرمایا کہ مسیح ثانی ایک مرد مسلمان ہوگا اور شریعت قرآنی کے موافق عمل کرے گا اور مسلمانوں کی طرح صوم وصلوٰۃ وغیرہ احکام فرقانی کا پابند ہوگا اور مسلمانوں میں پیدا ہوگا اور ان کا امام ہوگا اور کوئی جداگانہ دین نہ لائے گا اور کسی جداگانہ نبوت کا دعویٰ نہیں کرے گا بلکہ یہ بھی ظاہر فرمایا ہے کہ مسیح اول اور مسیح ثانی کے حلیہ میں بھی فرق بین ہوگا۔ چنانچہ مسیح اول کا حلیہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات میں نظر آیا وہ یہ ہے کہ درمیانہ قد اور سرخ رنگ گھونگر والے بال اور سینہ کشادہ ہے دیکھو صحیح بخاری صفحہ ۴۸۹ لیکن اسی کتاب میں مسیح ثانی کا حلیہ جناب ممدوح نے یہ فرمایا ہے کہ وہ گندم گون ہے اور اس کے بال گھونگر والے نہیں ہیں اور کانوں تک لٹکتے ہیں۔ اب ہم سوچتے ہیں کہ کیا یہ دونوں ممیز علامتیں جو مسیح اول اور ثانی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں کافی طور پر یقین نہیں دلاتیں کہ مسیح اول اور ہے اور مسیح ثانی اور۔ ان دونوں کو ابن مریم کے نام سے پکارنا ایک لطیف استعارہ ہے جو باعتبار مشابہت طبع اور روحانی خاصیت کے استعمال کیا گیا ہے یہ ظاہر ہے کہ اندرونی خاصیت کی مشابہت کی رو سے دو نیک آدمی ایک ہی نام کے مستحق ہو سکتے ہیں۔" اور اپنے ازالہ کے صفحہ ۷۵ امیں لکھا ہے ؎

"موعودم و بحلیۂ ماثور آمدم	حیف است گر بدیدہ نہ بینند منظرم
رنگم چو گندم است و بمو فرق بین ست	زانساں کہ آمدست در اخبار سرورم
ایں مقدمم نہ جائے شکوک است و التباس	سید جدا کند ز مسیحائے احمرم"

اور آپ توضیح مرام میں فرماتے ہیں۔ "اس بارہ میں نہایت صاف اور واضح حدیث نبوی وہ ہے جو امام محمد اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے لکھی ہے اور وہ یہ ہے کہ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم یعنی اس دن تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم میں اترے گا وہ کون ہے وہ تمہارا ہی ایک امام ہوگا جو تم ہی میں سے پیدا ہوگا پس اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف فرما دیا کہ ابن مریم سے یہ مت خیال کرو کہ سچ مچ مسیح ابن مریم ہی اتر آئے گا بلکہ یہ نام استعارہ کے طور پر بیان کیا گیا ہے ورنہ درحقیقت وہ تم میں سے تمہاری ہی قوم

(۳) آنے والے مسیح کا نسب۔ حدیث میں فارسی الاصل بیان ہوا ہے۔ جو صرف آپ میں پایا جاتا ہے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) میں سے تمہارا ایک امام ہوگا جو ابنِ مریم کی سیرت پر پیدا کیا جائے گا۔" اور آپ نے ازالہ میں بصفحہ ۹۴ کہا ہے کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لفظ ابنِ مریم کی تصریح میں فرماتے ہیں کہ وہ ایک تمہارا امام ہوگا جو تم میں سے ہی ہوگا اور تم سے ہی پیدا ہوگا۔ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وہم کو رفع کرنے کے لیے جو ابنِ مریم کے لفظ سے دلوں میں گزر سکتا تھا مابعد کے لفظوں میں بطورِ تشریح فرمایا کہ اس کو سچ مچ ابنِ مریم ہی نہ سمجھ لو بل ھو امامکم منکم اور اسی میں بصفحہ ۲۰۱ اس حدیث کا ترجمہ بایں الفاظ کیا ہے "تمہارا اس دن کیا حال ہوگا جس دن ابن مریم تم میں نازل ہوگا۔ اور تم جانتے ہو کہ ابنِ مریم کون ہے وہ تمہارا ہی ایک امام ہوگا اور تم میں سے ہی (اے امتی لوگو) پیدا ہوگا"
ان احادیث میں جو تصرف آپ نے کیا ہے۔ اور ان کے معانی کے بیان میں جس افترا سے کام لیا ہے اس کا بیان جواب کے ضمن میں بصفحہ (   ) وصفحہ (   ) آئے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

۱؎ آپ فتح الاسلام بصفحہ ۱۴ فرماتے ہیں "تب فارس کی اصل میں سے ایک ایمان کی تعلیم دینے والا پیدا ہوگا۔ اگر ایمان ثریا میں معلق ہوتا تو وہ اسے اس جگہ سے بھی پالیتا۔"

آپ کا اپنے تئیں اپنی اس خیالی حدیث۲؎ کا مصداق ٹھہرانا اور فارسی الاصل قرار دینا اور اس کے ساتھ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرنا۔ صاف بتاتا ہے کہ آنے والے مسیح کا آپ کے نزدیک فارسی الاصل ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے بیان ہوا ہے ایسا ہی آپ کے بھوپالی حواری نے آپ کے کلام سے سمجھا۔ چنانچہ اپنے رسالہ اعلام الناس کے صفحہ ۴۵ میں کہا ہے "نسب اس کا صحیح مسلم وغیرہ میں یہ لکھا ہے لو کان العلم معلقا بالثریا لنالہ رجل من ابناء فارس۔ ایک مرد مسلمان ہوگا اور شریعتِ قرآنی کے موافق عمل کرے گا اور مسلمانوں کی طرح صوم وصلوٰۃ وغیرہ احکام فرقانی کا پابند ہوگا اور مسلمانوں میں پیدا ہوگا اور ان کا امام ہوگا اور کوئی جداگانہ دین نہ لاوے گا اور کسی جداگانہ نبوت کا دعویٰ نہیں کرے گا یہ سب صفات اس مسیح الزمان میں موجود ہیں۔"

آپ نے ازالہ اوہام کے صفحہ ۲۲۸ میں لکھا ہے "جب ہم ان دوسری حدیثوں کو دیکھتے ہیں جو دجال معہود

۲؎ خیالی حدیث اس لیے کہا گیا ہے کہ واقعی حدیث کے الفاظ اور ہیں۔

نہ مسیح بن مریم ہیں (۱۱) دجال موعود کے حق میں جو احادیث میں آیا ہے کہ وہ مردہ کو زندہ کرے گا اور اس کے ساتھ بہشت اور دوزخ ہوگا وغیرہ وغیرہ یہ مشرکانہ اعتقاد ہے اور توحید قرآنی کے مخالف۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) کے ظاہر ہونے کا وقت اس دنیا کا آخری زمانہ بتلاتی ہیں تو وہ سراسر ایسے مضامین سے بھری ہوئی معلوم ہوتی ہیں کہ جو نہ عند العقل درست و صحیح ٹھہر سکتی ہیں اور نہ عند الشرع اسلامی توحید کے موافق ہیں۔ چنانچہ ہم نے قسم ثانی کے ظہور دجال کی نسبت ایک لمبی حدیث مسلم کی لکھ کر معہ اس کے ترجمہ کے ناظرین کے سامنے رکھ دی ہے۔ ناظرین خود پڑھ کر سوچ سکتے ہیں کہ کہاں تک یہ اوصاف جو دجال معہود کی نسبت لکھے ہیں عقل اور شرع کے مخالف پڑے ہوئے ہیں۔ یہ بات بہت صاف اور روشن ہے کہ اگر ہم اس دمشقی حدیث کو اس کے ظاہری معنوں پر حمل کر کے اس کو صحیح اور فرمودۂ خدا اور رسول مان لیں تو ہمیں اس بات پر ایمان لانا ہوگا کہ فی الحقیقت دجال کو ایک قسم کی قوت خدائی دی جائے گی اور زمین و آسمان اس کا کہا مانیں گے اور خدا تعالیٰ کی طرح فقط اس کے ارادہ سے سب کچھ ہوتا جائے گا۔ بارش کو کہے گا "ہو" تو ہو جائے گی۔ بادلوں کو حکم دے گا کہ فلاں ملک کی طرف چلے جاؤ تو فی الفور چلے جائیں گے۔ زمین کے بخارات اس کے حکم سے آسمان کی طرف اٹھیں گے اور زمین گو کیسی ہی کلر و شور ہو فقط اس کے اشارہ سے عمدہ اور اول درجہ کی زراعت پیدا کرے گی غرض جیسا کہ خدا تعالیٰ کی یہ شان ہے کہ اِنَّمَا اَمْرُہٗ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ۔ اسی طرح وہ بھی کن فیکون سے سب کچھ کر دکھائے گا۔ مارنا، زندہ کرنا اس کے اختیار میں ہوگا۔ بہشت اور دوزخ اس کے ساتھ ہوں گے۔ غرض زمین و آسمان دونوں اس کی مٹھی میں آجائیں گے۔ اور ایک عرصہ تک جو چالیس برس یا چالیس دن ہیں بخوبی خدائی کا کام چلائے گا اور الوہیت کے تمام اختیار و اقتدار اس سے ظاہر ہوں گے۔ اب میں پوچھتا ہوں کہ کیا یہ مضمون جو اس حدیث کے ظاہر لفظوں سے نکلتا ہے اس موحدانہ تعلیم کے موافق و مطابق ہے جو قرآن شریف ہمیں دیتا ہے۔ کیا صدہا آیات، قرآن ہمیشہ کے لیے یہ فیصلہ ناطق نہیں سناتیں کہ کسی زمانہ میں بھی خدائی کے اختیارات انسان ھالکۃ الذات باطلۃ الحقیقت کو حاصل نہیں ہو سکتے۔ کیا یہ مضمون اگر ظاہر پر حمل کیا جائے تو قرآنی توحید پر ایک سیاہ دھبہ نہیں لگاتا۔ اور اس کے صفحہ ۱۴۳ میں اس خیال کے شرک ہونے پر ایک نظیر نقل کر کے لکھتے ہیں "سوچنا چاہیے کہ یہ کتنا بڑا شرک ہے کچھ انتہا بھی ہے" (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ)

(۱۲) حضرت مسیح کی نسبت مسلمانوں کا یہ اعتقاد کہ وہ[1] زندہ آسمانوں پر اٹھائے گئے ہیں اور اب تک وہاں زندہ موجود ہیں۔ اور وہ اپنی دنیاوی زندگی میں مردوں کو زندہ کرتے اور مادرزاد اندھوں کو اور کوڑھی کو اچھا کرتے اور مٹی سے جانور کی شکل بناتے تو وہ پرند بن جاتا احمقانہ اور مشرکانہ[2] عقیدہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) افسوس کہ ان لوگوں کے دلوں پر کیسے پردے پڑ گئے کہ انھوں نے استعارات کو حقیقت پر حمل کر کے ایک طوفان شرک کا برپا کر دیا ہے اور باوجود قرائن قویہ کے ان استعارات کو قبول کرنا نہ چاہا جن کی حمایت میں قرآن کریم شمشیر برہنہ توحید کی لے کر کھڑا ہے۔"

[1] اشتہار ۲۰ مئی ۱۸۹۱ء میں آپ نے حضرت مسیح کی زندگی کے اعتقاد کو شرک کا ستون قرار دیا اور یہ لکھا ہے کہ ہمارے گزشتہ علماء نے اس طرف نہیں خیال کیا اور یہ اعتقاد مسلمانوں اور عیسائیوں دونوں نے برخلاف کتاب اللہ کے ٹھہرا لیا ہے اس میں فرماتے ہیں۔

"لیکن افسوس کہ ہمارے گزشتہ علماء نے عیسائیوں کے مقابل پھر کبھی اس طرف توجہ نہ کی حالانکہ اس ایک ہی بحث میں تمام بحثوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ عیسائی مذہب کا ستون جس کی پناہ میں انگلستان اور جرمن اور فرانس اور امریکہ اور روس وغیرہ کے عیسائی۔ ربنا المسیح پکار رہے ہیں۔ صرف ایک یہی بات ہے اور وہ یہ ہے کہ بدقسمتی سے مسلمانوں اور عیسائیوں نے برخلاف کتاب الٰہی یہ خیال کر لیا ہے کہ مسیح آسمان پر مدت دراز سے زندہ ہے، چلا آتا ہے اور کچھ شک نہیں کہ اگر یہ ستون ٹوٹ جائے تو اس خیال باطل کے دور ہو جانے سے صفحہ دنیا یکلخت مخلوق پرستی سے پاک ہو جائے اور تمام یورپ اور ایشیا اور امریکہ ایک ہی مذہب توحید میں داخل ہو کر بھائیوں کی طرح زندگی بسر کریں۔ لیکن میں نے حال کے مسلمانوں مولویوں کو خوب آزما لیا ہے وہ اس ستون کے ٹوٹ جانے سے سخت ناراض ہیں اور در پردہ مخلوق پرستی کے مؤید ہیں۔"

[2] ازالہ اوہام میں بصفحہ ۴۷۴ مذکور ہے۔ "انجیل کو پڑھ کر دیکھ لو کہ یہی اعتراض ہمیشہ مسیح پر رہا کہ اس نے کوئی معجزہ تو دکھایا ہی نہیں یہ کیسا مسیح ہے کیونکہ ایسا مردہ تو کوئی زندہ نہ ہوا کہ وہ بولتا اور اس جہان کا سب حال سناتا اور اپنے وارثوں کو نصیحت کرتا کہ میں دوزخ سے آیا ہوں تم جلد ایمان لے آؤ۔ اگر مسیح صاف طور پر یہودیوں کے باپ دادے زندہ کر کے دکھا دیتا اور ان سے گواہی دلاتا تو بھلا کس کو انکار کی مجال تھی غرض پیغمبروں نے نشان تو دکھائے مگر پھر بھی بے ایمانوں سے مخفی رہے۔ ایسا ہی یہ عاجز بھی خالی نہیں آیا بلکہ

(باقی اگلے صفحہ پر)

ہے اور درحقیقت حضرت مسیح کی صرف روح آسمان پر اٹھائی گئی ہے جیسا کہ اور انبیاء کی۔ اور ان کے

حاشیہ صفحہ گذشتہ

مردوں کے زندہ ہونے کے لیے بہت سا آبِ حیات خدا تعالیٰ نے اس عاجز کو بھی دیا ہے۔ بے شک جو شخص اس میں سے پیئے گا زندہ ہو جائے گا۔ بلاشبہ میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر میرے کلام سے مردے زندہ نہ ہوں اور اندھے آنکھیں نہ کھولیں اور مجذوم صاف نہ ہوں تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا۔" اور اس کے صفحہ ۲۹۵ میں ہے "بعض لوگ موحدین کے فرقہ میں سے بحوالہ آیت قرآنی یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح بن مریم انواع و اقسام کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر زندہ کر دیا کرتے تھے چنانچہ اس بنا پر اس عاجز پر اعتراض کیا ہے کہ جس حالت میں مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے تو پھر آپ بھی کوئی مٹی کا پرندہ بنا کر پھر اس کو زندہ کر کے دکھلائیے۔ ان تمام اوہام باطلہ کا جواب یہ ہے کہ وہ آیات جس میں ایسا لکھا ہے متشابہات میں سے ہیں اور ان کے یہ معنی کرنا کہ گویا خدا تعالیٰ نے اپنے ارادہ اور اذن سے حضرت عیسیٰ کو صفاتِ خالقیت میں شریک کر رکھا تھا صریح الحاد اور سخت بے ایمانی ہے کیونکہ اگر خدا تعالیٰ اپنی صفات خاصہ الوہیت بھی دوسروں کو دے سکتا ہے تو اس سے اس کی خدائی باطل ہوتی ہے۔" اور صفحہ ۳۰۲ میں ہے "اب جاننا چاہیے کہ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرت مسیح کا معجزہ حضرت سلیمان کے معجزہ کی طرح صرف عقلی تھا تاریخ سے ثابت ہے کہ ان دنوں میں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیالات جھکے ہوئے تھے کہ جو شعبدہ بازی کی قسم میں سے اور دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے وہ لوگ جو فرعون کے وقت میں مصر میں ایسے ایسے کام کرتے تھے جو سانپ بنا کر دکھلا دیتے تھے اور کئی قسم کے جانور تیار کر کے ان کو زندہ جانوروں کی طرح چلا دیتے تھے وہ حضرت مسیح کے وقت میں عام طور پر یہودیوں کے ملکوں میں پھیل گئے تھے اور یہودیوں نے ان کے بہت سے ساحرانہ کام سیکھ لیے تھے جیسا کہ قرآن کریم بھی اس بات کا شاہد ہے سو کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے یا اگر پرواز نہیں تو پیروں سے چلتا ہو کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایک ایسا کام ہے جس میں کلوں کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز

مردوں کو زندہ کرنے اور اندھے کوڑھی کو اچھا کرنے سے گمراہوں کو ہدایت کرنا مراد ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) ہو جاتی ہے۔" اور صفحہ ۳۰۰ میں ہے "ماسوا اس کے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسمریزمی طریق سے بطور لہو ولعب، نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں کیونکہ عمل الترب میں جس کو زمانہ حال میں مسمریزم کہتے ہیں ایسے ایسے عجائبات ہیں کہ اس میں پوری پوری مشق کرنے والے اپنی روح کی گرمی دوسری چیزوں پر ڈال کر ان چیزوں کو زندہ کے موافق کر دکھاتے ہیں۔ انسان کی روح میں کچھ ایسی خاصیت ہے کہ وہ اپنی زندگی کی گرمی ایک جماد پر جو بالکل بے جان ہو ڈال سکتی ہے تب جماد سے وہ بعض حرکات صادر ہوتے ہیں جو زندوں سے صادر ہوا کرتے ہیں۔" اور صفحہ ۳۰۶ میں ہے "مگر یاد رکھنا چاہیے کہ ایسا جانور جو مٹی یا لکڑی وغیرہ سے بنایا جائے اور عمل الترب سے اپنے روح کی گرمی اس کو پہنچائی جاوے وہ درحقیقت زندہ نہیں ہوتا بلکہ بدستور بے جان اور جماد ہوتا ہے صرف عامل کی روح کی گرمی بارود کی طرح اس کو جنبش میں لاتی ہے۔" اور صفحہ ۳۰۹ میں ہے "بہرحال مسیح کی یہ تربی کارروائیاں زمانہ کے مناسب حال بطور خاص مصلحت کے تھیں۔ مگر یاد رکھنا چاہیے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا لیکن مجھے وہ روحانی طریق پسند ہے جس پر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قدم مارا ہے۔ اور حضرت مسیح نے بھی اس عمل جسمانی کو یہودیوں کے جسمانی اور پست خیالات کی وجہ سے جو ان کی فطرت میں مرکوز تھی باذن و حکم الٰہی اختیار کیا تھا ورنہ دراصل مسیح کو بھی یہ عمل پسند نہ تھا۔ واضح ہو کہ اس عمل جسمانی کا ایک نہایت برا خاصہ یہ ہے کہ جو شخص اپنے تئیں اس مشغولے میں ڈالے اور جسمانی مرضوں کے رفع دفع کرنے کے لیے اپنی دلی و دماغی طاقتوں کو خرچ کرتا رہے وہ اپنی ان روحانی تاثیروں میں جو روح پر اثر ڈال کر روحانی بیماریوں کو دور کرتے ہیں بہت ضعیف اور نکما ہو جاتا ہے اور امر تنویر باطن اور تزکیہ نفوس کا جو اصل مقصد ہے اس کے ہاتھ سے بہت کم انجام پذیر ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ گو حضرت مسیح جسمانی بیماروں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کے کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں ان کی کارروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب

(۱۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر جانا قانون قدرت (یعنی نیچر) کے برخلاف ہے اور خدا تعالیٰ کا ایسے خوارق دنیا میں دکھانا اپنی حکمت اور ایمان بالغیب کو تلف کرتا ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) ناکام کے رہے۔ حضرت مسیح کے عمل الترب سے وہ مردے جو زندہ ہوتے تھے یعنی وہ قریب الموت آدمی جو گویا نئے سرے سے زندہ ہو جاتے تھے وہ بلا توقف چند منٹ میں مر جاتے تھے کیونکہ بذریعہ عمل الترب روح کی گرمی اور زندگی صرف عارضی طور پر ان میں پیدا ہو جاتی تھی" اور اس کے صفحہ ۳۲۲ میں ہے "غرض یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ اعتقاد ہے کہ مسیح مٹی کے پرند بنا کر اور ان میں پھونک مار کر انھیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا نہیں بلکہ صرف عمل الترب تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا... بہر حال یہ معجزہ صرف ایک کھیل کی قسم میں سے تھا اور وہ مٹی درحقیقت ایک مٹی ہی رہتی تھی۔

لے توضیح کے صفحہ ۹ میں لکھتے ہیں" کفار مکہ نے ہمارے سید و مولیٰ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا تھا کہ آسمان پر ہمارے روبرو چڑھیں اور روبرو ہی اتریں اور انھیں جواب ملا تھا قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي یعنی خدا تعالیٰ کی شان اس سے پاک ہے کہ ایسے کھلے کھلے خوارق اس دار الابتلاء میں دکھاوے اور ایمان بالغیب کی حکمت کو تلف کرے۔ اب میں کہتا ہوں کہ جو امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جو افضل الانبیاء تھے جائز نہیں اور سنت اللہ سے باہر سمجھا گیا وہ حضرت مسیح کے لیے کیونکر جائز ہو سکتا ہے" اور صفحہ ۶ میں لکھتے ہیں "یا قانون قدرت بھی اسی کو چاہتا ہے اور اسی کو مانتا ہے" اور ازالۂ اوہام کے صفحہ ۴۷ میں لکھتے ہیں " ماسوائے اس کے اور کئی طریق سے ان پرانے خیالات پر سخت اعتراض عقل کے وارد ہوتے ہیں جن سے مخلصی حاصل کرنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی... ازانجملہ ایک یہ اعتراض کہ نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کر رہا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرۂ زمہریر تک پہنچ سکے بلکہ علم طبعی کی نئی تحقیقاتیں اس بات کو ثابت کر چکی ہیں کہ بعض بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر پہنچ کر اس طبقہ کی ہوا ایسی مضر صحت معلوم ہوتی ہے کہ جس میں زندہ رہنا ممکن نہیں پس اس جسم کا کرۂ ماہتاب یا کرۂ آفتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے" ——— اس جگہ اگر کوئی اعتراض کرے

(۱۴) لیلۃ القدر سے جس کا ذکر قرآن میں ہے رات مراد نہیں بلکہ وہ زمانہ مراد ہے جو بوجہ ظلمت رات کا ہمرنگ ہے اور نبی یا اس کے قائم مقام مجدد کے گزر جانے سے ایک ہزار مہینہ کے بعد آتا ہے۔ [1]

(۱۵) آیات ذکر سجدہ آدم میں باوا آدم کی طرف سجدہ کرنا مراد نہیں بلکہ ملائکہ کا خدمتِ انسان کامل بجالانا۔ [2]

(۱۶) صحیحین (صحیح بخاری و مسلم) کی احادیث سب کی سب صحیح نہیں بلکہ بعض ان میں غیر صحیح و موضوع بھی ہیں۔ [3]

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) کہ اگر جسم خاکی کا آسمان پر جانا محالات میں سے ہے تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج اس جسم کے ساتھ کیونکر جائز ہوگا تو اس کا جواب یہ ہے کہ سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔" اور اس کے صفحہ ۴۶ میں ہے "پھر مسیح کے بارے میں یہ بھی سوچنا چاہیے کہ کیا طبعی اور فلسفی لوگ اس خیال پر نہیں ہنسیں گے کہ جب کہ تیس چالیس ہزار فٹ تک زمین سے اوپر کی طرف جانا موت کا موجب ہے تو حضرت مسیح اس جسم عنصری کے ساتھ آسمان تک کیونکر پہنچ گئے۔"

[1] آپ فتح الاسلام میں بصفحہ ۵۴ لکھتے ہیں "تم سمجھتے ہو کہ لیلۃ القدر کیا چیز ہے۔ لیلۃ القدر اس ظلماتی زمانہ کا نام ہے جس کی ظلمت کمال کی حد تک پہنچ جاتی ہے اس لیے وہ زمانہ بالطبع تقاضا کرتا ہے کہ ایک نور نازل ہو جو اس ظلمت کو دور کرے۔ اس زمانہ کا نام بطور استعارہ کے لیلۃ القدر کہا گیا ہے مگر درحقیقت یہ رات نہیں ہے۔ یہ زمانہ ہے جو بوجہ ظلمت رات کا ہمرنگ ہے۔"

[2] توضیح مرام میں بصفحہ ۴۹ کہا ہے کہ "جاننا چاہیے کہ یہ سجدہ کا حکم اس وقت سے متعلق نہیں ہے کہ جب حضرت آدم پیدا کیے گئے بلکہ یہ علیحدہ ملائک کو حکم کیا گیا کہ جب کوئی انسان اپنی حقیقی انسانیت کے مرتبہ تک پہنچے اور اعتدالِ انسانی اس کو حاصل ہو جائے اور خدا تعالیٰ کی روح اس میں سکونت اختیار کرے تو تم اس کامل کے آگے سجدہ میں گرا کرو یعنی آسمانی انوار کے ساتھ اس پر اترو اور اس پر صلوٰۃ بھیجو سو یہ قدیم قانون کی طرف اشارہ ہے جو خدا تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کے ساتھ ہمیشہ جاری رکھتا ہے۔"

[3] حاشیہ صفحہ (۱۰۔ نمبر۱) اور حاشیہ نمبر ۱ صفحہ ۱۶ ملاحظہ ہو۔

(۱۷) آپ اپنے کشف و الہام کے ذریعہ سے صحیح بخاری و صحیح مسلم کی احادیث کو موضوع ٹھہرا سکتے ہیں۔[1]

(۱۸) حدیث صحیح کی (بخاری و مسلم کی کیوں نہ ہو) یہ شان و وقعت نہیں کہ وہ قرآن کریم کی مفسر و مبیّن ہو سکے اور قصص و اخبار و واقعات ماضیہ کے بیان میں بیان قرآن پر زیادتی کر سکے۔[2]

(۱۹) نصوص قرآن و حدیث کو ان کے ظاہری معانی سے پھیرنا اور اس سے استعارات مراد ٹھہرانا جائز ہے[3] بلکہ مغز شریعت ہے جو مجدد وقت کا کام ہے اور وہ ظاہری علوم سے نہیں ہو سکتا۔

(۲۰) جو شخص آپ کو (قادیانی صاحب کو) باایں کمالات مسیحائیت و مجددیت نہ مانے گا وہ ہلاک

---

[1] مباحثہ لودھیانہ کی تحریر نمبری (۴) میں آپ فرماتے ہیں۔ "اب جب کہ یہ حال ہے کہ کوئی حدیث بخاری یا مسلم کی بذریعہ کشف کے موضوع ٹھہر سکتی ہے تو پھر کیوں کر ہم ایسی حدیثوں کو ہم پایۂ قرآن کریم جان لیں گے۔ ہاں ظنی طور پر بخاری و مسلم کی حدیثیں بڑے اہتمام سے لکھی گئی ہیں اور غالباً اکثر ان میں صحیح ہوں گی۔ لیکن کیونکر ہم حلف اٹھا سکتے ہیں کہ بلا شبہ وہ ساری حدیثیں صحیح ہیں۔" (ملاحظہ ہو اشاعۃ السنہ ص ۲۳۱ عشہ جلد ۱۳) (ع۔ح)

[2] مباحثہ لودھیانہ کی تحریر نمبری (۷) میں آپ فرماتے ہیں وہ (یعنی قرآن) اپنے مقاصد کی آپ تفسیر فرماتا ہے اور اس کی بعض آیات بعض کی تفسیر واقع ہیں یہ نہیں کہ وہ اپنی تفسیر میں حدیثوں کا محتاج ہے۔" (ایضاً اشاعۃ السنہ ص عشہ جلد ۱۴) (ع۔ح)

[3] یہ بات آپ کی آخری تحریر مباحثہ لودھیانہ میں جا بجا پائی جاتی ہے جس کی تفصیل نقل مباحثہ میں ہے۔

[4] یہ عقیدہ آپ کے مذہب جدید کا اصل اصول ہے آپ اسی اصول سے ہر ایک آیت ہر ایک حدیث میں تاویل و تحریف کرتے ہیں۔ حاشیہ صفحہ (۱۱ و ۱۲) ملاحظہ ہو۔ فتح اسلام کے صفحہ ۵ میں آپ لکھتے ہیں کہ "خدا تعالیٰ ہمیشہ استعاروں سے کام لیتا ہے اور طبع اور خاصیت اور استعداد کے لحاظ سے ایک کا نام دوسرے پر وارد کر دیتا ہے۔" اور توضیح مرام کے صفحہ ۱۴ میں حدیث قتل خنازیر اور قطع صلیب اور وضع جزیہ کی تاویل اور تحریف کر کے آپ لکھتے ہیں "یہ سب استعارے ہیں جن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے فہم دیا گیا وہ نہ صرف آسانی سے بلکہ ایک قسم کی ذوق سے ان کو سمجھ جائیں گے ایسے عمدہ اور بلیغ مجازی

ہوگا اور آگ میں ڈالا جائے گا اور جس نے آپ کو مانا وہ ناجی ہوا۔

یہ قادیانی اور آپ کے حواریوں اور ہم مشربوں کے عقائد و مقالات کی چند تمثیلات ہیں بطور مشتے نمونہ خروارے و اندکے از بسیارے، کیونکہ مزید تفصیل کی اس مقام میں گنجائش نہیں۔

اب ان کے طریق عملی کو جس میں وہ عقائد و مقالات مذکورہ بالا کی تائید کرتے ہیں اور اس سے وہ بزعم خود اصول و مسائل اسلام کی بیخ کنی کر رہے ہیں بیان کیا جاتا ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) کلمات کو حقیقت پر اتارنا گویا ایک خوبصورت معشوق کا ایک دیو کی شکل میں خاکہ کھینچنا ہے۔ بلاغت کا تمام مدار استعارات لطیفہ پر ہوتا ہے اسی وجہ سے خدا تعالیٰ کے کلام نے بھی جو ابلغ الکلام ہے جس قدر استعاروں کو استعمال کیا ہے اور کسی کے کلام میں یہ طرز لطیف نہیں ہے" اور فتح الاسلام کے صفحہ ۸ میں آپ لکھتے ہیں" صرف رسمی اور ظاہری طور پر قرآن شریف کے تراجم پھیلانا یا فقط کتب دینیہ اور احادیث نبویہ کو اردو یا فارسی میں ترجمہ کر کے رواج دینا (وغیرہ وغیرہ) یہ ایسے امور نہیں ہیں جن کو کامل اور واقعی طور پر تجدید کہا جائے ایسی ظاہری اور بے مغز خدمتیں ہر ایک باعلم آدمی کر سکتا ہے اور ہمیشہ جاری ہیں ان کو مجددیت سے کچھ علاقہ نہیں" اور صفحہ ۱۰ میں لکھا ہے" پس کمال افسوس کی جگہ ہے کہ جس قدر تم رسمی باتوں اور رسمی علوم کی اشاعت کے لیے جوش رکھتے اور اس کے عشر عشیر بھی آسمانی سلسلہ کی طرف تمہارا خیال نہیں۔"

[1] فتح اسلام میں بصفحہ ۴۲ آپ لکھتے ہیں" اس نے (یعنی خدا نے) اس سلسلہ کے قائم کرنے کے وقت مجھے فرمایا کہ زمین میں طوفان ضلالت برپا ہے تو اس طوفان کے وقت میں یہ کشتی تیار کر جو شخص اس کشتی میں سوار ہوگا وہ غرق ہونے سے نجات پا جائے گا اور جو انکار میں رہے گا اس کے لیے موت درپیش ہے" اور بصفحہ ۵۸ فرماتے ہیں" اس زمانہ میں حصن حصین میں ہوں جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا مگر جو شخص میری دیواروں سے دور رہنا چاہتا ہے ہر طرف سے اس کو موت درپیش ہے اور اس کی لاش بھی سلامت نہیں رہے گی" اور صفحہ ۶۷ میں لکھتے ہیں" بلکہ بعض خشک ٹہنیوں کی طرح نظر آتے ہیں جن کو میرا خداوند جو میرا متولی ہے مجھ سے کاٹ کر جلنے والی لکڑیوں میں پھینک دے گا۔"

عقائد و مقالات مذکورہ کی تائید و ترجیح کی غرض سے وہ احادیث صحیحہ کو بلا تردد رد کرتے و غیر صحیح و موضوع قرار دیتے ہیں۔ اور کئی احادیث و آثار و اقوال از خود وضع کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب اور علمائے اسلام کی طرف منسوب کرتے ہیں اور آیات و احادیث نبویہ کی (جس کو مجبوراً صحیح مانتے ہیں) ایسی تاویل اور تحریف کرتے ہیں کہ اس میں نیچریوں اور باطنیوں کو بھی انھوں نے مات کیا ہے۔

ان کے اس عمل کی تمثیلات و شواہد ان کی عبارات منقولہ سابق میں موجود ہیں۔ اور علاوہ براں چند تمثیلات و شواہد ذیل میں ذکر کیے جاتے ہیں۔

(۱) آپ نے احادیث متضمنہ ذکر دجال موعود کو غیر صحیح و موضوع بنانے کی غرض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ افترا کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمیں اس کے (یعنی ابن صیاد کے) حال میں ابھی تک اشتباہ ہے (یہ فقرہ بقلم جلی آپ کے رسالہ ازالہ کے صفحہ ۲۲۲ میں بعینہٖ موجود ہے۔ اور مباحثہ لودھیانہ کی تحریر نمبر ۴ میں آپ نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ بھی فرمایا ہے کہ میں اپنی امت پر ابن صیاد کے دجال معہود ہونے کی نسبت ڈرتا ہوں (یہ بھی آپ ہی کے الفاظ ہیں) حالانکہ کسی حدیث صحیح یا ضعیف میں یہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول نہیں۔ اور جب آپ سے مباحثہ لودھیانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قول کے مروی ہونے کا ثبوت طلب کیا گیا تو آپ نے جابر بن عبداللہ کا یہ قول کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابن صیاد کے دجال ہونے سے ڈرتے رہے جو شرح السنہ میں مروی ہے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نہیں ہے پیش کیا اور آخر مباحثہ تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قول کا ثبوت نہ دیا۔

(۲) اس حدیث کو موضوع ٹھہرانے کی غرض سے آپ نے ایک حدیث کو وضع کیا اور اس میں صحابہ پر افترا کیا اور طرفہ یہ ہے کہ اس حدیث کو صحیح مسلم میں موجود بتایا۔ چنانچہ مباحثہ لودھیانہ کی تحریر نمبر ۴ میں آپ نے لکھا ہے کہ ایک اور حدیث مسلم میں ہے جس میں لکھا ہے کہ صحابہ کا اس پر اتفاق ہو گیا ہے کہ دجال معہود ابن صیاد ہی ہے۔

حالانکہ صحیح مسلم میں اس حدیث کا نام و نشان نہیں جس میں اجماع صحابہ کا ذکر ہو یا اشارہ ہو۔ مباحثہ[1]

---

[1] یہ تحریری مباحثہ مرزائے قادیانی اور حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ میں ہوا تھا اور جلسہ

لودھیانہ میں آپ سے اس حدیث اور اجماع کی سند پوچھی گئی تو آپ نے حضرت ابوسعید خدریؓ کے اس قول کی کہ ابن صیاد نے ان کے پاس شکایت کی کہ لوگ اس کو دجال معہود سمجھتے ہیں۔ نشان دہی کی۔ جس میں نہ اس اجماع کا صریح ذکر پایا جاتا ہے نہ اس کی طرف وہاں کوئی اشارہ ہے صرف غیر معین لوگوں کا ابن صیاد کو دجال کہنا مفہوم ہوتا ہے جس کے مقابلہ میں بہت سے صحابہ کا جن میں خود ابوسعید خدریؓ داخل ہیں ابن صیاد کو دجال موعود نہ سمجھنا بلکہ اور شخص کو دجال موعود سمجھنا اسی کتاب صحیح مسلم کی احادیث سے ثابت ہے۔

(۳) صحیح مسلم کی اس حدیث کو (جس میں حضرت مسیح کا دمشق کے قریب اترنا بیان ہوا ہے) موضوع قرار دینے کی غرض سے آپ نے ایک افترا بعض علماء امت پر کیا اور ازالہ کے صفحہ ۲۱۸ میں لکھا ہے کہ ”بعض علماء کہتے ہیں کہ حضرت مسیح نہ بیت المقدس میں اترے گا اور نہ دمشق میں بلکہ وہ مسلمانوں کے لشکر گاہ میں اترے گا جہاں حضرت مہدی ہوں گے۔“ حالانکہ علماء اسلام سے ایسا کوئی معلوم نہیں ہوا جس نے یہ بات کہی ہو کہ حضرت مسیح نہ بیت المقدس میں اترے گا اور نہ دمشق میں بلکہ علمائے اسلام نے ان سبھی مقامات کو ایک مقام قرار دیا ہے اور یہ کہا ہے کہ حضرت مسیح بیت المقدس میں اتریں گے۔

ابن ماجہ کے حاشیہ میں بصفحہ ۳۰۶ لکھا ہے قال الحافظ ابن کثیر وقد ورد فی بعض الاحادیث ان عیسی علیہ السلام ینزل ببیت المقدس وفی روایۃ بالاردن وفی روایۃ بمعسکر المسلمین فاللہ اعلم قلت حدیث النزول ببیت المقدس عند المصنف وھو عندی ارجح ولاینافی سائر الروایات لان بیت المقدس ھو شرقی دمشق وھو معسکر المسلمین اذ ذاک والاردن اسم لکورۃ کذا فی الصحاح وبیت المقدس داخل لہ فاتفقت الروایات فان لم یکن فی بیت المقدس الان منارۃ بیضاء فلا بد ان تحدث قبل نزولہ (حاشیہ ابن ماجہ صفحہ ۳۰۶)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) اشاعۃ السنہ جلد ۱۲ اعدد ۸ تا ۱۰ مجریہ ۱۳۰۸ھ ۱۸۹۰ء اور عدد ۵ تا ۱۲ جلد ۱۴ میں طبع ہو چکا ہے (ع۔ ح)

بیت المقدس دمشق سے مشرق میں ہے وہیں مسلمانوں کا لشکر ہوگا اور وہ اُردن ہی کے علاقہ میں ہوگا۔ اسی جگہ خدا تعالیٰ منارہ سفید بنا دے گا۔" (ملخص)

لودھیانہ کے مباحثہ میں آپ سے اس قول "بعض علماء" کا ثبوت طلب کیا گیا۔ تو آپ نے ایسا جواب[1] دیا جس سے آپ کے اس افتراء کا اور یقین ہوا۔

(۴) اس حدیث صحیح مسلم اور دیگر احادیث نزول حضرت مسیحؑ میں تحریف و تاویل کرنے کی غرض سے ایک افتراء آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ کیا اور کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث کی نسبت جس میں دجال کو کعبہ کا طواف کرتے دیکھا اور اس میں (اس کو ابن قطن کے مشابہ کہا) صاف اور صریح طور پر فرما دیا ہے کہ یہ میرا ایک مکاشفہ یا ایک خواب ہے" (ازالہ صفحہ ۲۰۶) اور کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صاف اور صریح طور پر فرماتے ہیں کہ میرا یہ ایک کشف یا خواب ہے" (ازالہ صفحہ ۲۰۷) اور کہا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود اس بات کا اقرار فرماتے ہیں کہ "یہ سب بیانات میرے مکاشفات میں سے ہیں" (ازالہ صفحہ ۲۳۲) حالانکہ کسی حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اقوال مروی نہیں، حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دجال کو طواف کرتے دیکھنا۔ اور ابن قطن سے تشبیہ دینا مروی ہے اس کو تسلیم کر لیا جائے کہ وہ ایک خواب یا کشف کا واقعہ ہے تو کوئی شخص (جس کو دین سے تعلق ہو اور کذب سے احتراز) اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول اور صاف و صریح اقرار نہیں ٹھہرا سکتا۔

اس افتراء سے آپ کی غرض (جس کو آپ نے ازالہ کے صفحہ ۲۳۲ میں ظاہر کیا ہے) یہ ہے کہ اسی پر حدیث دمشقی وغیرہ کو قیاس کریں اور ان کو بھی ایک خواب یا مکاشفہ قرار دے کر تعبیر اور تاویل کا محتاج بنا دیں اور ان کے ظاہری معنی سے ان کو پھیر سکیں جو کمال جرأت و محض افتراء ہے۔

(۵) ان احادیث نزول حضرت مسیحؑ میں تحریف اور تاویل کی غرض سے آپ نے اس حدیث کے ترجمہ میں جس میں یہ بیان ہے کہ عنقریب ابن مریم حاکم عادل ہو کر نزول کریں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک سوال و جواب کا افتراء کیا۔ اور ازالہ کے صفحہ ۲۰۱ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے "تمہارا اس دن کیا حال ہوگا جس دن ابن مریم تم میں نازل ہوگا اور تم جانتے ہو کہ ابن مریم کون ہے وہ تمہارا ہی امام ہوگا۔ اور تم ہی میں سے (اے امتی لوگو) پیدا ہوگا۔" اور ازالہ کے صفحہ ( )

---

[1] اس کی تفصیل مباحثہ لدھیانہ کے حواشی میں ہے۔

میں لفظ "بل ھو" اپنے مجوزہ جواب میں از خود ملا کر وضع لفظ حدیث کا بھی ارتکاب کیا اور لکھ دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو سچ مچ ابن مریم ہی سمجھ لو "بل ھو" امامکم منکم حالانکہ اس حدیث کے کسی طریق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال و جواب منقول نہیں ہے اور نہ لفظ "بل ھو" اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ اس سوال و جواب کے افتراء سے آپ کا مقصود یہ ہے کہ جو ظاہر حدیث سے مفہوم ہوتا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے تو اس وقت مسلمانوں کا امام موجود ہوگا (جس سے عام اہل اسلام کے اعتقاد میں حضرت امام مہدی مراد ہیں) اور وہ آپ کے خیال اور دعووں کی جڑ کاٹ رہا ہے کیونکہ اس وقت امام مہدی موجود نہیں تو آپ مسیح موعود کیونکر بن سکتے ہیں۔ اس کا جواب ادا ہو۔ یہ سوچ کر آپ نے چاہا کہ چلو امام مہدی بھی ہم خود ہی بن جائیں اور حدیث کے یہ معنی گھڑ لیں کہ جو مسیح آئے گا وہی امام مہدی ہوگا۔ اور یہ سوال و جواب بنایا اور جواب میں لفظ "بل ھو" بڑھایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا کیا مگر یہ نہ سوچا کہ دوسری حدیث صحیح مسلم میں صاف آیا ہے۔ عن جابر بن عبد اللہ یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیمۃ قال فینزل عیسی ابن مریم صلی اللہ علیہ وسلم فیقول امیرھم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمۃ اللہ ھذہ الامۃ (صحیح مسلم ص۸۷ ج۱) کتاب الایمان، باب نزول عیسی حاکما بشریعۃ نبینا۔

> "عیسیٰ بن مریم صلی اللہ علیہ وسلم اتر آئیں گے تو ان کا (یعنی مسلمانوں کا) امیر (یعنی امام) ان کو کہے گا کہ آپ آئیں نماز پڑھائیں وہ (اس امام کو) یہ جواب دیں گے نہیں۔ امیر (یعنی امام) تم ہی میں سے ہونا چاہیے۔ یہ کہنا اس امت محمدیہ کے اعزاز و اکرام کے لیے ہوگا جو خدا کی طرف سے اس کو حاصل ہے"۔

اس قسم کی تاویلات و تحریفات اور رد نصوص و وضع احادیث و اقوال آپ کے طریق عملی میں اور بھی بکثرت پائی جاتی ہیں اور آپ کی تصنیفات کے صدہا صفحات میں موجود ہیں ان چند امثلہ و عقائد و مقالات و طریق عملی میرزا قادیانی کو پیش کر کے علمائے اسلام سے یہ سوال کیا جاتا ہے کہ آیا وہ ان عقائد و مقالات و طریق عملی میں اسلام خصوصاً مذہب اہل سنت کا پابند و پیرو ہے۔

یا اس سے خارج بشق اوّل علمائے ربانی نصوص کتاب و سنت و اقوال سلف امت اہلِ قرون ثلثہ اس کی تائید میں نقل کریں۔ قرونِ ثلثہ کے مابعد کے علماء یا صوفیوں کے اقوال بلا دلیل کتاب اللہ و سنت معرضِ نقل میں نہ لادیں و بشق ثانی وہ علمائے ربانی یہ فرمائیں کہ ان عقائد و مقالات اور طریق عملی خصوصاً اس کے دعوائے نبوت و اشاعت اکاذیب و وضع احادیث کاذبہ و ردِّ احادیث صحیحہ و تحریف معانی نصوص کی نظر سے اس کو منجملہ ان تیس دجالوں کے جن کے خارج ہونے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے ایک دجّال اور اس کے ان عقائد و خیالات و طریق عملی میں اس کے پیروان و ہم مشربوں کو ذریاتِ دجال کہہ سکتے ہیں یا نہیں اور ایسے عقائد و مقالات و طریقِ عملی کے ساتھ کوئی شخص شرعاً و عقلاً ولی اور ملہم و محدث و مجدد ہو سکتا ہے یا نہیں۔ بیّنوا توجروا۔

الجواب

ان عقائد و مقالات اور اس طریقِ عملی میں مرزا قادیانی پابندئ اسلام خصوصاً مذہب اہل سنت سے خارج ہے کیونکہ یہ عقائد و مقالات و طریق عملی اسلامی و سنی نہیں بلکہ ازاں جملہ بعض عقائد و مقالات یونانی فلاسفر کے ہیں۔ بعض ہندوؤں پیروان وید کے بعض نیچریوں کے بعض نصاریٰ کے بعض اہل بدعت و ضلالت کے اور اس کا طریقِ عملی ملحدین باطنیہ[1] وغیرہ اہل ضلال

---

[1] باطنیہ ایک ملحد فرقہ کا نام ہے جس کی تاویلات کی چند تمثیلات بیان کی جاتی ہیں جن سے ناظرین کو یقین ہو کر مرزا غلام احمد اور اس کے اتباع کی تاویلات اسی قسم کی تاویلات ہیں اور سب کا طریق ایک ہے۔ ملاحدہ سبعیہ کا یہ مذہب ہے کہ وضو سے امام وقت کی دوستی مراد ہے اور زکوٰۃ سے تزکیہ نفس۔ اور کعبہ ذات نبی علیہ السلام۔ اور صفا مروہ سے جناب امامین حسن حسین علیہما السلام اور احتلام سے افشائے اسرار امام وقت۔ اور غسل سے امام وقت کے جناب میں دوبارہ عہد و بیعت کرنا اور جنت سے جسم کو آسائش و آرام دینا اور دوزخ سے تکلیفات اٹھانا وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح ملاحدہ باطنیہ کی یہ رائے ہے کہ روزہ، نماز حج، زکوٰۃ، خلفائے ثلاثہ کے من گھڑت احکام ہیں اور روزہ رمضان خاص۔ بدعت عمری ہے۔ ملاحدہ منصوریہ کہتے ہیں کہ جنت سے امام وقت اور دوزخ سے اس کے دشمن مراد ہیں۔ جیسے ابوبکر و عمر وغیرہ وغیرہ

(باقی اگلے صفحہ پر)

کا طریق ہے۔ اور اس کے دعوائے نبوت اور اشاعت اکاذیب اور اس ملحدانہ طریق کی نظر سے یقیناً اس کو ان تیس دجالوں میں سے جن کی خبر حدیث میں وارد ہے ایک دجال کہہ سکتے ہیں اور اس کے پیروان وہم مشربوں کو ذریاتِ دجال۔ یہ لوگ دجال نہ ہوں تو پھر احادیثِ نبویہؐ کا جن میں تیس دجالوں کذابوں کی خبر دی گئی ہے کوئی مصداق نہیں ہو سکتا۔ اور اس اعتقاد و عمل کے ساتھ کوئی شخص شرعاً و عقلاً ولی و ملہم و محدث نہیں ہو سکتا۔ اس عمل و اعتقاد کا شخص خدا کا ملہم و مخاطب ہو تو انبیاء و ملہمین سابقین کا الہام بے اعتبار ہو جاتا ہے اس اجمال کی تفصیل بطور تمثیل ذیل میں معروض ہے۔

قادیانی کا کواکب و سیارات و افلاک کے لیے نفوس و ارواح تجویز کرنا یونانیوں کے فلاسفہ اشراقیین و ہندوانِ پیروانِ وید کا مذہب ہے (چنانچہ قادیانی اس امر کا صفحہ ۲۳ توضیح المرام میں خود معترف ہوا ہے) اسلام نے یہ اعتقاد مسلمانوں کو نہیں سکھایا۔ اور قرآن و حدیث میں جو اسلام کے اصل اصول ہیں اس کا کہیں ذکر پایا نہیں گیا اور جو بعض متاخرین صوفیہ نے بہ تقلیدِ فلاسفہ یا اپنے مشاہدہ و مکاشفہ سے ان ارواح کو تسلیم کیا ہے وہ مذہب اسلام نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ کتاب و سنت میں اس اعتقاد کا ثبوت پایا نہیں جاتا اور ان صوفیوں نے خود بھی اس اعتقاد کو اعتقاد یا مذہبِ اسلام قرار نہیں دیا۔ صرف اپنا مشاہدہ بیان کیا ہے۔ لہٰذا ان صوفیوں کا مکاشفہ سے وجود ان ارواحوں کو تسلیم کرنا اس اعتقاد کو داخلِ اسلام نہیں بنا سکتا اور اگر کوئی ناواقف اس مذہب و اعتقاد کو جزوِ اسلام قرار دے تو وہ بحکم حدیث من احدث فی امرنا ھذا مالیس فیہ فھو رد (یعنی جو شخص ہمارے دین میں وہ عمل یا اعتقاد از خود پیدا کرے جو بحکم قرآن و حدیث اس میں سے نہ ہو تو وہ لائق رد ہے قابلِ قبول نہیں ہے) قادیانی کے اس خیال کا ابطال ان نصوص و اقوال سے بھی ہو گا جو اس کے اقوال آئندہ کے ابطال کے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) جناب شاہ عبدالعزیز دہلوی علیہ الرحمۃ اپنے تحفہ اثنا عشریہ میں فرماتے ہیں کہ "مطیع باللہ عباسی کے عہد میں ان فرقوں کو باوجود عقل و شعور نہایت غلبہ اور کمال تسلط حاصل تھا جس کے بعد انہوں نے ایک عالم کو گمراہ کیا۔ دانشمندوں کو ایک قسم کی عبرت حاصل ہونے کا مقام ہے۔"

لیے پیش کیے جائیں گے۔

اور قادیانی کا نفوس فلکیہ و ارواح کواکب کو ملائکہ کہنا بھی ان فلاسفہ کا احداث ہے۔ جو فلسفہ کے ساتھ اسلام کے قائل ہیں انھوں نے فلسفہ کو اسلام سے ملایا ہے اور تن زیب میں گاڑھے کا پیوند لگانا چاہا ہے۔ کتاب اللہ و سنت میں کہیں اس مذہب کا ثبوت پایا نہیں جاتا۔

امام رازی نے تفسیر کبیر کے صفحہ ۳۷۷ جلد ۱ میں ملائکہ کے متعلق لوگوں کے مذاہب بیان کیے ہیں تو ان میں فلاسفہ کا یہ مذہب بیان کیا ہے کہ وہ ارواح کواکب ہیں چنانچہ فرمایا ہے۔

ثانیھما قول الفلاسفۃ وھی انھا جواھر قائمۃ بانفسھا لیست بمتحیزۃ البتۃ وانھا بالماھیۃ مخالفۃ لانواع النفوس الناطقۃ البشریۃ وانھا اکمل قوۃ منھا واکثر علما منھا وانھا للنفوس البشریۃ جاریۃ مجری الشمس بالنسبۃ الی الاضواء ثم ان ھذہ الجواھر علی قسمین منھا ماھی بالنسبۃ الی اجرام الافلاک والکواکب کنفوسنا الناطقۃ بالنسبۃ الی ابداننا ومنھا ماھی لاعلی شیٔ من تدبیر الافلاک بل ھی مستغرقۃ فی معرفۃ اللہ ومحبتہ مشتغلۃ بطاعتہ وھذا القسم من الملائکۃ ھم المقربون ونسبتھم الی الملائکۃ الذین یدبرون السمٰوٰت کنسبۃ اولٰئک المدبرین الی نفوسنا الناطقۃ۔ فھذان القسمان قد اتفقت الفلاسفۃ علی اثباتھما ومنھم من اثبت نوعاً اٰخر من الملائکۃ وھی الملائکۃ الارضیۃ المدبرۃ لاحوال ھذا العالم السفلی ثم ان المدبرات لھذا العالم ان کانت خیرۃ فھم الملائکۃ وان کانت شریرۃ فھم الشیاطین (تفسیر کبیر)

"دوسرا فلاسفہ کا قول ہے کہ ملائکہ جواہر یعنی بذات خود قائم ہیں مگر وہ کسی حیز (مکان) میں جاگزیں نہیں ہوتے اور ان کی حقیقت انسانی نفوس کی حقیقت سے مخالف ہے وہ ان سے قوی تر اور علم میں بڑھ کر ہیں۔ ان کو انسانی نفوس سے وہ نسبت ہے جو روشنی کو سورج سے نسبت ہے۔ پھر یہ جواہر دو قسم کے ہیں۔ بعضے ایسے ہیں جن کو افلاک و کواکب سے وہ نسبت ہے جو ہمارے نفوس ناطقہ کو ہمارے بدنوں سے ہے اور بعض

ایسے ہیں جن کو اجسام فلکیہ کی تدبیر سے کوئی تعلق نہیں ہے (یعنی وہ اس کے مدبر نہیں) بلکہ وہ اللہ کی معرفت اور محبت میں مستغرق اور اس کے حکم کی بجا آوری میں مشغول ہیں۔ اس قسم کے ملائکہ مقربین کہلاتے ہیں۔ ان کے ملائکہ مدبرین افلاک کو ہمارے نفوس ناطقہ سے نسبت ہے ان دونوں قسموں کے ماننے پر فلاسفہ کا اتفاق ہے بعض فلاسفہ ایک اور قسم ملائکہ کو بھی مانتے ہیں وہ زمین کے ملائکہ ہیں جن کو عالم سفلی کی تدبیر سے تعلق ہے۔ پھر یہ (عالم سفلی کے مدبر) اگر اچھے ہیں تو وہ ملائکہ کہلاتے ہیں اور اگر برے ہیں تو شیاطین ہیں"

اور قادیانی کا جملہ حوادث و کائنات عالم کو ستاروں کی تاثیر سمجھنا بھی فلاسفہ اور نجومیوں اور ہندوؤں اور مجوسیوں اور ثنویہ اور بت پرستوں کا مذہب ہے۔ ہندوان قائلین وید کا قائل تاثیر ہونا تو قادیانی نے خود توضیح مرام کے صفحہ ۴۲ میں بیان کیا ہے۔ بت پرست اور مجوس و ثنویہ کا قائل ہونا امام رازی کی تفسیر سے نقل کیا جاتا ہے۔ امام رازی تفسیر کبیر صفحہ ۳۷۷ میں فرماتے ہیں۔ وثانیها قول طوائف من عبدة الاوثان وهو ان الملائكة هى الحقيقة فى هذه الكواكب الموصوفة بالاسعاد والانحاس فانها بزعمهم احياء ناطقة وان المسعدات منها ملائكة الرحمة والمنحسات ملائكة العذاب وثالثها قول معظم المجوس والثنوية وهو ان هذا العالم مركب من اصلين ازليين وهما النور والظلمة وهما فى الحقيقة جوهران شفافان مختاران قادران متضادا النفس والصورة مختلفا الفعل والتدبير فجواهر النور فاضل خير نقى طيب الريح كريم النفس يُسِرُّ ولا يضر وينفع ولا يمنع ويحيى ولا يبلى وجوهر الظلمة على ضد ذلك ثم ان جوهر النور لم يزل يولد الاولياء وهم الملائكة لا على سبيل التناكح بل على سبيل تولد الحكمة من الحكيم والضوء من المضيئ وجوهر الظلمة لم يزل يولد الاعداء وهم الشياطين على سبيل تولد السفه من السفيه لا على سبيل التناكح (تفسير كبير ص ۳۷۷ - جلد ۱۹)

"دوسرا قول کئی بت پرست جماعتوں کا ہے وہ یہ کہ ملائکہ در حقیقت یہ ستارے ہیں جو

سعد اور نحس کہلاتے ہیں۔ ان کے اعتقاد میں یہ ستارے زندہ ہیں۔ اور گویا ہیں اور ان میں جو سعد (نیک) ہیں وہ رحمت کے ملائکہ کہلاتے ہیں اور جو نحس ہیں وہ عذاب کے فرشتے۔ تیسرا قول اکثر مجوس اور ثنویہ کا ہے (جو عالم کے دو خالق مانتے ہیں) وہ کہتے ہیں عالم در حقیقت دو اصول (مادہ) سے مرکب ہے جو ہمیشہ سے چلے آتے ہیں۔ ان میں ایک نور ہے دوسرا اندھیرا اور وہ حقیقت میں جوہر شفاف ہیں خود مختار قادر جنس و صورت میں باہم مختلف فعل و تدبیر میں جداگانہ۔ سو نور کا جوہر بہتر اور ستھرا اور سخی ہے خوش کرتا ہے ضرر نہیں پہنچاتا۔ نفع دیتا ہے فائدہ کو نہیں روکتا۔ زندہ کرتا ہے مارتا اور بوسیدہ نہیں کرتا۔ اندھیرے کا جوہر اس کے مخالف ہے پھر نور کے جوہر سے ہمیشہ دوست پیدا ہوتے ہیں جیسے حکیم سے حکمت پیدا ہوتی ہے اور روشن چیز سے روشنی اور وہ ملائکہ کہلاتے ہیں اور اندھیرے کے جوہر سے دشمن پیدا ہوتے ہیں جیسے احمق سے حماقت پیدا ہوتی ہے اور وہ شیاطین کہلاتے ہیں۔"

قادیانی نے بڑی جرأت کی ہے کہ ان باتوں کو قرآن سے ثابت بتایا ہے۔ اس جرأت میں قادیانی خدا پر افترا کیا ہے۔ کسی آیۂ قرآن میں یہ ارشاد نہیں ہوا کہ کواکب و سیارات کے لیے ارواح ہیں اور کائنات الارض کے وجود میں مؤثر ہیں اور وہی ملائکہ ہیں جو انبیاء وغیرہ ملہمین کی روحانی تربیت کرتے ہیں، اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں یہ ارشاد فرمایا ہے۔ اور اعتقاد تاثیر کواکب کو تو قرآن شریف نے اشارۃً اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحتًا ناشکری و کفر قرار دیا ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے نجعلون رزقکم انکم تکذبون (الواقعہ ۸۲) (کیا تمہاری یہی شکر گزاری ہے کہ تم خدا کو جھٹلاتے ہو) جو بارش ہوتی ہے تو یہ کہتے ہو کہ فلاں ستارہ کی تاثیر سے ہوئی ہے۔

صحیحین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو ہریرہؓ نے روایت کیا ہے عن زید بن خالد الجهني انه صلی لنا رسول الله صلی الله علیه وسلم صلوٰة الصبح بالحديبية على اثر سماء كانت من الليلة فلما انصرف النبي صلى الله عليه وسلم اقبل على الناس فقال هل تدرون ماذا قال ربكم قالوا الله ورسوله اعلم قال قال اصبح من عبادي مومن بي وكافر فاما من قال مطرنا بفضل الله ورحمته فذلك مومن بي و

کافر بالکوکب واما من قال بنوء کذا فذلک کافر بی ومومن بالکوکب (بخاری ۲/۱۰، مسلم ص۵۹)

"مقام حدیبیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے بعد صبح کی نماز پڑھائی تو اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ آیا تم جانتے ہو کہ خدا تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے۔ اصحاب بولے کہ اللہ اور اللہ کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندوں میں کوئی مجھ پر ایمان لاتا ہے اور کوئی کافر ہوتا ہے سو جو یہ کہے کہ ہم پر خدا کے فضل و رحمت سے بارش ہوئی ہے تو وہ مجھ پر ایمان لانے والا ہے اور ستاروں سے منکر اور جو یہ کہے کہ فلاں ستارہ کے فلاں مقام پر پہنچنے کے سبب بارش ہوئی ہے تو وہ ستاروں پر ایمان لاتا ہے اور مجھ سے کافر ہے۔"

صحیح مسلم کی ایک حدیث میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ عن ابن عباس قال مطر الناس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصبح من الناس شاکر و منھم کافر قالوا ھذہ رحمۃ اللہ وقال بعضھم لقد صدق نوء کذا وکذا قال فنزلت ھذہ الایۃ فلا اقسم بمواقع النجوم حتی بلغ اتجعلون رزقکم انکم تکذبون (مسلم ص۵۹)

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بارش ہوئی۔ تو آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندوں سے کوئی شاکر ہے کوئی کافر۔ شاکر کہتے ہیں یہ بارش خدا کی رحمت ہے بعض کافر کہتے ہیں کہ فلاں فلاں ستارہ کا غروب سچا نکلا جو بارش ہوئی اس پر آیت اتری جو بصفحہ ۲۳ منقول ہے۔"

امام نووی شرح مسلم کے ص۵۹ میں فرماتے ہیں اما معنی الحدیث فاختلف العلماء فی کفر من قال مطرنا بنوء کذا علی قولین احدھما ھو کفر باللہ تعالیٰ سالب لاصل الایمان مخرج من ملۃ الاسلام قالوا وھذا فی من قال ذلک معتقدا ان الکواکب فاعل منشئ للمطر کما کان بعض اھل الجاھلیۃ یزعم ومن اعتقد ھذا فلا شک فی کفرہ و ھذا القول الذی ذھب الیہ جماھیر العلماء والشافعی منھم وھو ظاھر الحدیث قالوا

وعلی هذا لو قال مطرنا بنوء کذا معتقدا انه من الله وبرحمته وان النوء میقات له وعلامة اعتبارا بالعادة فکانه قال مطرنا فی وقت کذا فهذا لا یکفر واختلفوا فی کراهته والاظهر کراهته لکنها کراهة تنزیهة وسبب الکراهة انها کلمة مترددة بین الکفر وغیره فیساء الظن بصاحبها ولانها شعار الجاهلیة ومن سلك مسلکهم والقول الثانی فی اصل تاویل الحدیث ان المراد کفر نعمة الله تعالی لاقتصاره علی اضافة الغیث الی الکوکب وهذا فیمن لا یعتقد تدبیر الکوکب (شرح مسلم ص۵۹)

"جو یہ کہے کہ فلاں ستارہ کے سبب بارش ہوئی اس کے کفر کی تفسیر میں علماء کے دو قول ہیں اول یہ کہ یہ خدا کے ساتھ کفر ہے ایمان کو دور کرنے والا اسلام کے دائرہ سے نکالنے والا یہ قول اس شخص کے حق میں ہے جو اعتقاد رکھے کہ ستارہ بارش کا فاعل اور مدبر ہے اس کی تاثیر سے بارش ہوتی ہے جیسا کہ جاہلیت میں خیال کیا جاتا تھا دوسرا قول یہ کہ اس سے کفران نعمت یعنی (ناشکری) مراد ہے یہ قول اس شخص کے حق میں ہے جو ستارہ کو مدبر و مؤثر نہ سمجھے یعنی صرف علامت ظہور تاثیر خداوندی خیال کرے (ملخص)

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ہے۔ وکانوا فی الجاهلیة یظنون ان نزول الغیث بواسطة النوء اما بصنعه علی زعمهم واما بعلامته فابطل الشرع قولهم وجعله کفرا فان اعتقد قائل ذلك ان للنوء صنعا فی ذلك فکفره کفر تشریك وان اعتقد ان ذلك من قبیل التجربة فلیس بشرك لکن یجوز اطلاق الکفر علیه وارادة کفر النعمة لانه لم یقع فی شیء من طرق الحدیث بین الکفر والشکر واسطة فیحمل الکفر فیه علی المعنیین لتناول الامرین (فتح الباری ص۴۳۳ ج۲)

"ایام جاہلیت میں یہ اعتقاد تھا کہ بارش ستاروں کے فعل سے یا ان کی (مقررہ) علامت سے ہوتی ہے۔ سو شارع نے ان دونوں خیالوں کو باطل کیا اور کفر ٹھہرایا سو اگر یہ اعتقاد ہو کہ فعل ستارہ کا اس میں دخل ہے تو یہ مشرکانہ کفر ہے اور اگر صرف یہ اعتقاد ہو کہ تجربہ کی رو سے ہے تو یہ شرک نہیں مگر اس کو کفر بمعنی ناشکری کہہ سکتے ہیں۔"

له اس کی وجہ سے کہ اپنے [illegible]

ان احادیث سے بہ شہادت اقوال علماء صاف ثابت ہے کہ ستاروں کو بارش میں مؤثر و سبب وجود سمجھنے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفر قرار دیا ہے۔ اس کو کفر مانت سمجھیں خواہ کفر نعمت اب اور حوادث و کائنات میں تاثیر نجوم کے اعتقاد کا کفر ہونا ثابت کیا جاتا ہے۔

ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتبس علما من النجوم اقتبس شعبۃ من السحر زاد ما زاد رواہ ابو داؤد و احمد و ابن ماجہ (مشکوٰۃ ص ۳۸۵)

"آپ نے فرمایا جس نے علم نجوم سے کچھ حاصل کیا اس نے سحر کا ایک شعبہ حاصل کیا جس قدر اس میں زیادتی کرے گا سحر میں زیادتی کرے گا"

ایک حدیث میں آپ نے فرمایا۔ عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتبس بابا من علم النجوم لغیر ما ذکر اللہ فقد اقتبس شعبۃ من السحر المنجم کاھن والکاھن ساحر والساحر کافر رواہ رزین (مشکوٰۃ ص ۳۸۶)

"جس نے علم نجوم کا کوئی باب (حصہ) حاصل کیا یعنی اس کی تاثیرات و فوائد کا علم سیکھا بجز ان فوائد کے جو خدا تعالیٰ نے بیان کیے ہیں (چنانچہ قتادہ کی روایت میں ان کی تفسیر عنقریب آتی ہے) اس نے سحر کا ایک شعبہ حاصل کیا اور نجومی (اس علم کو حاصل کرنے والا اور اس کا معتقد) کاہن ہے اور کاہن ساحر ہے اور ساحر کافر ہے۔"

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں فرمایا ہے واما الانواء والنجوم فلا یبعد ان یکون لهما حقیقۃ ما فان الشرع انما اتی بالنهی عن الاشتغال بہ لا نفی الحقیقۃ البتۃ وانما توارث السلف الصالح ترک الاشتغال بہ وذم المشتغلین وعدم القول بتلک التاثیرات لا القول بالعدم اصلا ولکن الناس جمیعا توغلوا فی ھذا العلم توغلا شدیدا حتی صار مظنۃ لکفر اللہ وعدم الایمان بہ فعسی ان لا یقول صاحب توغل ھذا العلم مطرنا بفضل اللہ ورحمتہ من صمیم قلبہ بل یقول مطرنا بنوء کذا وکذا فیکون صادا عن تحققہ بالایمان الذی ھو الاصل فی النجاۃ واما النجوم فانہ لا یضر جهلہ اذ اللہ مدبر للعالم علی حسب حکمتہ علمہ

احدًا ولم يعلم فلذلك وجب فى الملتان يخمل ذكره وينهى من تعلمه ويجهر بان من اقتبس علما من النجوم اقتبس شعبة من السحر زاد ما زاد ومثل ذلك مثل التوراة والانجيل شدد النبى صلى الله عليه وسلم على من اراد ان ينظر فيهما لكونهما محرفة ومظنة لعدم الانقياد للقرآن العظيم ولذلك نهوا عنه هذا ما ادى اليه رائنا وتفحصنا فان ثبت من السنة ما يدل على خلاف ذلك فالامر على ما فى السنة (حجة الله البالغة ص۳۷)

"حقیقت نجوم کو ممکن تسلیم کرنے اور ان کی تاثیرات کو غیر متبعد ماننے کے ساتھ علم نجوم سے شغل ترک کرنا اور اس شغل والے کو برا سمجھنا اور نجوم کی تاثیرات کا قائل و معتقد نہ ہونا سلف صالحین سے متوارث چلا آتا ہے اور اس علم میں تو غل مظنہ کفر ہے اور پیغمبر صاحب ملت کا فرض تھا کہ اس کے ذکر کو مٹا دے اور اس کے سیکھنے سے لوگوں کو روک دے اور پکار کر یہ کہہ دے کہ جو شخص اس علم سے کچھ حاصل کرتا ہے وہ سحر کا ایک شعبہ حاصل کرتا ہے۔"

شاہ صاحب کا کلام اس باب میں ایک نص قطعی ہے کہ شریعت اور اسلام میں نجوم کی تاثیرات کے اعتقاد سے منع کیا گیا ہے۔ گو نفس الامر میں خدا تعالیٰ نے ان میں تاثیرات رکھے ہوں اور وہ واقعی و ممکن وغیرہ متبعد ہوں۔

اور صحیح بخاری میں حکم نجوم کے بیان میں ایک باب منعقد کر کے اس میں قتادہ سے نقل کیا باب فى النجوم وقال قتادة لقد زينا السماء الدنيا بمصابيح خلق هذه النجوم لثلث جعلها زينة للسماء ورجوما للشياطين وعلامات يهتدى بها فمن تاول فيها بغير ذلك اخطاء واضاع نصيبه وتكلف مالا علم له به بخارى ص۴۵۴ وفى رواية رزين تكلف مالا يعنيه ومالا علم له به وما عجز عن علمه الانبياء والملائكة وعن الربيع مثله وزاد والله ما جعل الله فى نجم حيوة احد ولا رزقه ولا موته وانما يفترون على الله الكذب ويتعللون بالنجوم (مشكوٰة ص۳۲) ووصله عبد بن حميد من طريق شيبان عنه به وزاد فى اخره وان ناسا جهلة بامر الله قد احدثوا فى هذه النجوم كهانة من غرس بنجم كذا كان كذا ومن سافر بنجم كذا كان كذا

ولعمری ما من النجوم نجم الا ویولد به الطویل والقصیر والاحمر والابیض والحسن والدمیم وما علم هذه النجوم وهذه الدابة وهذا الطائر شئ من هذا الغیب انتھی۔ وبهذه الزیادة تظهر مناسبة ایراد المصنف ما اورده من تفسیر الاشیاء التی ذکرها من القرآن وان کان ذکر بعضها وقع استطرادا واللہ اعلم

قال الداودی قول قتادة فی النجوم حسن الا قوله اخطأ واضاع نفسه فانه قصر فی ذلک بل قائل ذلک کافر انتھی ولم یتعین الکفر فی حق من قال ذلک وانما یکفر من نسب الاختراع الیها واما من جعلها علامة علی حدوث امر فی الارض فلا (فتح الباری ص۲۱۱ ج۲)

"یہ ستارے تین (فوائد) کے لیے پیدا کیے گئے ہیں (۱) خدا تعالیٰ نے ان کو آسمانوں کے لیے زینت بنایا ہے (۲) ان سے شیاطین کو جو آسمانوں پر احکام سننے کو چڑھتے ہیں، مارا جاتا ہے (۳) وہ علامات ہیں (جن کے سمت سے جنگلوں اور دریاؤں میں راستہ پہچانا جاتا ہے) پھر جو شخص ان ستاروں سے اور اغراض و فوائد کا ہونا بیان کرے تو وہ خطاکار ہے اور اپنا حصہ (فہم قرآن سے) ضائع کرتا ہے اور اس علم کے لیے تکلف کرتا ہے جس کا علم اس کے لیے ممکن نہیں۔ رزین کی روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ شخص اس امر کے جاننے کے لیے تکلف کرتا ہے جس کے جاننے سے انبیاء و ملائکہ بھی عاجز ہیں۔ ایسا ہی ربیع بن زیاد سے رزین نے نقل کیا ہے۔ اس نے اس پر یہ بھی بڑھایا ہے کہ بخدا خدا تعالیٰ نے کسی ستارہ کو نہ کسی کی زندگانی کا سبب بنایا ہے نہ موت کا نہ رزق کا نجومی جھوٹ بولتے ہیں کہ وہ ستاروں کو علل (اسباب مؤثرہ بناتے ہیں۔ فتح الباری میں کہا ہے کہ اس قول قتادہ کی سند عبد بن حمید نے بیان کی ہے اور اس کے آخر میں یہ بڑھا دیا ہے کہ خدا کے حکم یا شان سے جاہل لوگوں نے ستاروں میں یہ باتیں از خود نکالی ہیں کہ فلاں ستارہ کے وقت درخت لگا دے تو یہ ہوگا۔ فلاں ستارے کے وقت سفر کرے تو ایسا ہوگا اور ہر ایک ستارہ کی تاثیر سے کوئی دراز قامت پیدا ہوتا ہے کوئی پست قامت، کوئی سرخ کوئی سفید۔ کوئی خوب صورت کوئی بد صورت۔ اور ستاروں اور

چوپایوں اور جانوروں کے یہ علوم علم غیب سے نہیں ہے۔ داؤدی نے کہا ہے قتادہ
کا یہ قول اچھا ہے۔ مگر اس اعتقاد و قول جاہلیت کو صرف خطا کہنا اس کی کوتاہی ہے
ایسے اعتقاد والا شخص کافر ہے (صاحب فتح الباری کہتے ہیں) صرف اسی کہنے پر
کفر کا حکم نہیں ہو سکتا کافر اسی کو کہا جاتا ہے جو ستاروں کو مخترع (یعنی موجد و موثر
کہے) اور جو یہ سمجھے کہ یہ ستارے زمین میں خدا تعالیٰ کی قدرت و تاثیرات کے ظاہر ہونے
کی علامات ہیں تو وہ کافر نہیں ہے۔

اور یہ بات ظاہر ہے کہ پرانے فلسفی اور قادیانی ان کواکب کو صرف علامات نہیں سمجھتے
بلکہ ان کو مؤثر جانتے ہیں اور ان کی تاثیرات کے قائل ہیں لہذا ان کا اعتقاد وہی اعتقاد ہے
جس کو عبارات مذکورہ میں حقیقی کفر کہا گیا ہے۔

اور اگر کوئی کہے کہ مرزا قادیانی تو مدعی اسلام ہے وہ خدا تعالیٰ کو عالم کا خالق و موجد جانتا
ہے ستاروں کا خالق و موجد بھی خدا تعالیٰ ہی کو سمجھتا ہے لہذا اس کا ستاروں کی تاثیر کا قائل ہونا
یہ معنی رکھتا ہے کہ یہ تاثیر ستاروں کو خدا تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے پھر ان کی تاثیر کا اعتقاد کفر کیونکر
ہوا تو اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ پرانے فلسفی اور نجومی بھی یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ستاروں
کا خالق خدائے تعالیٰ ہے اور اسی نے ستاروں میں یہ تاثیرات پیدا کر دی ہیں ایسا کوئی فلسفی یا نجومی
(بجز دہریہ کے) نہیں جو ستاروں کو خدا کی مخلوق نہ سمجھتا ہو یا ان کی تاثیر کو خدا کی مخلوق نہ جانتا ہو
بایں ہمہ وہ اس تاثیر کے اعتقاد کے سبب کافر سمجھے گئے ہیں تو قادیانی کو کیونکر نہ سمجھا جاوے۔

اس اعتقاد تاثیر کو باوجود اس اعتراف کے کہ وہ تاثیر خدا کی طرف سے ہے اور اس کی
مخلوق ہے کفر ٹھہرانے کی عقلی وجہ اور اس کا سر یہ ہے کہ جو لوگ اس تاثیر کے قائل ہیں وہ یہ
اعتقاد رکھتے ہیں کہ یہ تاثیر ستاروں کے لیے ایسی لازمی ہے کہ اس تاثیر کا ستاروں سے جدا ہونا
محال ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس تاثیر کو پیدا تو کر دیا مگر وہ اب اس تاثیر کے معدوم کرنے پر قادر نہیں
رہا اور اپنے مقررہ قانون کو وہ معزول بادشاہ کی مانند بدل نہیں سکتا اس امر کا فلاسفہ نہ صرف
تاثیرات نجوم کی نسبت اعتقاد رکھتے ہیں بلکہ جملہ اسباب و مسببات عالم کی نسبت وہ یہی اعتقاد رکھتے
ہیں اور اسباب و مسببات میں تلازم کو وہ واجب اور عدم تلازم کو محال جانتے ہیں اور اس کو قانون قدرت

(یا انگریزی والے لاز آف نیچر) کہتے ہیں اور اس کی تبدیل اور تغییر سے خدا تعالیٰ کو عاجز وغیر قادر جانتے ہیں اور اس کے کفر ہونے میں اہل اسلام کو کیا شک ہے۔

اہلِ اسلام خدا تعالیٰ کو فاعل، با اختیار و متصرف و مدبر عالم جانتے ہیں اور یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ جو آثار اسبابِ عالم سے ظاہر ہوتے ہیں وہ خدا ہی کی تاثیر سے ہیں اور اسی کی قدرت و اختیار میں ہیں وہ چاہتا ہے تو ان سے ان آثار کا ظہور ہوتا ہے۔ اور اگر وہ چاہتا ہے تو ان سے اُن آثار کا عکس ظاہر کرتا ہے۔ وہ پانی سے آگ کا کام لیتا ہے اور آگ سے پانی کا کام۔ الغرض اہل اسلام کے نزدیک مؤثر خدا تعالیٰ ہے اسباب عالم اس کی تاثیر کے ظہور کے محل ہیں۔

اس بیان سے ثابت ہوا کہ تاثیراتِ نجوم جس کے قرآن سے ثابت ہونے کا قادیانی مدعی ہے قرآن سے ثابت نہیں بلکہ قرآن اور حدیث اور علمائے اسلام نے اس کو کفر قرار دیا ہے۔ کفر حقیقی ملت سے خارج کرنے والا ہو خواہ کفران نعمت۔ اور اعتقادِ تاثیر صرف فلاسفہ اور نجومیوں اور ہندوؤں کا مذہب ہے اور قادیانی اس اعتقاد میں انہیں کا پیرو اور مقلد ہے نہ پیرو اسلام۔ اور قادیانی کا حضرت جبریل و ملک الموت کے زمین پر آنے کو محال جاننا بھی اسی فلسفیوں اور نیچریوں کے اصول پر مبنی ہے جس کا کفر ہونا ابھی بیان ہوا ہے اور جبریل وغیرہ ملائکہ کے صور محسوسہ کو جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام دیکھتے ان کی خیالی صورت و عکسی تصویر قرار دینا بھی بعینہٖ نیچریوں کی تجویز ہے جو سر سید احمد خاں صاحب کی تفسیر میں بیان ہوئی[1] علمائے اسلام کے نزدیک احادیث نزول و روئت جبریل میں یہ تاویل کرنا معانی نصوص میں تحریف کرنا ہے جو ملحدین باطنیہ کا شیوہ ہے۔

شرح عقائد نسفی بصفحہ ۱۱۹ میں لکھا ہے۔ والنصوص من الکتاب والسنۃ تحمل علی ظواھرھا ما لم یصرف عنھا دلیل قطعی والعدول عنھا ای عن الظواھر الی معان یدعیھا اھل الباطن وھم الملاحدۃ وسموا الباطنیۃ لادعائھم ان النصوص لیست علی ظواھرھا بل لھا معان باطنیۃ لا یعرفھا الا المعلم وقصدھم بذالک نفی الشریعۃ بالکلیۃ الحاد ای میل وعدول عن الاسلام واتصال والتصاق بالکفر لکونہ تکذیبًا للنبی علیہ السلام

---

[1] دیکھو تفسیر صفحہ ۴۲،۹م وغیرہ جلد ۱، ۲ کا مقام رویت مریم علیہ السلام کا صورت جبریل کو۔

فيما علم مجيئه به بالضرورة واما ما ذهب اليه بعض المحققين من ان النصوص مصروفة على ظواهرها ومع ذالك فيها اشارات خفيفة الى دقائق تنكشف على ارباب السلوك يمكن التطبيق بينها وبين الظواهر المرادة فهو من كمال الايمان و محض العرفان۔

"قرآن وحدیث کے نصوص (یعنی صاف عبارتوں) سے ان کے ظاہری معانی مراد لیے جائیں گے جب تک کوئی قطعی دلیل ان معانی سے نہ پھیرے۔ اور ظاہری معانی سے ایسے معانی کی طرف عدول کرنا جس کے اہل باطن مدعی ہیں اسلام سے عدول کرنا اور ملحد بننا ہے۔ باطنیہ ملحد لوگ ہیں اس کو باطنیہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ عبارات واضح قرآن کی نسبت یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے ظاہری معنی مراد نہیں بلکہ باطنی معنی مراد ہیں جن کو ان کا معلم سکھلاتا ہے۔ ان کا مقصود اس اصول سے یہ ہے کہ احکام شریعت باطل و بے کار ہو جائیں۔ اس امر کو کفر و الحاد اس لیے کہا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام ارشادات کے جو بطور ہدایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں تکذیب پائی جاتی ہے۔ ہاں جو بعض اہل تحقیق قائل ہیں کہ نصوص قرآن اور حدیث کے ظاہری معانی تو مراد ہیں ہی اور باوجود اس کے ان نصوص میں بعض مخفی اشارات بھی پائے جاتے ہیں اور وہ اہل سلوک پر کھلتے ہیں اور وہ معانی ظاہری معانی سے مطابق ہو سکتے ہیں محض کمال ایمان اور عرفان کی بات ہے۔"

ایسا ہی شرح فقہ اکبر وغیرہ کتب عقائد میں ہے اور یہ ظاہر ہے کہ قادیانی اور ان کے حواریوں کی تاویلات اس قسم سے نہیں ہیں کہ وہ معانی ظاہریہ کو بھی تسلیم کرتے ہوں اور مع ہذا اس کے اسرار و معانی لطیفہ بیان کرتے ہوں وہ تو معانی ظاہری کی نفی کرتے ہیں اور صاف کہہ چکے کہ نزول جبریل سے حقیقۃً نزول مراد نہیں ہے اور جبریل کا اپنے ہیڈ کوارٹر آفتاب سے جدا ہونا نظام شمسی میں فساد پیدا کرتا ہے اور ملک الموت کا بذات خود زمین پر آنا ناممکن ہے وعلیٰ ھذا القیاس انھیں اصول مسلمہ اہل اسلام

لہ اس کی مثالیں ص میں گزر چکی ہیں۔

کی شہادت سے قادیانی اور ان کے گروہ کی وہ تاویلات جو درباب نزولِ حضرت مسیح و معجزاتِ مسیح وخروج دجال ویاجوج وماجوج ولیلۃ القدر وسجود آدم وغیرہ میں وہ کرتے ہیں نصوص کی تحریف و الحاد ہے اور ان سب امور کو اہل اسلام انھیں معانی سے تسلیم کرتے ہیں جو ان کے ظاہری معانی ہیں۔

امام نووی شرح مسلم جلد ثانی میں فرماتے ہیں۔ قال القاضی رحمہ اللہ تعالیٰ نزول عیسیٰ علیہ السلام وقتلہ الدجال حق وصحیح عند اہل السنۃ للاحادیث الصحیحۃ فی ذلک ولیس فی العقل ولا فی الشرع ما یبطلہ فوجب اثباتہ وانکر ذلک بعض المعتزلۃ والجھمیۃ ومن وافقھم وزعموا ان ھذہ الاحادیث مردودۃ بقولہ تعالیٰ وخاتم النبیین وبقولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نبی بعدی وباجماع المسلمین انہ لا نبی بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم وان شریعتہ مؤیدۃ الی یوم القیمۃ لا تنسخ وھذا الاستدلال فاسد لانہ لیس المراد بنزول عیسیٰ علیہ السلام انہ ینزل نبیا بشرع ینسخ شرعنا ولا فی ھذہ الاحادیث ولا فی غیرھا شئی من ھذا بل صحت ھذہ الاحادیث ھنا وما سبق فی کتاب الایمان وغیرھا انہ ینزل حکما مقسطا یحکم بشرعنا ویحیی من امور شرعنا ما ھجرہ الناس انتہی (شرح نووی ص۴۰۳ ج۲)

(حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا اور دجال کو قتل کرنا اہل سنت کے نزدیک حق اور صحیح ہے۔ کیونکہ احادیث صحیحہ اس باب میں موجود ہیں اور عقل و شرع میں ایسی کوئی دلیل وارد نہیں ہے جو اس نزول کو باطل کرے۔ لہٰذا اس کا ثابت رکھنا (یعنی تسلیم کرنا) واجب ہے۔ معتزلہ اور بعض جہمیہ اور ان کے ہم مشرب اس کے منکر ہیں ان کا یہ خیال ہے کہ وہ احادیث جن میں نزول مسیح کا ذکر ہے اس آیت کے مخالف ہیں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبیوں کا خاتم کہا گیا ہے اور اس قولِ نبوی کے مخالف ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور مسلمانوں کے اس اجماع کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور آپ کی شریعت قیامت تک منسوخ نہ ہوگی مگر ان کا ان دلائل سے استدلال ایک فاسد استدلال ہے۔ کسی حدیث میں یہ نہیں آیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایسے نبی ہوکر آئیں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو منسوخ کریں گے۔ یہ بات نہ

ان احادیث نزول میں ہے نہ اور کسی حدیث میں بلکہ کتاب الایمان میں گزر چکا ہے
کہ وہ حاکم عادل ہو کر آئیں گے۔ ہماری ہی شریعت پر عمل کریں گے اور اس شریعت کے
ان امور کو زندہ کریں گے جن کو لوگوں نے چھوڑ رکھا ہوگا۔"

اور اس کے جلد اول میں بر صفحہ ۱۷۸ لکھا ہے۔ والصواب ما قدمناہ وھو انہ لا یقبل
الا الاسلام فعلی ھذا قد یقال ھذا خلاف ما ھو حکم الشرع الیوم فان الکتابی اذا
بذل الجزیۃ وجب قبولھا ولم یجز قتلہ ولا اکراھہ علی الاسلام وجوابہ ان
ھذا الحکم لیس مستمرا الی یوم القیمۃ بل ھو مقید بما قبل نزول عیسیٰ علیہ السلام و
اخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذہ الاحادیث الصحیحۃ بنسخہ ولیس عیسیٰ علیہ السلام
ھو الناسخ بل نبینا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ھو المبین للنسخ فان عیسیٰ علیہ السلام
یحکم بشرعنا فدل علی ان الامتناع من قبول الجزیۃ فی ذٰلک الوقت ھو شرع نبینا
محمد صلی اللہ علیہ وسلم (شرح مسلم ص۱۷۸)

"ٹھیک بات وہی ہے جو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بجز اسلام کچھ
(جزیہ وغیرہ) قبول نہ کریں گے اس پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ یہ ہماری آج کے دن کی
شریعت کے مخالف ہے کیونکہ اس وقت کتابی سے جزیہ قبول کرنا واجب ہے اور
اس کو قتل کرنا یا اسلام پر مجبور کرنا جائز نہیں ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حکم قیامت تک
نہیں رہے گا۔ بلکہ وہ قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے پہلے
زمانہ تک رہے گا۔ اس حکم کا بوقت نزول مسیح منسوخ ہو جانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ان احادیث سے ظاہر کر دیا ہے تو اس حکم کے ناسخ حضرت عیسیٰؑ نہ ٹھہرے بلکہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناسخ ہوئے۔ حضرت عیسیٰؑ اس وقت اس حکم کے نسخ کے
مبیّن ہوں گے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم سے جزیہ موقوف کریں گے۔ اس
سے ثابت ہوا کہ اس وقت جزیہ نہ قبول کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے
ہوگا۔ نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حکم سے۔"

اور اس کے جلد دوم کے صفحہ ۳۹۹ میں فرمایا ہے۔ قال القاضی ھذہ الاحادیث التی

ذکرها مسلم وغیره فی قصة الدجال حجة لمذهب اهل الحق فی صحة وجوده وانه
شخص بعینه ابتلی الله به عباده واقدره علی اشیاء من مقدورات الله تعالی من احیاء
الموتی الذی یقتله ومن ظهور زهرة الدنیا والخصب معه وجنته وناره ونهریه
واتباع کنوز الارض له وامره السماء ان تمطر فتمطر والارض ان تنبت فتنبت
فیقع کل ذلک بقدرة الله تعالی ومشیئته ثم یعجزه الله تعالی بعد ذلک فلا یقدر
علی قتل ذلک الرجل ولا غیره ویبطل امره ویقتله عیسی علیه السلام ویثبت الله
الذین امنوا هذا مذهب اهل السنة وجمیع المحدثین والفقهاء والنظار خلافا
لمن انکره وابطل امره من الخوارج والجهمیة وبعض المعتزلة وخلافا للجبائی
المعتزلی وموافقیه من الجهمیة وغیرهم فی انه صحیح الوجود لکن الذی یدعی
مخارق وخیالات لا حقائق لها وزعموا انه لو کان حقا لم یوثق بمعجزات الانبیاء
صلوات الله وسلامه علیهم وهذا غلط من جمیعهم لانه لم یدع النبوة فیکون ما معه
کالتصدیق له وانما یدعی الالهیة وهو فی نفس دعواه مکذب لها بصورة حاله
ووجود دلائل الحدوث فیه ونقص صورته وعجزه عن ازالة العور الذی فی عینیه
وعن ازالة الشاهد بکفره المکتوب بین عینیه ولهذه الدلائل وغیرها لا یغتر
به الا رعاع من الناس لسد الحاجة والفاقة رغبة فی سد الرمق وتقیة وخوفا من
اذاه لان فتنته عظیمة جدا تدهش العقول وتحیر الالباب مع سرعة مروره
فی الارض فلا یمکث بحیث یتامل الضعفاء حاله ودلائل الحدوث فیه والنقص
فیصدقه من یصدقه فی هذه الحالة ولهذا حذرت الانبیاء صلوات الله
وسلامه علیهم اجمعین من فتنته ونبهوا علی نقصه ودلائل ابطاله واما اهل
التوفیق فلا یغترون به ولا یخدعون بما معه لما ذکرناه من الدلائل المکذبة
له مع ما سبق لهم من العلم بحاله ولهذا یقول له الذی یقتله ثم یحییه ما ازددت
فیک الا بصیرة (شرح مسلم ص۳۹۹ جلد۲)

"قاضی عیاض نے کہا ہے ان احادیث میں جن کو مسلم نے قصہ دجال میں ذکر کیا ہے

اہلِ حق کے مذہب کی دلیل پائی جاتی ہے کہ دجال کا ہونا صحیح ہے اور وہ ایک ایسا شخص ہے جس کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ مسلمانوں کا امتحان کرے گا اور اس کو ایسی چیزوں پر قدرت دے گا جو خدا کی قدرت میں داخل ہیں جیسے مردہ کو (جس کو وہ مارے گا) زندہ کرنا اور دنیا کی زینت اور فراخی اور بہشت اور آگ اور نہروں کا اس کے ساتھ ہونا اور زمین کے خزانوں کا اس کے تابع ہونا اور اس کے کہنے سے آسمان سے مینہ برسنا اور زمین کا اگانا یہ سب کچھ خدا کی قدرت اور ارادہ سے ہوگا پھر خدا تعالیٰ اس کو عاجز کردے گا تو وہ کسی کے مارنے پر قادر نہ ہوگا اور اس کا حال بگڑ جائے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو قتل کریں گے اور خدا تعالیٰ ایمان لانے والوں کو اس امتحان میں ثابت قدم رکھے گا۔ یہی اہل سنت اور تمام محدثین وفقہاء اور اہلِ اجتہاد کا مذہب ہے۔ خوارج، بعض معتزلہ اور جبائی اور اس کے ہم خیال جہمیہ اس کے مخالف ہیں وہ اس کے ہونے کو تو مانتے ہیں مگر یہ کہتے ہیں کہ جو وہ کرے گا یا دکھائے گا وہ صرف خیالات ہوں گے ان کی حقیقت کوئی نہ ہوگی وہ کہتے ہیں کہ اگر وہ امور واقعی ہوں تو پھر معجزات انبیاء کا اعتبار نہیں رہتا مگر یہ ان کی غلطی ہے کیونکہ وہ یہ کرشمات دکھانے کے وقت نبوت کا دعویٰ نہ کرے گا تاکہ ان امور سے اس کے اس دعوے کی تصدیق ہو اور وہ معجزات انبیاء کے مشابہ ہو کر نبوت میں شبہ و تنگ ڈال سکیں بلکہ وہ ان خوارق کے وقت الوہیت کا دعویٰ جھوٹا کرے گا جو خود بخود باطل ہوگا اور دجال کا ظاہری اور اس کے مخلوق ہونے کے دلائل اور اس کی صورت کا عیب اور اس کا اس عیب کو دور کرنے سے اور اپنی پیشانی سے علامت کفر (لفظ کافر) کو مٹانے سے عاجز رہنا اس کو جھٹلائے گا۔

اس میں ان دلائل عجز و حدوث کے موجود ہونے کی وجہ سے اس کے خوارق سے کوئی دھوکا نہ کھائے گا بجز عامی لوگوں کے جو بھوک کے سبب یا اس کے ڈر کے مارے اس کو مان لیں گے کیونکہ اس کا فتنہ مدہوش و حیران کردے گا اور اس کا زمین پر جلدی سے پھر جانا ان کو اس کے حال کو سوچنے کا موقع نہ دے گا۔ اسی وجہ سے انبیاء نے

اس کے فتنہ سے لوگوں کو ڈرایا ہے اور اس کے نقص و عجز پر آگاہ کردیا اور جن لوگوں کو خدا تعالیٰ توفیق دے گا وہ اس سے دھوکہ نہ کھائیں گے۔ اور جو خوارق اس سے صادر ہوں گے وہ ان سے اس کے فریب میں نہ آئیں گے کیونکہ وہ اس کے کذب اور عجز کے دلائل جانتے ہوں گے اور وہ اس کے حال سے واقف ہوں گے۔ اسی وجہ سے جس شخص کو وہ قتل کر کے جلا دے گا وہ اس کو صاف کہے گا کہ تیرے اس فعل سے میرا یقین بڑھ گیا ہے"

اور ایسا ہی تمام کتب حدیث کے متون و شروح میں حضرت مسیح بن مریم کا نزول اور دجال و یاجوج و ماجوج کا خروج ظاہری معنی سے تسلیم و بیان کیا گیا ہے اور ان امور کو ایسا یقینی سمجھا گیا ہے کہ ان کو اہل سنت کے اعتقادات میں داخل کیا گیا ہے۔

حضرت امام الائمہ امام اعظم علیہ الرحمۃ نے فقہ اکبر میں اور ملا علی قاریؒ نے اس کی شرح میں فرمایا ہے۔ وخروج الدجال ویاجوج وماجوج کما قال تعالیٰ حتّٰی اذا فتحت یاجوج وماجوج وھم من کل حدب ینسلون۔ وطلوع الشمس من مغربھا کما قال تعالیٰ یوم یاتی بعض اٰیات ربک لا ینفع نفسا ایمانھا لم تکن اٰمنت من قبل او کسبت فی ایمانھا خیرا ونزول عیسٰی من السماء قال اللہ تعالیٰ انہ لعلم للساعۃ وقال و ان من اھل الکتٰب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ ای قبل موت عیسٰی علیہ السلام بعد نزولہ عند قیام الساعۃ فیصیر الملل واحدۃ وھی ملۃ الاسلام الحنیفیۃ وفی نسخۃ قدم طلوع الشمس علی البقیۃ وعلی تقدیرہ قالوا او المطلق الجمعیۃ والاختر تیب القضیۃ ان المھدیؔ یظھر اولا فی الحرمین الشریفین ثم یاتی بیت المقدس فیاتی الدجال ویحصرہ فی ذالک الحال فینزل عیسٰی علیہ السلام من المنارۃ الشرقیۃ فی دمشق الشام ویجئ الی قتال الدجال فیقتلہ بضربۃ فی الحال فانہ یذوب کالملح فی الماء عند نزول عیسٰی علیہ السلام من السماء فیجتمع علیہ السلام بالمھدی وقد اقیمت الصلوٰۃ فیشیر المھدی لعیسٰی علیہ السلام بالتقدم فیمتنع معللا بان ھذہ الصلوٰۃ اقیمت لک فانت اولٰی بان تکون الامام فی ھذا المقام ویقتدی بہ لیظھر

متابعة لنبینا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کما اشار الی ھذا المعنی صلی اللہ علیہ وسلم بقولہ لو کان موسٰی حیًا لما وسعہ الا اتباعی وقد بینت وجہ ذلک عند قولہ تعالٰی واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اٰتیتکم من کتٰب وحکمۃ ثم جاءکم رسول الایۃ - فی شرح الشفاء وغیرہ وقد ورد انہ یبقی فی الارض اربعین سنۃ ثم یموت ویصلی علیہ المسلمون ویدفنون علی ما رواہ الطیالسی فی مسندہ وروی غیرہ انہ یدفن بین النبی صلی اللہ علیہ وسلم والصدیق وروی انہ یدفن بعد الشیخین فھنیئًا للشیخین حیث اکتنفا بالنبیین وفی روایۃ انہ یمکث سبع سنین قیل وھی الاصح والمراد باربعین فی الروایۃ الاولٰی مدۃ مکثہ وبعدہ فانہ رفع ولہ ثلث وثلثون سنۃ ... حق کائن ای ثابت وموقوی (شرح فقہ اکبر)

"دجال اور یاجوج وماجوج کا نکلنا جس کا ذکر قرآن کی اس آیت میں ہے کہ وہ ہر بلندی سے دوڑیں گے اور آفتاب کا جانب مغرب سے طلوع کرنا جس کا اس آیت میں ذکر ہے کہ جس وقت خدا کی بعض نشانیاں آویں گی اس دن کسی کو جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہوگا اس کا ایمان نفع نہ دے گا اور حضرت عیسٰی کا آسمان سے نازل ہونا چنانچہ قرآن میں ارشاد ہے کہ وہ (یعنی حضرت عیسٰیؑ) قیامت کی ایک نشانی یا اس کے علم و شناخت کی دلیل ہیں اور ارشاد ہے کہ اہل کتاب سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو حضرت عیسٰیؑ پر ان کی موت سے پہلے یعنی قیامت کے قریب ایمان نہ لائے گا اور اس وقت سبھی دین اور ملت ایک دین (اسلام) ہو جائے گا۔ یہ سب امور حق اور ثابت ہیں۔ فقہ اکبر کے بعض نسخوں میں آفتاب کے مغرب سے نکلنے کا ذکر باقی امور سے پہلے ہوا ہے۔ اس صورت میں واؤ حرفِ عطف مطلق جمعیت کے لیے ہوا اور ترتیب امور مذکورہ کی اس طرح پر ہوگی کہ اول امام مہدی حرمین میں ظاہر ہوں گے پھر وہ بیت المقدس میں آئیں گے۔ اس وقت دجال آئے گا اور اس کا محاصرہ کرے گا پھر عیسٰی علیہ السلام دمشق کے مشرقی کنارہ کے پاس آسمان سے اتریں گے اور دجال کے قتل کی طرف متوجہ ہو کر ایک ہی وار سے اس کو مار ڈالیں گے۔ وہ ان کے اترنے کے

وقت نمک کی طرح پگھلنے لگے گا (مگر اس کی جان انھیں کے ہاتھ سے نکلے گی) پھر حضرت عیسٰی اور مہدی ایک جگہ جمع ہوں گے اور نماز کے لیے تکبیر ہوگی تو حضرت مہدی حضرت عیسٰی کی طرف نماز پڑھانے کے لیے اشارہ کریں گے وہ اس سے انکار کریں گے یہ کہہ کر کہ آپ ہی کی امامت کے لیے یہ تکبیر ہوئی ہے۔ لہذا آپ ہی اس کے مستحق ہیں اور آپ ان کے مقتدی بن جاویں گے تاکہ معلوم ہو کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تابعین میں سے ہیں۔ چنانچہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر حضرت موسٰی زندہ ہوتے تو ان کو بھی میری پیروی سے چارہ نہ ہوتا۔ اس کی وجہ اس قولِ خداوندی کی شرح میں بیان ہوئی ہے جس میں ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے یہ عہد لیا تھا کہ تمہارے پاس میرا رسول (یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) آوے تو تم پر اس کا ماننا اور مدد کرنا ضروری ہوگا۔ شفا کی شرح وغیرہ میں مذکور ہے کہ حضرت مسیح زمین میں چالیس برس رہیں گے اور پھر فوت ہوں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے اور ان کو دفن کریں گے۔ یہ ابوداؤد طیالسی کی مسند میں روایت ہے اوروں کی روایت میں ہے کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک اور حضرت صدیق اکبر کی قبر کے بیچ میں دفن کیے جائیں گے۔ ایک روایت میں ہے کہ شیخین (صدیق اکبرؓ اور فاروقؓ) کی قبر کے بعد دفن کیے جائیں گے۔ اس صورت میں شیخین کے لیے مژدہ ہے کہ شیخین دو نبیوں (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیحؑ) کے بیچ میں مدفون ہوں گے۔ بعض کا قول ہے کہ وہ زمین میں سات سال رہیں گے اور یہی صحیح ترین اقوال سے ہے اور چالیس سال ٹھہرنے کی روایت سے بھی یہی مراد ہے کہ وہ بعد نزول سات برس رہیں گے کیونکہ از اں جملہ تینتیس ۳۳ برس انھوں نے آسمان پر جانے سے پہلے دنیا میں بسر کیے اور جب وہ اٹھائے گئے تھے تو ان کی تینتیس ۳۳ سال کی عمر تھی۔"

اور شرح عقائد نسفی میں ہے۔ وما اخبر به النبی علیه السلام من اشراط الساعة ای من علاماتها من خروج الدجال ودابة الارض ویاجوج وماجوج ونزول عیسٰی من السماء وطلوع الشمس من مغربها فهو حق لانها امور ممکنة اخبر بها الصادق قال حذیفة بن اسید الغفاری طلع النبی صلی الله علیه وآله وسلم علینا ونحن نتذاکر فقال

ما تذاکرون قلنا. نذکر الساعۃ قال انھا لن تقوم حتی ترواقبلھا عشر آیات فذکر
الدخان والدجال والدابۃ وطلوع الشمس من مغربھا و نزول عیسیٰ بن مریم و
خروج یاجوج وماجوج وثلثۃ خسوف الخ (شرح عقائد ص)

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو علامات قیامت (یعنی اس سے پہلے آنے والی چیزوں)
کی خبر دی ہے یعنی دجال اور یاجوج وماجوج کا نکلنا۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان
سے نازل ہونا اور آفتاب کا مغرب سے طلوع کرنا (وغیرہ وغیرہ) وہ حق (واقع ہونے والے)
ہیں کیونکہ یہ ایسے امور ہیں جو ممکن الوقوع ہیں اور مخبر صادق (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم)
نے ان کے وقوع کی خبر دی ہے۔ حذیفہ بن اسید غفاری فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ایک دن تشریف لائے تو ہم کچھ مذاکرہ کر رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تم کیا ذکر کر رہے ہو ہم نے عرض کیا ہم قیامت کا ذکر کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا
قیامت نہ ہوگی جب تک تم دس نشان اس سے پہلے نہ دیکھ لوگے۔ پھر آپ نے
دخان، دجال، دابۃ الارض، طلوعِ آفتاب از جانبِ مغرب، نزول حضرت مسیح، خروج
یاجوج ماجوج اور زمین کا خسوف اور یمن سے نکلنے والی آگ کا ذکر فرمایا۔"

یہ حدیث حذیفہ بن اسید کی جس کا شرح عقائد میں حوالہ دیا گیا ہے۔ صحیح مسلم میں بصفحہ ۳۹۲
مروی ہے اور صحاح میں ایسی بہت سی احادیث موجود ہیں جن میں قادیانی اور اس کے حواریوں کی
تاویلات مذکورہ کی گنجائش ہی نہیں ہے۔

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں نزول عیسیٰ علیہ السلام کے عنوان سے ایک باب منعقد کر کے اس میں ایک حدیث
نقل کی ہے جس کا یہ مضمون ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ
لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر
ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتی لایقبلہ احد حتی تکون السجدۃ الواحدۃ خیرا
من الدنیا وما فیھا ثم یقول ابوھریرۃ واقرؤا ان شئتم وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ
بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ وَیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَکُوْنُ عَلَیْھِمْ شَھِیْدًا (بخاری ص۴۹۰، مسلم ص۸۷)

"عنقریب حضرت ابن مریم حاکم عادل اتریں گے صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے

جزیہ موقوف کریں گے وغیرہ وغیرہ اس حدیث کے آخر میں راوی حدیث ابو ہریرہ کا یہ قول منقول ہے کہ کہ چاہو تو (اس حدیث کی تصدیق کے لیے) یہ آیت پڑھ لو جس میں ارشاد ہے کہ اہل کتاب سے ایسا کوئی نہ ہوگا جو حضرت عیسٰی علیہ السلام کی وفات سے پہلے ان پر ایمان نہ لائے گا۔"

اور اس میں بالاتفاق اہلِ اسلام و گروہ مسیحائی میرزائی (بہ) کے ضمیر سے حضرت عیسٰی مراد ہیں اگرچہ (موتہ) کے ضمیر سے مراد میں اختلاف ہے۔ اس سے بلا نزاع و بے اختلاف ثابت ہے کہ اس حدیث میں راوی ابو ہریرہؓ اور اس کے مخرجین امام بخاریؒ و مسلمؒ کے نزدیک حضرت عیسٰی ابن مریم ہی کا نزول مراد ہے نہ کسی اور نام کے عیسٰی یا مثالی مسیح کا۔

امام نوویؒ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں۔ قوله ثم يقول ابو هريرةؓ اقرؤا ان شئتم وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ففيه دلالة ظاهرة على ان مذهب ابی هريرة فی الاية ان الضمير فی موته يعود علی عيسٰی صلی الله عليه وسلم (شرح مسلم)

"ابو ہریرہؓ کے اس قول سے کہ چاہو تو یہ قول خداوندی پڑھ لو وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ صاف سمجھا جاتا ہے کہ ابو ہریرہ کا اس آیت میں یہی قول تھا کہ اس میں لفظ موتہ کی ضمیر حضرت عیسٰیؑ کی طرف پھرتی ہے۔"

اور صحیح مسلم کی مشہور حدیث دمشقی میں جس آنے والے مسیح کا ذکر ہے اس کے نام کے ساتھ جابجا نبی اللہ کا لفظ وارد ہے ایک جگہ پر فيحصر نبی الله ایک جگہ ثم يهبط نبی الله دو جگہ ہے فيرغب نبی الله چنانچہ ارشاد ہے۔ ويحصر نبی الله عيسٰی عليه السلام و اصحابه حتی يكون راس الثور لاحدهم خيرا من مائة دينار لاحدكم اليوم فيرغب نبی الله عيسٰی واصحابه فيرسل الله عليهم النغف فی رقابهم فيصبحون فرسی كموت نفس واحدة ثم يهبط نبی الله عيسٰی عليه السلام يدعوا اصحابه الی الارض فلا يجدون فی الارض موضع شبر الا ملاه زهمهم ونتنهم فيرغب نبی الله عيسٰی عليه السلام واصحابه الحديث (صحيح مسلم ص)

"خدا کے نبی عیسٰی علیہ السلام اور ان کے ساتھ والے (یاجوج ماجوج) کے محاصرہ میں

آجائیں گے اس وقت گائے کی سری (کھانے کے لیے) سو دینار سے ان کو بہتر معلوم ہوگی۔ پھر خدا کے نبی عیسٰی اور آپ کے ساتھ والے خدا کی جناب میں رغبت (دعا) کریں گے تو خدا تعالیٰ یاجوج ماجوج کی گردنوں میں پھوڑا پیدا کر دے گا پھر وہ سب کے سب ایسے مر جائیں گے جیسے ایک جان مرتی ہے۔ پھر خدا کے نبی عیسٰی پہاڑ سے اتر آئیں گے اور اپنے ساتھ والوں کو بلائیں گے تو زمین پر بالشت بھر ایسی جگہ نہ پائیں گے جو ان کی نعشوں اور بدبوؤں سے بھری نہ ہوگی۔ پھر خدا کے نبی عیسٰی علیہ السلام اور ان کے ساتھ والے خدا سے دعا مانگیں گے۔"

یہ الفاظ بھی صاف شاہد و ناطق ہیں کہ جس مسیح کے نزول کا اس حدیث میں ذکر ہے وہ اللہ کا نبی ہوگا نہ کوئی اور نام کا عیسٰی یا مثالی مسیح۔

اور سنن ابو داؤد میں بصفحہ ۲۳۸ آنے والے مسیح کا ذکر ہوا ہے تو اس میں بھی آنے والے مسیح کو پہلے نبی کہا ہے پھر اس کے نزول کا ذکر فرمایا ہے چنانچہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔

عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لیس بینی و بینہ (یعنی عیسٰی علیہ السلام) نبی و انہ نازل (ابو داؤد ۲۳۸)

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ میں اور اس میں (یعنی عیسٰی علیہ السلام میں) کوئی نبی نہ ہوگا اور وہ اترنے والے ہیں۔"

اس سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنے والا مسیح نبی ہے نہ کوئی نام کا یا مثالی مسیح۔

اس قسم کی روایات[1] کتب حدیث میں اور بہت ہیں جن میں گروہ قادیانی کی سلق تاویلات کا دخل نہیں ہے۔ ہاں ان احادیث کو آپ برملا موضوع قرار دیں یا اس میں یہ نئی تاویل کریں کہ آنے والے مسیح کو جو نبی کہا گیا ہے تو اس سے قادیانی نبی مراد ہے کیونکہ وہ محدث ہے اور محدث بھی ایک قسم کا نبی ہوتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر اس نبی سے محدث مراد ہوتا تو

---

[1] ابن ماجہ کے صفحہ ۳۰۹ میں ایک حدیث ہے کہ حضرت عیسٰیؑ نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھ سے عہد کیا ہے کہ قیامت سے پہلے تجھے دنیا میں بھیجوں گا۔ پھر میں اتروں گا اور دجال کو قتل کروں گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نفی نہ کرتے اور نہ فرماتے کہ میرے اور اس کے مابین کوئی نبی نہیں۔ کیونکہ محدث تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آنے والے مسیح کے درمیان بہت ہو چکے ہیں۔

لیلۃ القدر اور سجود آدم کے ظاہری معانی پر محمول ہونے میں جو اقوال علمائے اسلام ہیں ان کی نقل کی اس مقام میں ضرورت نہیں ہے وہ تمام لوگوں میں معروف و مشہور ہیں۔

اس بیان سے ثابت ہوا کہ ان احادیث نزول حضرت مسیحؑ و خروج دجال و یاجوج و ماجوج میں قادیانی اور اس کے اتباع کی تاویل ملحدانہ تحریف ہے اور تمام اہل اسلام میں جو ان احادیث کو صحیح مانتے ہیں ان کے وہی معنی مراد ہونا مسلم ہے جو ظاہر الفاظ سے مفہوم ہوتے ہیں۔ قادیانی نے جو اس تاویل و تحریف کو تجدید دین و مغز شریعت قرار دیا ہے یہ اس کے الحاد پر ایک اور دلیل ہے تجدید دین یہ نہیں ہے کہ عقائد و مسائل اسلام کے ایسے معانی کیے جائیں جو نہ صحابہؓ کے خیال میں آئے ہوں نہ تابعینؒ کے اور نہ ظاہر الفاظ نصوص سے سمجھ میں آتے ہوں اور نہ قرون ثلثہ[1] میں تسلیم کیے گئے ہوں۔ ایسے معانی کا بیان تو احداث کہلاتا ہے بلکہ تجدید کے معنی یہ ہیں کہ جو اصول و مسائل (عقائد و اعمال) ادلہ شرعیہ سے ثابت ہوں اور قرون ثلثہ میں تسلیم کیے گئے ہوں مگر لوگوں کی غفلت یا ناواقفی سے متروک و مہجور ہو گئے ہوں ان کو از سر نو زندہ کر کے رواج دیا جاوے اس پر دلیل یہ ہے کہ تجدید دین کا حکم وارد ہے اور احداث سے ممانعت آچکی ہے ان دونوں کو باہم متوافق کرنے سے صاف ثابت ہے کہ تجدید دین اسی صورت سے مطلوب شارع ہے جس میں احداث نہ پایا جائے۔ اور قادیانی کا یہ کہنا کہ تجدید دین ظاہری علوم سے نہیں ہو سکتی یہ اس کے الحاد پر ایک اور دلیل ہے۔ تجدید احیاء و ترویج اصول و مسائل اسلام کا نام ہے تو ظاہری علوم اسلام اور علوم مسائل اسلامیہ کے بغیر ممکن نہیں ہے الحادات اور باطنیہ خیالات کی اشاعت تجدید ہوتی تو وہ ظاہری علوم کے بغیر بھی ممکن تھی۔

قادیانی اور اس کے اتباع نے جو آنیوالے مسیح کی بعض ایسی صفات بیان کی ہیں جو ان کے زعم میں حضرت مسیح علیہ السلام میں نہیں پائی جاتیں صرف قادیانی میں پائی جاتی ہیں۔ ان کے بیان

---

[1] یعنی زمانۂ صحابہ کرامؓ، عہد تابعینؒ اور عہد تبع تابعینؒ (ع۔ ح)

ہیں انھوں نے کذب و تدلیس سے خوب کام لیا ہے اور اس سے اپنا دجال ہونا ثابت کردکھایا ہے۔ آنے والے مسیح کی نسبت یہ کہیں بیان نہ ہوا تھا کہ وہ فارسی الاصل ہوگا اور نہ یہ ثابت ہے کہ مغل لوگ (جن میں قادیانی صاحب ہیں) فارسی الاصل ہیں ایسا ہی کسی حدیث میں یہ تصریح نہیں ہے کہ آنے والا مسیح صرف ایک مسلمان امتی ہوگا اور نبی نہ ہوگا یہ بات صرف قادیانی اور اس کے حواریوں کی من گھڑت ہے جس کو انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک سوال و جواب وضع کرکے اس سے نکالا ہے۔ جس کا بیان بضمن سوال بصفحہ (۲۷) کافی ہو چکا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو متعدد حدیثوں میں آنے والے مسیح کو نبی قرار دیا ہے چنانچہ بصفحہ (۵۱) منقول ہوا۔ آنے والے مسیح کے بالوں کا سیدھا ہونا اور رنگ کا گندم گوں ہونا جو انھوں نے بیان کیا ہے یہ حضرت مسیح بن مریم میں پایا جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسیح بن مریم کا بھی حلیہ بیان کیا ہے۔

صحیح بخاری میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا داراني الليل عند الكعبة في المنام فاذا رجل آدم كاحسن ما ترى من آدم الرجال تضرب لمته بين منكبيه رجل الشعر يقطر راسه ماء اواضعا يديه على منكبي رجلين وهو يطوف بالبيت فقلت من هذا فقالوا هذا المسيح بن مريم (صحیح بخاری)

"میں نے (خواب میں) ایک خوب صورت شخص گندم رنگ سیدھے بال والے کو دیکھا تو پوچھا کہ یہ کون ہے تو جواب ملا کہ یہ مسیح بن مریم ہے۔"

ہاں مجاہد کی حدیث میں حضرت ابن عمرؓ سے یہ بھی بخاری میں ہے۔ مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰؑ کو سرخ رنگ و جعد دیکھا۔ اس حدیث کی دستاویز سے قادیانی اور اس کے حواریوں نے یہ افترا کیا ہے کہ عیسیٰ یا مسیح بن مریم دو ہیں ایک حضرت عیسیٰ بنی اسرائیل جن کو سرخ اور جعد کہا گیا ہے دوسرا آنے والا عیسیٰ یا مسیح بن مریم جس کو گندم رنگ اور سیدھے بالوں والا کہا گیا ہے اور وہ آپ (قادیانی) ہیں۔ مگر یہ نہ سوچا کہ یہ لفظی اختلاف یوں رفع ہو سکتا ہے اور علمائے اسلام نے رفع کر دیا ہے کہ درحقیقت حضرت عیسیٰ گندم رنگ و سیدھے بال والے تھے۔ ایک روایت میں جو ان کو سرخ رنگ اور جعد کہا گیا ہے تو اس سے یہ مراد ہے کہ

ان کا گندمی رنگ مائل بہ سرخی تھا اور جعودت آپ کے جسم میں تھی نہ بالوں میں۔

حافظ ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح البخاری میں فرمایا ہے کہ سالم کی روایت میں ہے

ووقع فی روایۃ سالم الاٰتیۃ فی نعت عیسٰی انہ ادم سبط الشعر وفی الحدیث الذی

قبلہ فی نعت عیسٰی انہ جعد والجعد ضد السبط فیمکن ان یجمع بینہما بانہ سبط

الشعر ووصفہ بالجعودۃ فی جسمہ لا فی شعرہ والمراد بذلک اجتماعہ واکتنازہ

وھذا الاختلاف نظیر الاختلاف فی کونہ ادم او احمر والاحمر عند العرب الشدید

البیاض مع الحمرۃ والادم الاسمر ویمکن الجمع بین الوصفین بانہ احمر لونہ

بسبب کالتعب وھو فی الاصل اسمر وقد وافق ابوھریرۃ علی ان عیسٰی احمر الخ۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح کو سیدھے بال والا کہا ہے اور اس سے پہلی حدیث میں آیا ہے کہ وہ جعد تھے جو اس کی ضد ہے مگر ان دونوں روایتوں میں یوں موافقت ہو سکتی ہے کہ آپ کے بال تو سیدھے تھے مگر جعد ہونے کا جو ذکر ہے تو اس سے یہ مراد ہے کہ آپ کا بدن جعد یعنی کسا ہوا اور مضبوط تھا یہ اختلاف ایسا ہے جیسا کہ آپ کی رنگت کی نسبت اختلاف ہوا ہے وہ گندم رنگ تھے یا سرخ رنگ جس سے یہ مراد ہو سکتی ہے وہ تھے تو گندم رنگ مگر کسی سبب سے وہ رنگ سرخ ہو گیا تھا"

عبدالرحمٰن بن آدم کی روایت میں ہے وفی روایۃ عبد الرحمٰن بن اٰدم عن ابی ھریرۃ

فی نعت عیسی انہ مربوع الی الحمرۃ والبیاض (فتح الباری ص۳۵ ج۶)

"ان کے رنگ میں سرخی و سپیدی دونوں موجود تھیں"

کرمانی نے شرح بخاری میں کہا ہے ویجوزان یأول ویجمع بینہما بانہ لیس

احمر صرافا بل ھو مائل الی الادمۃ (حاشیہ بخاری ص۴۸۹)

حضرت عیسٰی کو سرخ و گندم رنگ کہنا یوں جمع ہو سکتا ہے کہ وہ صرف سرخ نہ تھے بلکہ سرخ رنگ مائل بگندم گونی تھے"

اس اختلاف کی نظیر حضرت موسٰی کی نعت میں دو متضاد صفتوں جسیم اور خفیف کا ورود

ہے جس کو باہم یوں متوافق کیا گیا ہے۔ لامانع ان یکون مع کونہ خفیف اللحم جسیما بالنسبۃ

لطوله ولو کان غیر طویل لاجتمع لحمه وکان جسیما (فتح الباری ص ۳۵ جلد ۶)

"وہ بلحاظ طول قامت جسیم تھے وہ چھوٹے قد کے ہوتے تو بھاری معلوم ہوتے"

اس اختلاف سے کوئی یہ نہیں نکالتا کہ حضرت موسیٰ دو تھے ایک جسیم دوسرے خفیف۔

اس کی دوسری نظیر خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت وحلیہ میں یہ اختلاف لفظی ہے کہ ایک حدیث میں آپؐ کو ابیض (گورے رنگ والا) کہا گیا ہے۔ چنانچہ بخاری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت میں ابوطالب کا شعر منقول ہے جس میں آپؐ کو ابیض کہا گیا ہے۔

وابیض یستسقی الغمام بوجهه

ثمال الیتمیٰ عصمة للارامل (بخاری ص ۱۳۷)

اور شمائل ترمذی میں ہے۔ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابیض کانما صیغ من فضة

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ربعة اسمر اللون (شمائل ترمذی)

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا مربوعا (شمائل ترمذی ص ۲)

لم یکن بالجعد القطط ولا بالسبط کان رجلا جعدا (شمائل ترمذی ص ۲)

کہ آپ ایسے گورے تھے کہ گویا چاندی سے بنائے گئے اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ آپؐ گندم رنگ تھے۔ چنانچہ شمائل ترمذی میں موجود ہے۔ اس اختلاف کو یوں ہی متوافق کیا گیا ہے کہ آپؐ سفید رنگ تھے مگر مائل بسرخی جس سے گندم گونی پیدا ہوگئی تھی۔ چنانچہ اور روایت میں صریح آچکا ہے۔ ایسا ہی آپؐ کے بالوں کو سیدھا بھی کہا گیا ہے۔ چنانچہ شمائل میں ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ آپ سیدھے بال والے نہ تھے جس کو یوں ہی باہم متوافق کیا گیا ہے کہ آپؐ کے بال نہ بہت سیدھے تھے اور نہ بہت گھونگھر والے بلکہ ایسے سیدھے تھے کہ ان میں کسی قدر شکن پڑتی تھی۔ مگر اس اختلاف رنگ اور مُوئے نبوی سے بھی کسی نے یہ نہیں نکالا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو تھے۔ ایک گورے رنگ کے دوسرے گندمی رنگ یا ایک سیدھے بال والے دوسرے کسی قدر شکن دار بال والے پس اس قسم کے لفظی اختلاف سے حضرت مسیح کیونکر دو مسیح ہو سکتے ہیں۔

قادیانی نے بڑا غضب ڈھایا ہے کہ حضرت مسیح کے حلیہ کے لفظی اختلاف کے سبب ایک مسیح کو دو مسیح (ایک سرخ رنگ گھونگھر والے بال کا دوسرا گندم گون سیدھے بال والا) بنادیا اور

یہ بھی نہ سوچا کہ صرف گندم گوں ہونے سے کوئی شخص مسیح نہیں ہوجاتا جہاں تک کہ بقیہ صفات مسیح اس میں نہ ہوں۔ گندم گون ہزاروں مسلمان بلکہ مذاہب غیر کے اشخاص موجود ہیں پھر کیا وہ صرف رنگت سے مسیح ہو سکتے ہیں ہرگز نہیں۔

اتباع قادیانی سے کوئی شخص منصف وطالب حق ہو تو صرف اس ایک مغالطہ کی نظر سے اس کو دجال سمجھے اور اس کے اتباع سے دست بردار ہو جائے۔

اور قادیانی کی تجویز پاک تثلیث نصف عیسائیت ہے۔ عیسائی لوگ باپ بیٹے اور روح القدس کے مجموعہ کو تثلیث قرار دیتے ہیں۔ قادیانی صاحب خدا کی محبت (باپ) اور بندہ محبوب کی محبت (ماں) اور ان دونوں سے متولد روح القدس کے مجموعہ کو تثلیث قرار دیتے ہیں[1] لوگوں کو عیسائی بنانے میں صرف ایک آنچ کی کسر رہ گئی ہے کہ اس تثلیث کے ساتھ توحید کو بھی ملا دیں اور ان تینوں کو ایک خدا کہہ دیں جیسا کہ عیسائی کہتے ہیں۔ یہ بات آپ اس وقت نہیں کہتے تو آئندہ سال کہیں گے اور لوگوں کو پورا عیسائی بنائیں گے۔ آپ کا یہ ارادہ نہ ہوتا تو حرف تثلیث آپ کی تحریر میں نہ آتا اور نہ اس کو پاک کہا جاتا۔

قادیانی کا بطور استعارہ ابن اللہ کہلانے کو تجویز کرنا پوری عیسائیت ہے۔ نحن ابناء اللہ واحباءہ (المائدہ) بائیبل سے ثابت ہے کہ عیسائیوں نے بھی استعارہ کے طور پر خدا کے پیارے و مطیع بندوں کو ابن اللہ کہا ہے۔ اور قرآن میں ان کے اس قول کی حکایت کہ ہم خدا کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں۔ نیز اسی کی طرف مشعر ہے مگر یہی استعارہ ان لوگوں کے مشرک ہو جانے اور مخلوق کو حقیقۃً خدا کا بیٹا قرار دینے کا موجب ہوا تو قرآن واسلام آیا اور اس محاورہ کو اٹھایا اور بیٹے بیٹی کی نسبت سے (استعارہ کے طور پر کیوں نہ ہو) خدا تعالیٰ کی پاکی کا اظہار فرمایا۔ اب قادیانی صاحب پھر اس محاورہ کو مسلمانوں میں قائم کرنا چاہتے ہیں اور مسلمانوں کو عیسائی بنانے کی فکر میں ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

اور قادیانی کا محدث ہونے کا دعویٰ کرنا اور اس ذریعہ سے ایک قسم کا نبی کہلانا اور ختم نبوت

---

[1] مرزائے قادیانی کی اصل عبارت صفحہ ۳ پر گزر چکی ہے۔ (ع۔ح)

کو نبوت کلی و تشریعی سے مخصوص کرنا اور نبوت جزئی کے دروازہ کو مفتوح کہنا ان نصوص قرآن و حدیث سے انکار ہے جو مطلق نبوت کو ختم کرتے ہیں۔ قرآن مجید کی آیت و خاتم النبیین اپنے اطلاق و عموم کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مطلق نبوت کو ختم کرتی اور صاف بتاتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسا کوئی شخص نہ ہوگا جس پر لفظ نبی کا اطلاق ہو سکے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس کلام کے اطلاق و عموم کے ساتھ بھی مطلق نبوت کو ختم کیا ہے اور خصوصیت کے ساتھ محدثین سابقین اور محدث امت محمدیہ حضرت عمر فاروقؓ کا نبی نہ ہونا ظاہر فرما دیا ہے۔

ایک حدیث میں آپ نے فرمایا ہے چنانچہ صحیح بخاری میں آیا ہے۔ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کانت بنو اسرائیل تسوسہم الانبیاء کلما هلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء (بخاری ص۴۹۱)

"بنی اسرائیل کی سرداری انبیاء کرتے جب کوئی نبی ان میں فوت ہو جاتا تو اس کا جانشین بھی دوسرا نبی ہوتا مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا صرف خلفاء ہوں گے۔"

ابو داؤد کی حدیث میں آپ سے منقول ہے کہ میری امت میں تیس شخص ایسے جھوٹے ہوں گے جو نبوت کا دعویٰ کریں گے حالانکہ میں نبیوں کا خاتم ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ ہاں میری امت میں ایک جماعت حق پر قائم رہے گی جن کو ان کا مخالف ضرر نہ پہنچائے گا۔ اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔ سَیَکُوْنُ فِی اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔

ان ارشادات نبویہ کے جملہ لا نبی بعدی میں لفظ نبی نکرہ ہے جو نفی لا کے نیچے داخل ہے اور وہ مفید عموم و استغراق ہے اور یہ بتاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسا کوئی نہ ہوگا جس پر لفظ نبی بولا جا سکے۔ اب خصوصیت کے ساتھ محدث کا نبی نہ ہونا آپ کے کلام سے ثابت کیا جاتا ہے آپ نے فرمایا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں آیا ہے۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقد کان فیما کان قبلکم من الامم ناس محدثون فان یک فی امتی احد فانہ عمرؓ۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد کان فیمن قبلکم من بنی اسرائیل رجال یکلمون من غیر ان یکونوا انبیاء فان یک فی امتی منھم احد فعمر قال ابن عباس من

نبی ولا محدث (بخاری ص۵۲۱)

"تم سے پہلے امتوں میں محدث ہوتے تھے۔ اس امت میں محدث ہے تو وہ عمر فاروق ہے۔ یہ بھی آپ سے ان کتابوں میں منقول ہے کہ تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے لوگ ہوتے تھے جو نبی نہ ہوتے اور وہ خدا سے یا ملائکہ سے ہم کلام (مخاطب) ہوتے۔ میری امت میں ایسا کوئی ہے تو عمرؓ ہے"۔

ابن عباس کی روایت میں آیت وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ میں لفظ نبی کے بعد یہ لفظ وَلَا محدث بھی پڑھا گیا ہے۔ اور صحیح مسلم میں لفظ محدث کی تفسیر ملہم سے ہوئی ہے۔

یہ اقوال نبوی صاف و صریح ناطق ہیں کہ پہلی امتوں کے محدث باوجودیکہ وہ خدا تعالیٰ یا ملائکہ کے ہم کلام و مخاطب ہوتے تھے نبی نہ کہلاتے تھے۔ اب خاص محدث امت محمدیہ حضرت فاروقؓ کا نبی نہ ہونا آپ کے کلام سے ثابت کیا جاتا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے چنانچہ ترمذی کی روایت میں آیا ہے لو کان بعدی نبی لکان عمر ابن الخطاب (ترمذی ص۲۳) میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو حضرت فاروقؓ ہوتے۔ جس سے ثابت ہے کہ حضرت عمرؓ نبی نہیں تھے اور اس لفظ کا اطلاق ان پر نہیں ہو سکتا باوجودیکہ حدیث مذکورہ بالا میں ان کا محدث ہونا بیان ہو چکا ہے اور جب کہ آیہ قرآن کی عموم و اطلاق سے اور ارشادات نبویہ کی عموم و خصوص دونوں سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں جس پر لفظ نبی کا اطلاق ہو سکے اور محدثین سابقین اور اس امت کے تسلیم شدہ محدث نبی نہ کہلا سکے اور قرآن و حدیث نے اس امر کا قطعی فیصلہ کر دیا ہے۔ تو پھر قادیانی کا یہ دعویٰ کرنا کہ محدث ایک قسم کا نبی ہوتا ہے و بنائً علیہ وہ خود ایک قسم کا نبی ہے ان نصوص صریحہ کا انکار نہیں تو اور کیا ہے۔ قادیانی کا ختم نبوت کو نبوت تشریعی اور کلی سے مخصوص کرنا اور اپنے آپ کو محدث قرار دے کر اپنے لیے جزئی نبوت اور ایک نوع نبوت کو تجویز کرنا اور ایک قسم کا نبی کہلانا صاف مشعر ہے کہ وہ اپنے آپ کو انبیائے بنی اسرائیل کی مانند (جو نئی شریعت نہ لاتے بلکہ پیروی شریعت سابق کی کرتے اور نبی کہلاتے) نبی سمجھتا ہے۔ یہی امر اس کے قصیدۂ الہامیہ کے اشعار ذیل سے جو ازالہ کے صفحہ ۱۶۲ وغیرہ میں منقول ہیں سمجھ میں آتا ہے ؎

حکم است ز آسماں بزمیں مے رسانمش ۔۔۔ گر بشنوم نگویمش آں را کجا برم

من می زیم بوحی خدائے کہ با من ست	پیغام اوست چوں نفس روح پرورم
من نیستم رسول و نہ آوردہ ام کتاب	ہاں ملہم ہستم و زخداوند منذرم

یہ ابیات صاف پکار رہے ہیں کہ آپ نبی ہیں، صاحب وحی ہیں، منذر ہیں، پیغمبر ہیں[1] سب کچھ ہیں صرف کسر ہے تو اتنی ہے کہ آپ کوئی نئی کتاب نہیں لائے بلکہ انبیاء بنی اسرائیل کی طرح پہلی کتاب کے تابع ہیں اور اس میں عموم و خصوص نصوص قرآنیہ و نبویہ مذکورہ بالا سے صاف انکار ہے اور یہ دعویٰ نبوت و تکذیب نصوص قادیانی کے دجال و کذاب ہونے پر بڑی روشن و قوی دلیل ہے۔

ایسے ہی کاذب مدعی نبوت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دجال فرمایا ہے۔ چنانچہ حدیث مذکور ابی داؤد میں صاف تصریح ہے اور صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ابوہریرۃ سے منقول ہے

---

[1] ہر چند ان ابیات میں آپ نے رسول ہونے کی نفی کی ہے۔ مگر ہر ورق ازالۂ اوہام پر اپنے حق میں لفظ مرسل یزدانی لکھوا کر چھپوا دیا ہے۔ جس سے صاف ثابت ہے کہ درحقیقت آپ کو رسالت کا بھی دعویٰ ہے اور ان ابیات کی نفی صرف دھوکا دہی ہے۔ اس پر ایک روشن اور قطعی دلیل یہ ہے کہ آپ نے ازالہ کے صفحہ ۶۷۳ میں اخبار رسول مبشر بزبان حضرت مسیح ہونا آپ نے بزعم خود قرآن سے ثابت کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے اس سلسلہ کا خاتم باعتبارِ نسبت تامہ وہ مسیح عیسیٰ بن مریم ہے جو اس امت کے لوگوں میں سے بحکم ربی مسیحی صفات سے رنگین ہو گیا ہے اور فرمان جعلناك المسيح ابن مريم نے اس کو درحقیقت وہی بنا دیا ہے وکان اللہ علی کل شیٔ قدیرا۔ اور اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے ومبشراً برسول یاتی من بعد اسمہ احمد۔ مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال و جمال ہیں۔ لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیش گوئی مجرد احمد (خود بدولت) جو اپنے اندر حقیقتِ عیسوی رکھتا ہے بھیجا گیا ہے۔" اور جس فرمان کا آپ نے ذکر کیا ہے وہ ازالہ کے صفحہ ۶۵۳ میں آپ نے بیان کیا اور فرمایا ہے۔ "اس عاجز کا نام مسیح بن مریم رکھ دیا اور اپنے الہام میں فرما دیا جعلناك المسيح ابن مريم" یہ عبارت صاف ناطق ہے کہ آپ اپنے آپ کو شہادتِ قرآن رسول سمجھتے ہیں۔ پھر اس بیت میں اپنی رسالت سے انکار مسلمانوں کو دھوکہ دینے اور الزام دعویٰ رسالت سے بچنے کے سوا کیا معنی رکھتا ہے۔

لا تقوم الساعة حتی یبعث دجالون کذابون قریباً من ثلثین کلھم یزعم انہ رسول اللہ

(بخاری ص۵۰۹، مسلم ص۳۹۷ جلد ۲)

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت نہ ہوگی جب تک کہ تقریباً تیس دجال کذاب پیدا نہ ہوں گے جو دعویٰ کریں گے کہ ہم اللہ کے رسول ہیں۔"

صحیح مسلم میں یہ بھی حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی اٰخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اٰباءکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم (مسلم ص۱۰ ج۱)

"آخر زمانہ میں ایسے دجال کذاب پیدا ہوں گے جو تم کو ایسی باتیں سنائیں گے جن کو تم نے نہ سنا ہوگا اور نہ تمہارے باپوں نے۔ ان سے بچتے رہنا وہ تم کو گمراہ نہ کردیں اور کسی بلا میں نہ ڈال دیں۔"

امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں فرمایا ہے۔ قال ثعلب کل کذاب فھو دجال وقیل الدجال المموہ یقال دجال فلان اذا موہ ودجل الحق بباطلہ ای غطاہ۔ (شرح مسلم ص۱۰ جلد ۱)

"ثعلب نے کہا جو جھوٹا ہو وہ دجال ہے۔ بعض نے کہا دجال وہ ہے جو باطل پر حق کا ملمع چڑھائے یا حق کو باطل سے ڈھانک دے۔"

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ہے۔ قد ظھر مصداق ذلک فی اٰخر زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فخرج مسیلمۃ بالیمامۃ والاسود العنسی بالیمن ثم خرج فی خلافۃ ابی بکر طلیحۃ بن خویلد فی بنی اسد بن خزیمۃ وسجاح التمیمیۃ فی بنی تمیم۔ وقتل الاسود قبل ان یموت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقتل المسیلمۃ فی خلافۃ ابی بکر وتاب طلیحۃ ومات علی الاسلام علی الصحیح فی خلافۃ عمر ونقل ان السجاح ایضاً تابت واخبار ھٰؤلاء مشھورۃ عند الاخباریین ثم کان اول من خرج منھم المختار بن ابی عبید الثقفی غلب علی الکوفۃ فی اول خلافۃ ابن زبیر۔ فاظھر محبۃ اھل البیت ودعا الناس الی طلب قتلۃ الحسین فتتبعھم فقتل کثیراً ممن باشر ذلک اواعان علیہ

فاجبه الناس ثم انه زين له الشيطان ان ادعى النبوة وزعم ان جبرائیل یاتیه۔ فروی ابوداؤد الطیالسی باسناد صحیح عن رفاعة بن شداد قال کنت ابطن شیٔ بالمختار فدخلت علیه یوما فقال دخلت وقد قام جبرئیل قبل من هذا الکرسی۔ وروی یعقوب بن سفیان باسناد حسن عن الشعبی ان الاحنف بن قیس اراه کتاب المختار الیه یذکر انه نبی وروی ابو داود۔ فی السنن من طریق ابراهیم النخعی قال قلت لعبیدة بن عمرو اتری المختار منهم قال اما انه من الروؤس وقتل المختار سنة بضع وستین و منهم الحارث الکذاب خرج فی خلافة عبد الملک بن مروان فقتل وخرج فی خلافة بنی العباس جماعة (فتح الباری ص ۴۵۴ ج ۶)

"اس حدیث کا صدق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے آخر زمانہ میں ظاہر ہو چکا ہے۔ یمامہ میں مسیلمہ کذاب ایسا نکلا۔ یمن میں اسود عنسی۔ پھر حضرت ابوبکرؓ کی خلافت میں طلیحہ اور سجاح نکلے اسود تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت سے پہلے مارا گیا اور مسیلمہ خلافتِ ابوبکرؓ میں اور طلیحہ تائب ہوا اور اسلام کی حالت میں مرا اور سجاح بھی تائب ہوئی۔ ان کے حالات اہل تاریخ جانتے ہیں۔ ان سب کے بعد پہلے مختار بن ابی عبید نکلا۔ اس نے ابن زبیر کی شروع خلافت میں کوفہ پر غلبہ پایا۔ سو پہلے تو اس نے محبت اہل بیت کا اظہار کیا اور اس کی طرف لوگوں کو بلایا پھر یہ دعویٰ کیا کہ میرے پاس جبرائیل آتے ہیں۔ چنانچہ ابوداؤد طیالسی نے رفاعہ سے نقل کیا ہے کہ میں ایک دن مختار کے پاس گیا تو وہ بولا کہ ابھی اس کرسی سے جبرائیل اٹھ کر گئے ہیں۔ یعقوب بن سفیان نے شعبی سے نقل کیا ہے کہ احنف ابن قیس نے ان کو مختار کا ایک خط دکھایا جس میں اس نے اپنی نبوت کا ذکر کیا تھا۔ ابوداؤد نے سنن میں عبیدہ بن عمر سے نقل کیا ہے کہ مختار ان مدعیان نبوت کا سردار تھا۔ یہ مختار ۶۰ھ میں مارا گیا اور منجملہ ان کے حارث کذاب ہے جو خلافت عبد الملک بن مروان میں نکلا اور مارا گیا۔"

غلام احمد قادیانی کا یہ بھی حال سنا گیا ہے کہ وہ اپنے مریدوں میں بیٹھ کر دعویٰ کیا کرتا ہے

کہ جبریل میرے سامنے کھڑے ہیں جو کچھ مجھ سے کہتے ہیں میں وہی لوگوں کو سناتا ہوں۔

اس الزام کے جواب میں شاید قادیانی یا اس کے حواری یہ دو عذر پیش کریں۔ اول یہ کہ ہر چند قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے مگر اس کے ساتھ یہ بھی کہہ دیا ہے کہ اس نبوت کا دوسرا نام محدثیت ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی نبوت کے دعوے سے محدثیت کا دعویٰ مراد ہے نہ حقیقۃً اور معنیً نبی ہونے کا دعویٰ۔ اس میں اس پر زیادہ سے زیادہ الزام قائم ہوتا ہے تو یہ ہوتا ہے کہ اس نے اپنے حق میں لفظ نبی کا اطلاق کیا اور اس میں الفاظ نصوص مذکورہ کا خلاف کیا نہ یہ الزام کہ وہ حقیقۃً نبوت کا مدعی ہے۔

عذر دوم یہ کہ ان احادیث میں ان لوگوں کو دجال و کذاب کہا گیا ہے جو نبوت خاتم النبیین کے مقابلہ میں نبوت کا دعویٰ کریں اور مستقل نبی کہلاویں جیسے مسیلمہ کذاب اور اسود وغیرہ سے وقوع میں آیا ہے اور قادیانی تو نبوت مستقلہ کا دعویٰ نہیں کرتے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے ساتھ دعویٰ نبوت کرتے ہیں۔ لہٰذا وہ ان احادیث کے مصداق نہیں ہو سکتے اور نہ دجال کذاب کہلانے کے مستحق ہیں۔ ان دونوں عذر سے پہلے عذر کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ قادیانی نے یہ بات کہہ دی ہے کہ جس نبوت کا اس کو دعویٰ ہے اور اس کا دروازہ قیامت تک کھلا رہے گا۔ اس کا دوسرا نام محدثیت ہے اور اسی محدثیت کے معنی سے نبوت کا وہ مدعی ہے مگر ساتھ اس کے اس نے محدثیت کے معنی ایسے بیان کیے ہیں اور اس کی حقیقت کی ایسی تشریح کر دی ہے کہ اس سے بجز نبوت اور کچھ مراد نہیں ہو سکتا۔

اس کی عبارت توضیح مرام میں جو بصفحہ ۱۴ منقول ہے صاف تصریح ہے کہ محدث جزئی طور پر ایک نبی ہی ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے۔ امور غیبیہ

لہ جبرائیل کے سامنے کھڑے ہونے سے آپ کی مراد یہ ہے کہ جبرائیل کی عکسی تصویر کھڑی ہے نہ ذات جبرائیل کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول جبرائیل سے وہ عکسی تصویر مراد لیتے ہیں یا شاید اپنے پاس جبرائیل کا بذاتِ خود آنا جائز رکھتے ہوں مگر یہ آپ کے اس اصول کے برخلاف ہے کہ جبرائیل اپنے ہیڈ کوارٹر سے جدا نہیں ہوتا۔

اس پر کھوے جاتے ہیں اور بعینہٖ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے اور انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئیں باآواز بلند ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے اور نبوت کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ امور متذکرہ بالا اس میں پائے جائیں۔

الی قال ان النبی محدث والمحدث نبی باعتبار حصول نوع من انواع النبوۃ۔

جس سے صاف اور قطعی طور پر ثابت ہے کہ آپ کے نزدیک محدث کے وہی معنی اور اس کی وہی حقیقت ہے جو نبی کے معنی اور حقیقت ہے۔ اور محدث اور نبی آپ کے نزدیک صدق و تحقق میں مساوی ہیں۔ یا نبی عام ہے اور محدث ایک نوع خاص۔ اور اس سے یقینی نتیجہ نکلتا ہے کہ آپ نے صرف لفظی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور اس میں صرف لفظی غلطی کا ارتکاب نہیں فرمایا بلکہ آپ معنی نبوت کو اپنی ذات شریف میں متحقق سمجھتے ہیں اور حقیقۃً اور معنیً نبی ہونے کے مدعی ہیں۔ اور عبارت منقولہ صفحہ ۸، ایس آپ کا مرسل رسول کہلوانا بھی اس کا موید ہے۔

دوسرے عذر کا جواب یہ ہے کہ نبوت جس کے مدعی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کہا ہے نبوت مستقلہ سے مخصوص نہیں یہ تخصیص نہ احادیث مذکورہ میں وارد ہے اور نہ اور کہیں اس کا وجود ہے۔ اور اطلاق نصوص مذکورہ سے صاف ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت غیر مستقلہ کا مدعی بھی ویسا ہی دجال وکذاب ہے جیسا کہ مدعی نبوت مستقلہ۔ اور ابو داؤد کی حدیث مذکورہ اپنے سیاق و صراحت سے بتا رہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسے نبی بھی نہ ہوں گے جیسے بنی اسرائیل میں ہوتے تھے جو نئی شریعت لاتے بلکہ پچھلی شریعت کی پیروی کرتے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی نبیوں کو ذکر فرما کر اپنے بعد نبی آنے کی نفی کی ہے۔

اس حدیث کا سیاق اور احادیث سابقہ کا اطلاق صاف بتا رہا ہے کہ اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے اور نبی کہلائے گو دعوائے استقلال نبوت نہ کرے بلکہ پیروی خاتم النبیین کا مدعی ہو وہ دجال وکذاب ہے اور احادیث مذکورہ کا مصداق۔ قادیانی صاحب ان احادیث کے اطلاق و سیاق میں بلا دلیل تخصیص کریں گے اور نبی غیر مستقل کہلا کر ان احادیث کے مضمون سے اپنے آپ کو مستثنیٰ قرار دیں گے تو یہ ان کے دجال

ہونے پر ایک اور دلیل قائم ہوگی۔

علاوہ بریں قادیانی کا یہ دعویٰ اتباعِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور عدم استقلال دعویٰ رسالت بھی چند روز تک ہی معلوم ہوتا ہے۔ جب آپ کا یہ دعویٰ نبوت تبعی غیر استقلالی آپ کے مریدوں میں بلا خلاف مانا گیا تو دعویٰ نبوت مستقلہ بھی آپ سے بعید نہیں ہے۔ جیسا کہ مختار سے وقوع میں آیا تھا۔ چنانچہ فتح الباری کی عبارت میں گزرا اور ایسا ہی دجال موعود سے وقوع میں آئے گا۔ چنانچہ طبرانی کی روایت میں ہے۔ واما الذی یدعیہ فانہ یخرج اولا فید عی الایمان والصلاح ثم یدعی النبوۃ ثم یدعی الالٰہیۃ کما اخرج الطبرانی من طریق سلیمان ابن شہاب قال نزل علی عبد اللہ ابن المعتمر وکان صحابیاً فحدثنی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال الدجال لیس بہ خفاء یجیئی من قبل المشرق فید عوا الی الدین فیتبع ویظہر فلا یزال حتی یقدم الکوفۃ فیظہر الدین والعمل بہ فیتبع و یحث علی ذلک ثم یدعی انہ نبی فیفزع من ذلک کل ذی لب ویفارقہ فیمکث بعد ذلک فیقول انا اللہ فتغشی عینہ وتقطع اذنہ ویکتب بین عینیہ کافر (فتح الباری)

”دجال پہلے لوگوں کو دینِ اسلام کی طرف بلائے گا جب لوگ اس کے اس دعوے کے سبب پیرو ہو جائیں گے اور کوفہ وغیرہ میں اس کا تسلط اور تغلب ہو جائے گا تو وہ پھر دعوائے نبوت کرے گا جس سے عقلمند لوگ گھبرائیں گے اور اس سے جدا ہوں گے پھر وہ دعوائے خدائی کرے گا اس وقت اس کی آنکھ پر جھلی پیدا ہوگی یعنی وہ کانا ہوگا اور اس کی پیشانی پر لفظ کافر لکھا جائے گا۔“

ایسا ہی قادیانی سے ڈر لگتا ہے کہ اب تو اس کو دعوائے نبوت تبعی ہے۔ پھر دعوائے نبوت مستقلہ ہوگا۔ پھر دعوائے الوہیت۔ یہ گمان آپ کے حق میں بلا برہان نہیں ہے۔ آپ کے سابق حالات اس گمان پر روشن دلائل ہیں۔

زمانۂ تالیف براہین احمدیہ میں آپ نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ جو پیشین گوئی غلبۂ دین اسلام حضرت مسیح علیہ السلام کے حق میں وارد ہے۔ حضرت مسیح اس کے ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہیں اور ہم

(خود بدولت) روحانی اور معقولی طور پر اس کے مصداق ہیں اور فرمایا تھا کہ جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا اس پیشین گوئی میں وعدہ کیا گیا ہے وہ غلبہ حضرت مسیح علیہ السلام کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب آپ دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تب آپ کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع اقطار عالم میں پھیل جائے گا (دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۸ جلد ۴) یہ بات آپ کی مسلمانوں میں مانی گئی تو آپ اب یہ فرماتے ہیں کہ مسیح گذر گئے گزرے اور مر گئے۔ اب وہ دنیا میں نہیں آسکتے اور جو پیشنگوئیاں مسیح کے حق میں وارد ہیں وہ سر بسر آپ کے حق میں ہیں اور آپ ہی ان کے مصداق ہیں۔ پس اگر ایسا ہی چند روز کے بعد دعوائے نبوت مستقلہ بلکہ الوہیت کاملہ آپ سے ظہور پاوے تو کون سے تعجب کا محل ہے۔

اس دعوائے نبوت مستقلہ کرنے کا زمانہ آئندہ میں آپ کی نسبت کوئی گمان نہ کرے تو وہی نبوت تبعی اور جزئی (جس کے اب آپ برملا مدعی ہیں) آپ کے دجال ہونے کے لیے کافی دلیل ہے۔ نصوص مذکورہ صاف فیصلہ کرتے ہیں کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعوائے نبوت کرے (محدث ہی کیوں نہ کہلاتا ہو) وہ دجال و کذاب ہے۔

اس میں بھی کسی کو اشتباہ رہے تو اس کی فہمائش کے لیے صحیح مسلم کی دوسری حدیث اس کے دجال ہونے پر کافی دلیل ہے۔ اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ جو شخص ان کو ایسی باتیں (یعنی دین کے متعلق) سناوے جو ان کے بزرگوں سے نہ پہنچی ہوں تو وہ دجال ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ قادیانی اصول دین اور مسائل اعتقادیہ میں ایسی باتیں کہتا اور قرآن و حدیث کے ایسے معنی بیان کرتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کبار کے خواب میں بھی نہ آئے تھے اور نبوت ختم شدہ کو نبوتِ کلی اور تشریعی سے مخصوص کرنا اور نبوت جزئی وغیر تشریعی کو اپنے لیے تجویز کرنا اسی قسم سے ہے پھر اس کے دجال و کذاب ہونے میں کیا شک ہے۔

قادیانی نے جو اپنے عقیدہ کفریہ بدعیہ پر حدیث مبشرات سے استدلال کیا ہے وہ اس کے عقیدہ کا مثبت نہیں ہو سکتا بلکہ اس کی بے علمی و نافہمی پر ایک روشن دلیل ہے۔ اس حدیث میں مبشرات یعنی مومنوں کے سچے خوابوں کو نبوت کا ایک جزو[1] قرار دیا ہے نہ ایک نوع نبوت یا جزئی نبوت

---

[1] چنانچہ بخاری کی حدیث مرفوع میں آیا ہے کہ مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے (باقی بر صفحہ)

اور یہ ظاہر ہے اور ادنیٰ اہل علم کو معلوم ہے کہ جزو اور ہے جزئی اور ۔ کسی چیز کی جزو پر اس کے کل کا حقیقۃً اطلاق نہیں ہو سکتا اور جزئی پر کلی کا اطلاق حقیقۃً ہوتا ہے ۔ جزئی میں کلی کا پورا تحقق ہوتا ہے ۔ ایسا ہی نوع میں جنس مع فصل پوری پائی جاتی ہے بلکہ خارج اور نفس الامر میں جزئی ہی موجود اور اپنی کلیات کا کل ہوتی ہے اور کلیات اس کے اجزاء ہوتے ہیں ۔ اور یہ امور جزو میں پائے نہیں جاتے نہ ان میں کل کا پورا تحقق ہوتا ہے ۔ نہ وہ کل کا کل ہوتی ہے لہذا کوئی عقلمند جزو کو جزئی یا کلی کا ایک نوع نہیں کہہ سکتا ۔ مثلاً حقیقت انسان کی جزو حیوان کو کوئی شخص انسان نہیں کہہ سکتا اور نہ اس کو جزئی انسان یا ایک نوع انسان قرار دے سکتا ہے (۲) کوئی شخص صرف شکر یا سرکہ کو سکنجبین نہیں کہہ سکتا اور نہ ان اجزاء کو سکنجبین کا ایک قسم قرار دے سکتا ہے ۔ قادیانی نے اپنی بے علمی اور نافہمی سے اس بات کو نہیں سمجھا اور جزو نبوت کو نوعِ نبوت اور نبوت جزئی قرار دیا ہے اور انکار نصوص ختم نبوت کا ارتکاب کیا ۔ ریاست بھوپال کا ملازم محمد احسن امروہی جو قادیانی کو علوم و حقائق کا دریائے ناپیدا کنار سمجھا اور اپنے رسالہ اعلام میں اس کے حق میں لکھ چکا ہے ۔ ولا ینتھی بحرہ الذی لاساحل لہ وہ اس بات کو غور سے سمجھے ۔ اور اب بھی اس کو بے علم سمجھ کر اس کے اتباع سے ہاتھ اٹھائے ورنہ تھوڑے دنوں کے بعد وہ سخت پچھتائے گا اور آخر اس کی کی اتباع سے دست بردار ہو جائے گا ۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ۔

اور قادیانی کا حضرت عیسیٰ مسیح کا سولی پر چڑھایا جانا تجویز کرنا نص قرآن وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ سے انکار ہے اور اس میں آپ نے نیچریوں کی تقلید کی ہے جو عیسائیوں کے مقلد ہیں ۔ تفسیر نیچری[1] نکالو اور اس امر کی تصدیق کر لو ۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) اور ابن ابی حاتم کی روایت میں ہے کہ نبیوں کے خواب وحی ہیں یعنی وحی نبوت کا ایک نوع ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرق کرنا اور مومنوں کے خواب کو جزو نبوت اور نبیوں کے خواب کو وحی (یعنی نوع وحی نبوت) قرار دینا صاف مشعر ہے کہ مومنوں کے خواب نبوت نہیں ہیں ۔ بلکہ وہ جزو نبوت ہیں ۔ قادیانیو! سمجھو! سمجھ نہ ہو تو کسی اہل علم سے دریافت کرو ۔

[1] سر سید احمد خان کی تفسیر جو خود کو نیچر کا متبع کہتے تھے جس کی وجہ سے ان کو نیچری کہا جاتا تھا (ع ۔ ح)

ایسا ہی قادیانی کا حضرت مسیح کے معجزات سے بتاویل انکار کرنا قرآن کا انکار کرنا ہے۔

اور ان کی تاویلات میں نیچریوں کا اتباع ہے۔ اس بات میں قادیانی کا قانونِ قدرت سے استشہاد کرنا بھی اسی اعتقادِ نیچریت کو ظاہر کرتا ہے۔ انسان کا تجربہ اور مشاہدہ خدا تعالیٰ کی قدرت کا قانون نہیں ہو سکتا اور اس کی قدرت انسان کے تجربہ و مشاہدہ میں محدود نہیں ہو سکتی۔ اس بات کا قادیانی خود پہلے مقر ہو چکا ہے اور اپنی کتاب سرمۂ چشم آریہ کے صفحہ ۷ وغیرہ میں اپنے تجربہ کو قانونِ قدرت خداوندی قرار دینے کو کفر و بے ادبی و بے ایمانی کہہ چکا ہے۔

اور قادیانی کا بعض احادیث صحیحین کو موضوع کہنا بدعت و ضلالت ہے اور ان تمام اہلِ اسلام کے مخالف جو احادیث صحیحین کو مانتے ہیں۔ حجۃ اللہ بالغہ میں ہے۔ اما الصحیحان فقد اتفق المحدثون علی ان جمیع ما فیہما من المتصل المرفوع صحیح بالقطع و انہما متواتران الی مصنفیہما وانہ کل من یہون امرہما فہو مبتدع یتبع غیر سبیل المومنین (حجۃ اللہ البالغہ ص)

"صحیحین کی مرفوع و متصل حدیثوں کے صحیح ہونے اور ان کتب کے مؤلفوں تک بتواتر پہنچ جانے پر محدثوں کا اتفاق ہو چکا ہے۔ اور اس امر پر ان کا اتفاق ہے کہ جو شخص ان کی شان کی توہین کرے وہ بدعتی ہے۔ مومنوں کی راہ کے مخالف راہ کا پیرو۔"

اور قادیانی کا کشف کے ذریعہ سے حدیث صحیح بخاری کو موضوع قرار دینا اور بھی گمراہی ہے۔ غیر نبی کا کشف و الہام حجت شرعی نہیں ہے چنانچہ شرح عقائد نسفی میں بصفحہ ۵۴ ہے۔

والالہام المفسر بالقاء معنی فی القلب بطریق الفیض لیس من اسباب المعرفۃ بصحۃ الشیٔ عند اہل الحق۔

"الہام جس کی تفسیر یہ ہے کسی کے دل میں بطور فیض کچھ القاء ہو۔ اہلِ حق (یعنی اہلِ سنت) کے نزدیک حقیقتِ اشیاء کے علم و معرفت کا وسیلہ نہیں ہے۔"

ایسا ہی تلویح وغیرہ کتب اصول میں ہے۔ تو پھر وہ ایک حجت شرعی (یعنی حدیث صحیح) کا مبطل کیونکر ہو سکتا ہے۔ وہ خود اپنی صحت و قبولیت میں توافق قرآن و حدیث کا محتاج ہے۔

اور قادیانی کا حدیث کو مفسر قرآن نہ ماننا ضلالت اور اہلِ بدعت کی علامت ہے اہلِ سنت

میں مسلّم ہے کہ حدیث قرآن کی تفسیر ہے اور اس کے اجمال کی مُبیّن۔

سنن دارمی کے صفحہ ۷۶ میں باب السُّنّۃ قاضیۃ علی کتاب اللہ عقد کیا ہے اور اس میں ایک حدیث مرفوع نقل کی ہے۔ پھر بعینہٖ یہ قول امام یحییٰ ابن کثیر سے نقل کیا ہے اور اس کے صفحہ ۲۸ میں حضرت عمرؓ سے نقل کیا ہے۔ عن عمر ابن الخطابؓ قال انہ سیاتی ناس یجادلونکم بشبہات القرآن فخذوھم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بکتب اللہ۔

"لوگ قرآن کی متشابہ آیات یعنی جن کی کئی وجوہ سے تفسیر ہو سکتی ہو تمھارے سامنے پیش کریں گے۔ تم ان کو احادیث نبویہ سے پکڑنا۔ کیونکہ قرآن کو بہتر جاننے والے اہل حدیث ہیں۔"

اور امام شعرانی نے منہج میں کہا ہے۔ اجتمعت الامۃ علی ان السنۃ قاضیۃ علی کتاب اللہ۔

"امتِ محمدیہ کا اس پر اتفاق ہے سنت کتاب اللہ کی وجوہات مختلف کا فیصلہ کرنے والی ہے۔"

اور قادیانی کا اپنے اتباع کو مدار نجات ٹھہرانا اور اس سے انکار کو موجب ہلاکت کہنا بھی سخت گمراہی ہے اور اس میں بھی اس کا اپنے حق میں درپردہ نبوت کا دعویٰ ہے کیونکہ یہ دعویٰ صرف انبیاء علیہم السلام کو پہنچتا ہے جو سوء خاتمہ سے مامون ہیں۔ دوسروں کو ولی کیوں نہ ہوں اپنی نجات وحسن خاتمہ کا یقین نہیں ہے تو وہ دوسروں کو نجات کا یقین کیونکر دلا سکتے ہیں۔

صحیح بخاری میں اکابر صحابہؓ سے مروی ہے کہ وہ اپنے اوپر نفاق کا ڈر رکھتے تھے چنانچہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے۔ قال ابن ابی ملیکۃ ادرکت ثلٰثین من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلھم یخاف النفاق علی نفسہ۔ (صحیح بخاری ص)

"اسود نے کہا میں نے تیس اصحاب نبوی کو پایا یعنی دیکھا وہ سب کے سب اپنے حق میں نفاق کا ڈر رکھتے تھے۔"

لہ یعنی حدیث قرآن مجید کی مختلف وجوہات کا فیصلہ کرنے والی ہے۔

اور مشکوٰۃ میں حضرت عثمانؓ سے مروی ہے کہ آپ مقبرہ میں جاتے تو اتنا روتے کہ آپ کی ڈاڑھی تر ہو جاتی۔ اسی نظر سے علمائے اسلام نے کہا ہے کہ ایمان بین الرجاء والخوف چاہیے۔

شرح عقائد کے صفحہ ۲۳۷ میں ہے۔ والامن من اللہ تعالیٰ کفر لانہ لا یامن مکر اللہ الا القوم الخاسرون۔

"خدا کے مواخذہ سے بے خوف ہو جانا کفر ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے۔ خدا تعالیٰ سے وہی لوگ بے ڈر ہوتے ہیں جو خسارہ میں ہیں۔"

اور اس کے صفحہ ۲۲۱ میں ہے۔ لا یبلغ الولی درجۃ الانبیاء لان الانبیاء معصومون مامونون من سوء الخاتمۃ (شرح عقائد)

"ولی انبیاء کے درجے کو نہیں پہنچتے کیونکہ انبیاء خاتمہ برا ہونے سے با امن ہوتے ہیں۔"

اور شرح فقہ اکبر میں ہے۔ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مات علی الایمان و لیس ہذا فی اصل شارح تصدیٰ لہذا المبحث لکونہ ظاہرا فی معرض البیان ولا یحتاج ذکرہ لعلوہ فی ہذا الشان ولعل مرام الامام علی تقدیر صحۃ ورود ہذا الکلام انہ صلی اللہ علیہ وسلم من حیث کونہ نبیا من الانبیاء وہم کلہم معصومون عن الکفر فی الابتداء والانتہاء نعتقد انہ مات علی الایمان واما غیرہ من الاولیاء والعلماء والاصفیاء بالاعیان ولا نجزم بموتہم علی الایمان وان ظہر منہم خوارق العادات وکمال الحالات وجمال انواع الطاعات فان مبنی امرہ علی الایمان وھو مستور علی افراد الانسان ولہذا کانت العشرۃ المبشرۃ واما لہم خائفین من انقلاب احوالہم وسوء اعمالہم فی مآلہم (شرح فقہ اکبر)

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہے۔ اس مسئلہ کا بیان اہم مقام میں اس امر کے اظہار کی غرض سے ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ نبی ہیں اور نبی سب کے سب ابتداء عمر سے انتہاء تک کفر سے محفوظ ہوتے ہیں۔ لہذا ہم یقین رکھتے ہیں کہ آپ کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہے۔ ان کے سوا اور ولیوں کے ایمان پر خاتمہ ہونے کا ہم یقین نہیں کر سکتے اگرچہ ان سے کرامات وکمال حالات اور انواع طاعات ظاہر

ہوں کیونکہ یہ یقین تب ہو جب کہ ان کا ایمان یقینا ثابت ہو۔ اور یہ ایمان لوگوں پر مخفی رہتا ہے۔ اسی وجہ سے عشرہ مبشرہ اور ان کے امثال اصحاب سوء خاتمہ سے ڈرتے رہے"

اور جب اکابر اولیا کو یہ دعویٰ نہیں پہنچتا تو مرزا قادیانی کو (جو عقائد اور اقوالِ مذکورہ کی نظر سے دائرۂ اسلام اہل تسنن سے خارج ہے اور اس اعتقاد و اقوال کے ساتھ اس کا ولی ہونا ممکن نہیں ہے) یہ دعویٰ کب زیبا ہے۔

اور قادیانی کا یہ کہنا کہ اعتقاد حیات مسیح علیہ السلام شرک کا ستون ہے۔ ان تمام صحابہؓ و تابعین و تبع تابعین ائمہ مجتہدینؒ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے اس وقت تک کے عام مسلمین کو جو حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ سمجھتے ہیں اور قیامت سے پہلے ان کے نزول کے معتقد ہیں مشرک بنانا ہے اور یہ امر جیسا کفر ہے محتاج بیان نہیں ہے۔

اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ جو کچھ ہم نے سوالِ سائل کے جواب میں کہا اور قادیانی کے حق میں فتویٰ دیا وہ صحیح ہے۔ کتاب و سنت و اقوال علماء امت اس کی صحت پر شاہد ہیں۔ اب مسلمانوں کو چاہیے کہ ایسے دجال، کذاب سے احتراز اختیار کریں اور اس سے وہ دینی معاملات نہ کریں جو اہلِ اسلام میں باہم ہونے چاہئیں نہ اس کی صحبت اختیار کریں اور نہ اس کو ابتداءً سلام کریں اور نہ اس کو دعوتِ مسنون میں بلاویں اور نہ اس کی دعوت قبول کریں اور نہ اس کے پیچھے اقتدا کریں اور نہ اس کی نماز جنازہ پڑھیں۔ اگر انہیں اعتقادات و اقوال پر یہ رحلت کرے۔ واللہ الموفق للعمل والقبول۔



الراقم العاجز سید محمد نذیر حسین[1]

جواب صحیح ہے ...... حسبنا اللہ بس حفیظ اللہ[2]

---

[1] یہ حضرت شیخ الکل کے بقلم خود دستخط ہیں۔ (از مرتب فتویٰ ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ)

[2] مولانا حفیظ اللہ خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت میاں صاحب سید نذیر حسین صاحب مرحوم کے سمدھی تھے۔

تصدیق علماء دہلی و آگرہ و عرب و حیدر آباد و بنگال وغیرہ بلاد

لاریب فی ان القادیانی الغبی الغوی ابتدع بدعۃ ضلالۃ وابرز فی تحریراتہ سفاھۃ وجہالۃ وزاد فی قلبہ وعقیدتہ مرضا وعلالۃ وقد حرف عن مواضعہ الکلم والنصوص وانکر ماھو من ضروریات الدین فھو وامثالہ من سرقۃ الدین واللصوص انی لاشک ان ھذا من الدجالین الکذابین والشیاطین الملاعین تاب اللّٰہ علیہ او ابتلاہ بالعذاب المھین۔ آمین یا رب العالمین۔

"اس میں شک نہیں کہ قادیانی کج رو۔ بلید نے بدعت ضلالت نکالی ہے اور اپنی تحریرات میں حماقت ظاہر کی ہے اپنے حال اور اعتقاد میں بیماری بڑھالی ہے۔ کلمات شارع اور نصوص کی تحریف کی ہے اور ان باتوں کا جو دین سے بداہتًا ثابت ہیں انکار کیا ہے۔ وہ اور اس جیسے لوگ دین کے چور ہیں اور وہ دجالین، کذابین اور ملعون شیاطین سے ہیں۔ خدا اس کو توبہ کی توفیق دے یا ذلیل کرنے والے عذاب میں مبتلا کرے"

محمد عبد الجبار عمرپوری مدرس آگرہ سکول

لاشک فی ان من اعتقد ما بین فی جواب المجیبین الذین صرحوا مطالب ذلک المعتقد فھو ملحد لان ذالک المعتقد منکر اکثر ظواھر الشرع وحکم مثل المنکر مما لا یخفی۔

"اس میں شک نہیں کہ جو شخص ان باتوں پر اعتقاد رکھے جو فتوے میں مذکور ہیں۔ وہ ملحد ہے۔ کیونکہ ایسا اعتقاد رکھنے والا اکثر اعتقادات ظاہر شریعت کا منکر ہے اور اس کا حکم مخفی نہیں ہے۔"

کتبہ احمد حسن دہلوی کلکٹر حیدر آباد دکن

طریقۃ ھذا الدجال طریقۃ ضالۃ یشھد علی ردھا النصوص۔ تمت

اصاب من اجاب عفی اللہ عنہ۔

"اس دجال کا طریق گمراہی کا طریق ہے اس کا نصوص کو رد کرنا اس پر گواہ ہے۔ اس کے حق میں جو جواب لکھا ہے وہ درست ہے۔"

اسحاق بن عبد الرحمن عربی

الجواب صحیح (جواب صحیح ہے)

محمد بن حسن بن احمد عربی

کل الجواب صحیح لاریب فیہ ومن انکر فھو ملحد زندیق۔

"جواب سب کا سب صحیح ہے اس میں کوئی شک نہیں جو اس کے مضامین کا منکر ہے وہ ملحد اور چھپا زندیق ہے"

الوعبید المناق محمد عبد الرحمٰن

الحق لا یتجاوز عما فی ھذہ الاوراق فما ذا بعد الحق الا الضلال۔

"حق اس بیان سے متجاوز نہیں جو ان اوراق میں ہے پھر حق چھوڑ کر بجز باطل کیا ہوگا۔"

سید محمد ابوالحسن ۱۳۰۵ سید محمد عبد السلام

ھذا حکم صحیح لاریب فیہ (اس فتوے کا حکم صحیح ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں)

سید احمد شاہ پوری

من اعتقد ما فی السوال لاریب فیہ انہ مضل وضال وکذاب مفسد دجال لیس فی ردتہ وزندقتہ وکفرہ مقال قاتلہ اللہ المتعال۔

"جس کا یہ اعتقاد ہو جو سوال میں مندرج ہے اس کی نسبت کوئی شک نہیں کہ وہ خود گمراہ ہے اوروں کو گمراہ کرنے والا۔ کذاب ہے دین میں فساد ڈالنے والا اس

کے چھپے مرتد ہونے اور کفر میں کوئی گفتگو نہیں، خدا اس کو ہلاک کرے۔"

حررہ الراجی رحمۃ اللہ ابوعبداللہ محمد فقیر اللہ الکٹھوی شاہ پوری

اقول بتوفیق اللہ الوھاب انہ لاریب فی صحۃ ھذا الجواب وانہ لاشک فی کفر مرزا الکذاب۔

"میں خدا وہاب کی توفیق سے کہتا ہوں کہ اس جواب کی صحت میں کوئی شک نہیں اور نہ اس کذاب قادیانی کے کفر میں شک ہے۔"

محمد یوسف

جس شخص کے ایسے عقائد اور اقوال ہوں اس کے کفر میں کچھ شبہ نہیں فقط ۱۲

قادر علی عفی عنہ

حضرت استاذنا وشیخنا وشیخ الاسلام مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی ادام اللہ برکاتہ نے جو کچھ زیب رقم فرمایا ہے مجھے اس سے دلی اتفاق ہے۔

محمد حسین بٹیالوی

جواب صحیح اور درست ہے

محمد الطاف حسین عفی عنہ — محمد یحییٰ ابوالحسنات — محمد کرامت اللہ — عبدالکریم

ابو محمد عبدالعزیز — ابوالفضل محمد نصیرالدین — ابوالفضل محمد عبدالرحمٰن — محمد ذکریا عفی عنہ

ابو محمد ثابت علی — خادم العلماء محمد عیسیٰ — محمد بنیامین خان

افاد المجیب و اجاد۔ مجیب نے اس جواب سے لوگوں کو فائدہ پہنچایا اور جواب کھرا دیا۔

ابو اسمٰعیل یوسف خانپوری

اصاب المجیب ۔"جواب دینے والے نے درست کہا ہے"۔

محمد سراج الدین

الجواب صحیح والمجیب نجیح "جواب صحیح ہے اور مجیب رستگار"

محمد

مرزا قادیانی کی بعض تصنیف فقیر کی نظر سے گزر چکی تھی۔ فی الحال یہ سوال و جواب سنا گیا۔ بیشک مرزا قادیان اہلِ اسلام سے خارج ہے اور سخت ملحد اور ایک دجال دجالون مخبر عنہا سے ہے اور پیرو اس کے گمراہ ہیں۔ فقط

فقیر مسعود دہلوی
سجادہ نشین نقشبندیہ خلیفہ امام علی شاہ مرحوم ۔ رمٹر چھٹر ۔ پنجاب

الجواب صحیح "یہ جواب صحیح ہے"

حبیب احمد

من اعتقد مافی السوال لاشک انہ دجال۔ جس کا یہ اعتقاد ہو جو سوال میں ہے وہ بلاشک دجال ہے۔

فتح محمد فتحپوری مدرس دہلی

ومن کان اعتقادہ مخالفا لاھل السنۃ والجماعۃ فھو بلاریب خارج عنہ سیما من کان اعتقادہ مما ھو فی ھذا السوال مرقوم فھو قطعاً زندیق و مرتد۔

"جس شخص کا اعتقاد اہل سنت و جماعت سے خارج ہو وہ بلاریب ان کی جماعت سے خارج ہے اور خاص کر جس شخص کا یہ اعتقاد ہو جو سوال میں مرقوم ہے وہ قطعاً چھپا کافر و مرتد ہے"

محمد امان اللہ

ان کان کذا فکذا۔ اگر قادیانی نے ایسا کہا ہے جو سوال میں ہے تو اس کا یہی حکم ہے جو جواب میں ہے کہ وہ دجال و کذاب ہے اور پابندی اسلام سے خارج ہے۔

حررہٗ عبد القادر

الجواب صحیح والمجیب نجیح۔ "جواب صحیح ہے اور مجیب رستگار"۔

محمد عثمان

حقیقت میں ایسا شخص منجملہ ان دجالوں کے ایک دجال مگر بڑا بھاری دجال بلکہ اس کا عم و خال ہے اس زمانہ کی کیا خصوصیت ہے۔ اسی ملک پنجاب میں کہ جہاں کا ہیولیٰ بڑا قابل ہے۔ لوگوں کی سادہ لوحی اس بات کی تقتضی رہتی ہے کہ کوئی نئی صورت پہنائی جاوے۔ مذہب بیکوک، بھی محمد حسین نے فرخ سیر کے عہد میں جاری کیا تھا اور نبوت و ولایت میں ایک مرتبہ مانا اور ایک کتاب بھی گھڑی جس کے سینکڑوں پڑھے لکھے سادہ لوح بھی معتقد ہو گئے تھے۔ ہنود میں بھی آریہ مذہب پنجاب والوں نے جلد قبول کیا۔

سب باتوں سے قطع نظر کیجیے کہ ان احادیث کی تاویل اور آیات کی تاویل جو وہ کرتے ہیں محض جاہلانہ جگڑ بندی ہے جیسا کہ دہری اور عام جہلاء کیا کرتے ہیں مگر جب یہ تاویلات صحیح مان لی جاویں کہ مسیح ابن مریم سے یہ مراد اور قتل خنزیر سے یہ الخ تو پھر میاں قادیانی کو کیا ترجیح ہے کہ وہ مسیح موعود مانا جاوے جس کو نہ علم ہے نہ فضل نہ خاندان نبوت سے ہے۔ اگر مسیحائی کا ایسا ہی بازار گرم ہے تو اور اچھے اچھے شخص اس کے مستحق ہیں مگر معاذ اللہ ان کو اس روٹی کمانے کے دھندے سے کیا کام خدا کی پناہ کہ وہ ایمان ضائع کر کے مریدوں کے ہاں کا حلوہ پوری اڑائیں۔ اگر یہی آزادی اور الحاد کا دریا پنجاب میں موج زن رہے گا تو کوئی شبہ نہیں کہ امروز فردا میں کوئی نبوت[1] کا مدعی بھی کھڑا

---

[1] مولوی عبد الحق صاحب نے اس عبارت کو لکھنے کے وقت تک قادیانی کے وہ رسائل توضیح مرام وازالۂ اوہام نہ دیکھے تھے جن میں قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے (مرتب)

ہو جائے گا اور اس کے بعد کوئی موٹا تازہ دولت والا خدائی کا دعوی کر بیٹھے گا اور قطعاً سینکڑوں پنجابی سادہ لوح ان کے بھی مرید ہو جائیں گے۔ معاذ اللہ اس جہل و خرافات کا کیا ٹھکانا ہے، اللہ قادیانی کو ہدایت نصیب کرے۔

ابو محمد عبد الحق (مؤلف تفسیر حقانی)

علمائے کانپور و علی گڈھ وغیرہ

جس شخص کے یہ اعتقاد اور مقالات ہیں جو سوال میں مذکور ہوئے، وہ بے شک دائرہ اسلام سے خارج اور ملحد و زندیق ہے۔ نعوذ باللہ من شرورہ۔

محمد لطف اللہ　　　محمد عثمان

لما ثبت ان القادیانی ینکر وجود الملائکۃ علی وجہ جاءنا بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وینکر نزول جبرائیل علیہ السلام ویقول ان الملائکۃ عبارۃ عن ارواح السیارات والنفوس الفلکیۃ ویقول ان لیلۃ القدر عبارۃ عن الزمان المظلم الذی ینقطع فیہ البرکات السماویۃ ویقول نزول عیسیٰ ابن مریم ورفعہ الی السماء بجسدہ العنصری من المستحیلات ومن الاباطیل ویقول ان المراد بختم النبوۃ ہو ختم تشریع جدید لا ختم مطلق النبوۃ ویقول ان سلسلۃ مطلق النبوۃ جاریۃ غیر منقطعۃ بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم الی یوم القیامۃ ویقول ان المسیح الموعود فی الشریعۃ المحمدیۃ لیس ہو عیسی ابن مریم الذی فات بل الموعود مثیلہ وہو انا الذی انزلنی اللہ فی القادیان وانا الذی نطقت بہ السنۃ والقرآن ویقول المراد بالدجال الذی نطقت بہ السنۃ منکری عقیدتی ویقول ان ظواہر النصوص مصروفۃ عن ظواہرھا وان اللہ تعالیٰ لم یزل یبین مرادہ بالاستعارات والکنایات ومثل ذلک من الاباطیل الخرافات اعاذنا اللہ من کل ذلک فلا شبہۃ عندی

فی کفرہ فھو کافر متعنت معاند للشریعۃ المحمدیۃ یرید ابطالھا سود اللہ وجھہ۔

"چونکہ یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ قادیانی وجود ملائکہ کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا ہے منکر ہے اور نزول جبرئیل کا منکر ہے اور اس امر کا قائل ہے کہ ملائکہ ستاروں کی ارواح اور نفوس فلکیہ ہیں اور وہ قائل ہے کہ لیلۃ القدر سے وہ تاریک زمانہ مراد ہے جس میں برکاتِ آسمانی منقطع ہو جاتے ہیں اور وہ قائل ہے کہ حضرت عیسٰی کا اپنے جسم سے آسمان پر جانا اور نازل ہونا محال ہے اور وہ قائل ہے کہ ختم نبوت سے نئی شریعت والی نبوت کا ختم ہونا مراد ہے نہ مطلق نبوت کا ختم ہونا اور وہ قائل ہے کہ مطلق نبوت کا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک جاری ہے اور وہ قائل ہے کہ جس مسیح کے آنے کا شریعتِ محمدی میں وعدہ دیا گیا ہے اس سے عیسٰی ابن مریم مراد نہیں جو فوت ہو چکا ہے بلکہ اس کا مثیل قادیانی مراد ہے جس کو خدا نے قادیان میں اتارا ہے اور قائل ہے کہ دجال سے اس کے منکر مراد ہیں اور قائل ہے کہ قرآن و حدیث ظاہر معانی سے پھرا ہوا ہے اور خدا تعالیٰ اپنی مراد کو ہمیشہ استعاروں میں بیان کیا کرتا ہے ایسے ہی اور خرافات باطلہ اس سے ثابت ہو چکے ہیں۔ لہٰذا میرے نزدیک اس کے کفر میں کوئی شک نہیں ہے۔ وہ کافر ہے بدکردار شریعت محمدیہ کا مخالف اس کو باطل کرنا چاہتا ہے۔ خدا اس کا منہ کالا کرے۔"

محمد اسماعیل

ما اتی بہ المجیب فھو حق حقیق بالقبول ولا ریب فی ان القادیانی جاحد لاصول الشریعۃ الغراء المحمدیۃ ومن جاحدھا فلا ریب فی کفرہ اللھم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا ووفقنا لاجتنابہ وانا العبد الکئیب المستغفر للمذنوب محمد ایوب الکولوی صانہ اللہ عن الذنب الجلی والخفی

"جو کچھ مجیب نے بیان کیا ہے وہ حق ہے اور قبول کے لائق ہے۔ اس میں شک نہیں ہے کہ قادیانی شریعت محمدیہ کے اصول کا منکر ہے اور جو ان کا منکر ہوا اس کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ اے خدا تو ہمیں حق کو حق کر کے دکھا اور اس کی پیروی

نصیب کر اور باطل کو باطل کر کے دکھا اور اس سے اجتناب کی توفیق دے۔

میں ہوں بندہ گنہگار بخشش کا خواستگار

محمد ایوب ساکن کول

علمائے بنارس واعظم گڈھ وغیرہ

ہم نے رسالہ فتح اسلام اور توضیح المرام وغیرہ جو مرزا غلام احمد قادیانی کے نام سے چھپے ہیں دیکھے اور ان میں وہ مقالات اور عقائد جو فتوے میں نقل کیے ہیں پائے۔ ہمارے نزدیک ان عقائد کا معتقد اور ان مقالات کا قائل احاطۂ اسلام سے خارج ہے اور دجال کذاب ہے۔

حکیم محمد حسین بنارسی

مجھ کو بھی مولوی حافظ حکیم محمد حسین کی تحریر سے اتفاق ہے۔

محمد عبد الرحمن عفی عنہ (امام مسجد جامع اہلحدیث بنارس)

الجواب صحیح۔ جواب صحیح ہے۔ الجواب صحیح ۔ جواب صحیح ہے۔

محمد عبد المجید حیات محمد عفی عنہ

جس شخص کا ایسا عقیدہ ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ واللہ اعلم

فقیر محمد عبد القادر

جناب مولوی حافظ حکیم محمد حسین صاحب کی تحریر سے مجھ کو اتفاق ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

عبد الغفور ولی اللہ

بے شک ان عقائد کا معتقد دجال وکاذب ہے۔

شہید الدین احمد بنارسی

علمائے آرہ و غازی پور و مہدانواں وغیرہ

مجھے اس جواب کے ساتھ پورا اتفاق ہے بے شک مرزا کے خیال کا آدمی احاطۂ اسلام سے خارج ہے۔ واللہ اعلم۔

ابو الخیر محمد ضمیر الحق الادوی

الجواب صحیح۔ "جواب صحیح ہے۔"

الفتاحین

جواب باصواب ہے۔

محمد اسماعیل

ہم نے جہاں تک اقوالِ مرزا قادیانی کے دیکھے اور سنے ان اقوال کے رو سے قادیانی احاطۂ اسلام سے خارج ہے۔

وصیت علی

میں اس کے ساتھ پورا متفق ہوں

ابو محمد ابراہیم (بانی مدرسہ احمدیہ)

گر مسلمانی ہمیں ست کہ مرزا دارد ۔۔۔ وائے گر در پس امروز بود فردائے

اس جواب سے مجھے اتفاق ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبد الغفار

میں نے ان اوراق کو اول سے آخر تک پڑھا اور مرزا کے عقائد و مقالات کو اس کی اصل
تصانیف میں بھی دیکھا۔ میری رائے میں وہ ضرور ان عقائد و مقالات کی نظر سے دجال و کذاب ہے۔
اور پابندی اسلام و اہل سنت سے خارج ہے۔

کتبہ محمد عبد اللہ غازی پوری

میں بھی اس جواب کے ساتھ پورا اتفاق کرتا ہوں۔

ابو عبد الودود ادریس

علمائے رحیم آباد ضلع دربھنگہ ترہت

الحمد لله القاهر فوق العباد الحافظ لدينه عن شرور الكذابين اهل الفساد
وهو الذي فطر الانام على فطرة الاسلام وجبلهم على الملة الحنفية السمحة
البيضاء وهو ذو الجلال والاكرام ثم ضلوا وتهودوا وتنصروا والحدوا في آياته فبعث
فيهم رسولا منهم ومعجزاته فاسس قواعد الشرع والاركان واوضح لهم سبل
السلام باوضح البيان فرزقوا به السلوك على مناهج الهداية وفازوا باتباعه
معارج السعادة ثم ارتد من ارتد عن دينه وافترى على الله كذبا وكذب
على رسوله فكانوا لجهنم حطبا فاتى الله بقوم اذلة على المؤمنين واعزة على الكفرين
نصروا الحق وحاربوهم وجادلوهم فكبا المفترون على مناخرهم خاسرين منهم
الذين حرفوا الكلم عن مواضعه من بعد ما تحقق فوفق الله من عباد الناصرين
المنصورين على الحق لتفتيش ما لكهم وخرم نطاقهم فاستاصلوا بنيانهم وما
اسسوا ومحوا عن صفحات الدهر اباطيلهم وما تنفسوا الم تر الى الذي يدعى
انه المسيح الموعود ونزوله وما تفوه من المفتريات التي يابى الله عنها ورسوله
كيف اجترى على ذلك وتبوء مقعده من النار فالنصوص في الباب واضحة ليس فيها
من الاسرار فان الاحاديث الواردة في نزول المسيح بعضها لبعض مفسرة نقتل

الانسان ما اکفرہ او لا یری ان فی بعض الاخبار قد ورد لفظ المسیح و فی بعضھا عیسی ابن مریم و فی بعضھا ابن مریم فقط و فی بعضھا عیسیٰ نبی اللہ و فی بعضھا جملۃ و امامکم منکم و تحت حالا فلو کان اطلق المسیح علی سبیل الاستعارۃ فلا معنی لھذہ القیود و التصریحات یا للعجب من اجتراء شرار الخلق الذی یضل الناس فی حلیۃ اھل الصلاح و الدلق فللہ درمن شمر عن ساق جدہ فی ابطال مزخرفاتہ و شید میزدہ لا زالۃ ترھاتہ فانہ اتی بشیٔ عجیب لا یدرکہ الا المدرب اللبیب و جاھدہ مجاھدۃ اللسان و شوش مسلکہ با لقلم و البیان و قعد لہ کل مرصد حتی احجرہ و انھزم عدواللہ و ھرب عن کل مشھد جزاہ اللہ عنا و عن سائر المسلمین خیر الجزاء و افاض علیہ البرکات بکرۃ و عشیا انا العبد المفتقر عبد العزیز۔

”سب تعریفوں کا خدا تعالیٰ مستحق ہے جو تمام بندوں پر غالب ہے۔ اور اپنے دین کا اہل فساد کی شرارتوں سے محافظ۔ وہ جس نے لوگوں کو فطرتِ اسلام پر پیدا کیا اور دین یکسو۔ آسان۔ روشن (اسلام) ان کی جبلت میں رکھا۔ پھر وہ اپنی فطرت کو چھوڑ کر یہودی نصرانی اور ملحدین گئے تو خدا تعالیٰ نے ان ہی میں سے ایک رسول معجزوں کے ساتھ ان میں بھیجا۔ اس رسول نے شرع کے قواعد اور ارکان بنا دیے اور سلامتی کے راستے خوب واضح کر دیے جس کی برکت سے لوگ ہدایت کی راہ چلنے لگے اور آپ کی پیروی سے وہ سعادت کو پہنچے۔ پھر بعض لوگ دین سے پھر گئے اور خدا پر جھوٹ باندھنے لگے اور رسولِ خدا پر افترا کر کے دوزخ کا ایندھن بنے۔ تو خدا نے ایسے لوگوں کو پیدا کیا جو مومنوں کے آگے جھک جانے والے اور کافروں پر غالب آنے والے تھے۔ وہ حق کے مددگار ہوئے۔ اور ان مرتدوں مفتریوں سے لڑے اور جھگڑے۔ وہ مفتری اوندھے کر کے ناک کے بل گرائے گئے اور خسارہ میں پڑے۔ ان میں سے ایسے لوگ بھی ہوئے جو خدا کے کلام کی اس کے ٹھکانے (معانی) سے تحریف کرتے ہیں۔ بعد اس کے کہ وہ کلام ان معانی میں ثابت و متحقق ہو چکا تھا سو خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں

ہے ایسے لوگوں کو جو حق کے مددگار اور خدا کی طرف سے حق پر مدد دیے گئے ہیں۔
ان محرفین کی باتوں کو پراگندہ کرنے اور ان کی کمر بند توڑنے کی توفیق دی پس ان
حقانیوں نے ان کی بیخ و بنیاد اکھاڑ دی اور صفحہ روزگار سے ان کی باطل باتیں مٹا
دیں۔ ان محرفین میں سے تم نے اس شخص کو جو مسیح موعود ہونے کا مدعی ہے نہیں دیکھا
اور اس کی جھوٹی باتوں کو جن سے خدا اور اس کے رسول اپنے کلام میں انکاری ہیں نہیں
سنا اس نے اس افترا پر کیونکر جرأت کی اور اپنے لیے آگ میں جگہ بنائی۔ مسیح موعود
کے باب میں جو نصوص اور احادیث وارد ہیں تو وہ حضرت عیسٰی بن مریم کے حق میں روشن
بیان ہیں۔ جن میں کوئی پوشیدگی نہیں ہے۔

احادیث جو اس باب میں وارد ہیں وہ ایک دوسری کی تفسیر کر رہی ہیں۔ انسان (مدعی
مسیحیت) ہلاک ہو وہ کیا ناشکر ہے (جو ان احادیث میں تحریف کرتا ہے) وہ یہ
نہیں دیکھتا کہ بعض احادیث میں لفظ مسیح وارد ہے بعض میں عیلے بن مریم۔ بعض
میں ابن مریم۔ بعض میں عیسٰی نبی اللہ۔ بعض میں یہ جملہ وارد ہیں۔ کہ حضرت مسیح ایسے
حال میں آئیں گے کہ اس وقت تمہارا امام موجود ہوگا۔ سو اگر مسیح موعود سے نئی قادیانی
بطور استعارہ مراد ہو تو پھر ان قیدوں اور بیانات احادیث کے کوئی معنی نہیں ہیں۔
اس بدترین خلائق کی دلیری سے تعجب ہے کہ یہ فقرا اور اہل صلاح کا لباس پہن کر
مخلوقات کو گمراہ کر رہا ہے۔ جو شخص اس کی ملمع سازیوں کے ابطال کے لیے پنڈلی
کھول کر اور کمر کس کر کوشش کر رہا ہے اس کی یہ نیکی خدا ہی کے لیے ہے وہ اس
کے جواب میں ایسی عجیب بات لایا ہے کہ اس کی خوبی کو بجز ماہر دانشمند کوئی جان نہیں
سکتا۔ وہ اس سے زبانی جہاد کر رہا ہے اور قلم و بیان سے اس کی باتوں کو پراگندہ
کرتا ہے اور ہر ایک گھات میں اس کے مقابلہ کے لیے جما ہوا ہے۔ یہاں تک کہ اس
کو مسلمانوں سے الگ کیا اور خدا کا دشمن ہر ایک میدان سے بھاگ گیا۔ خدا تعالیٰ ایسے
شخص کو ہم سب مسلمانوں کی طرف سے جزا خیر دے اور صبح و شام اس پر اپنی برکات
نازل کرے۔

عبد العزیز رحیم آبادی

هکذا اقولی فیہ واعتقادی وبہ ثقتی وعلیہ اعتمادی۔

"یہی قادیانی کے حق میں میرا قول واعتقاد ہے اور اسی پر میرا وثوق واعتماد ہے"۔

عبدالرحیم رحیم آبادی

علمائے بھوپال وعرب وغیرہ

اسلام خصوصاً مذہب اہلِ سنت میں یہ عقائد ومقالات داخل نہیں ہیں۔ مرزا قادیانی ان عقائد ومقالات کی نظر سے مانند جودیہ وغیرہ اہلِ بدعت کے دجالین کذابین میں داخل ہے اور مرزا کے ان عقائد ومقالات میں پیروان وہم مشربوں کو ذریات دجال کہہ سکتے ہیں اور ایسے عقائد ومقالات کے ساتھ کوئی شخص شرعاً اور عقلاً ولی اور ملہم ومحدث ومجدد نہیں ہو سکتا۔ دلیل اس کی حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی اٰخرالزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اٰباؤکم فایاکم لایضلونکم ولا یفتنونکم (رواہ مسلم)

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ میں دجال وکذاب پیدا ہوں گے جو تم کو ایسی باتیں کہیں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی نہ تمہارے بزرگوں نے۔ ان سے بچے رہنا وہ تم کو گمراہ نہ کر دیں اور بہکا نہ دیں"۔

(مولانا) محمد بشیر سہسوانی [۱]

مجھ کو مولوی محمد بشیر صاحب کی تحریر سے اتفاق ہے بے شک۔ لوگ ایسے ہی ہیں جیسا مولوی صاحب موصوف نے تحریر فرمایا ہے۔ واللہ اعلم۔ مولانا سلامت اللہ جیراجپوری

طریقۃ الکذاب الدجال مرزا قادیانی طریقۃ اھل الضلال لاشک فی ذلک ومن شک فی ضلالہ فھو مثلہ وقد حررت فی رسالۃ ردما افتراہ جازاہ اللہ بما ھو اھلہ۔

---

[۱] حضرت میاں صاحب کے شاگرد تھے اور حضرت سید نواب صدیق حسن خاں صاحب کے ہاں قیام رکھتے تھے۔ آپ کی تصنیف الحق الصریح فی حیات المسیح ہے جو مناظرہ تحریری مرزا قادیانی سے ہوا تھا۔

"کذاب دجال مرزا قادیانی کا طریق گمراہوں کا طریق ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے اور جو اس کے گمراہ ہونے میں شک کرے وہ ویسا ہی گمراہ ہے۔ میں نے اس کے مفتریات (جھوٹی باتوں) کے رد میں ایک رسالہ لکھا ہے خدا اس کو اس کے مفتریات کی سزا دے۔"

علامہ شیخ حسین بن محسن الانصاری عربی یمانی

علمائے لودھیانہ وغیرہ

ھذا الجواب مقرون بالصدق والصواب۔ "یہ جواب راستی اور درستی سے ملا ہوا ہے۔"

مشتاق احمد

الجواب حق والحق یعلوا ولا یعلی۔ "یہ جواب حق ہے اور حق غالب رہتا ہے مغلوب نہیں ہوتا۔"

حورۃ نور محمد

الجواب صحیح۔ "جواب صحیح ہے۔" الجواب صحیح "جواب صحیح ہے۔"

عبد القادر　　　　قربان علی لکھنوی

قد صح الجواب۔ "تحقیق جواب صحیح ہے"　　　　المجیب مصیب۔ "مجیب راستی کو پہنچنے والا ہے۔"

محمد حسن رئیس و سرگروہ اہلحدیث لودھیانہ　　　　نور الدین خان

علمائے امرتسر، سوجانپور وغیرہ

ما قالہ القادیانی خلاف ما قالہ اھل الاسلام۔ "جو کچھ قادیانی نے کہا ہے وہ اہل اسلام کے مخالف ہے"

غلام مصطفیٰ

اس میں کچھ شک نہیں کہ معتقدات مرزا قادیانی کے برخلاف معتقدات اہل اسلام کے ہیں سالہٗ

جل شانہٗ مسلمانوں کو ان کی تسلیم سے محفوظ رکھے۔

عبد اللہ الغنی غلام رسول الحنفی

معتقدات مرزا قادیانی خلاف طریقہ اہل اسلام ہیں۔

انا الراجی رحمۃ اللہ غلام اللہ قصوری

عقائد مرزا باطلۃ واقاویلہ عاطلۃ۔ "مرزا (قادیانی) کے عقائد باطل ہیں اور اس کے اقوال بے کار ہیں۔"

احقر العباد غلام رسول امام مسجد میاں محمد جان مرحوم

ما قال المرزا فھو مخالف لمذھب اھل السنۃ والجماعۃ۔ "مرزا (قادیانی) نے جو کہا ہے وہ اہل سنت و جماعت کے مخالف ہے۔"

غلام محی الدین

بے شک جس شخص کے ایسے اعتقاد ہوں وہ کافر بلکہ اکفر ہے۔

محمد ادریس ابو محمد محمد اسمٰعیل جنجھانوی

ما قال مرزا فی اقوالہ فھو باطل عند اھل الاسلام۔ ان اقوال میں جو مرزا نے کہا ہے اہل اسلام کے نزدیک باطل ہے۔

فقیر حشمت علی

اس کی (یعنی مرزا قادیانی کی) عبارات جو مجھ کو دکھائی گئی ہیں ان کا ظاہری مفہوم خلاف عقائد اہل سنۃ جماعت معلوم ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص صرف ان ظاہری عبارات کا لحاظ کر کے عقیدہ رکھے گا تو وہ خطا کار مخالف اہل سنت جماعت کا ہے۔

ابو عبید احمد اللہ

مواہبِ خاندان حضرت مولوی عبداللہ صاحبؒ غزنوی

رب سدد لسانی واسلل سخیمۃ قلبی واجر قلمی بما تحبُّ وترضی

"اے پروردگار میری زبان کو سیدھا رکھ اور میرے دل کا کینہ کھینچ لے اور میری قلم کو اس بات سے جاری کر جو تو چاہتا ہے اور پسند کرتا ہے۔"

لاریب فیہ ان مدعی الامور المذکورۃ فی السوال مخالف رسول رب العالمین یتبع غیر سبیل المومنین ومن یشاقق الرسول بعد ما تبین لہ الھدیٰ ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولیٰ ونصلہ جھنم وساءت مصیرا۔ متبع فی الاسلام طریقۃ الجاھلیۃ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاٰخرۃ من الخٰسرین۔ من الذین قال فیھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی اٰخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اٰباءکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم رواہ مسلم۔ قال علی القاری فی شرح الفقہ الاکبر ودعوی النبوۃ بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کفر بالاجماع واٰخر خباثۃ الھنود والنصاریٰ اکثرھم فمن اضلھم اللہ علی علم فمن یھدیھم بعد اللہ اسال اللہ الھدیٰ لی ولھم وسائر المسلمین اللھم اھدنا لما اختلف فیہ من الحق باذنک انک تھدی من تشاء الی صراط مستقیم۔

"اس میں شک نہیں کہ ان امور کا مدعی جو سوال میں مذکور ہیں رسولِ خدا کا مخالف ہے۔ اس راہ کا پیرو جو مومنوں کی راہ نہیں۔ اور (خدا تعالیٰ فرماتا ہے) جو شخص رسول خدا کی مخالفت کرے۔ بعد اس کے کہ اس کو ہدایت معلوم ہو چکی ہو۔ اور مومنوں کی راہ چھوڑ کر اور راہ پر چلے ہم اس کو ادھر ہی پھیر دیتے ہیں۔ جدھر وہ پھرتا ہے اور اس کو آگ میں داخل کریں گے اور وہ بری پھرنے کی جگہ ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین شخصوں سے خدا بہت ناخوش ہے۔ ایک وہ جو اسلام میں رہ کر کافروں کا طریق اختیار کرتا ہے۔ اور (خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے) جو شخص بجز اسلام کوئی اور دین اختیار کرتا ہے اس سے وہ دین قبول نہ ہوگا اور وہ آخرت میں ٹوٹا پانے والوں میں ہوگا (یعنی) ان لوگوں میں سے

جن کے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اخیر زمانہ میں دجال کذاب پیدا ہوں گے وہ تمہیں ایسی باتیں سنائیں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی نہ تمہارے بزرگوں نے۔ ان سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ وہ تم کو گمراہ نہ کردیں اور بہکا نہ دیں۔ یہ مسلم کی روایت ہے۔ ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر میں کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاتفاق کفر ہے۔ اس (قادیانی کے چوزے (اتباع) ہنود اور نصاریٰ کے مخنث ہیں۔ بہتیرے ان میں ایسے ہیں کہ خدا نے ان کو باوجود عالم ہونے کے گمراہ کر رکھا ہے۔ خدا کے سوا ان کو کون ہدایت کرے۔ میں خدا سے ان کے لیے اور اپنے لیے اور باقی مسلمانوں کے لیے ہدایت کا سوال کرتا ہوں۔ اے خدا تو ہم کو اپنی مرضی سے حق کی راہ دکھا جس میں اختلاف کیا گیا ہے۔ تو جسے چاہتا ہے سیدھی راہ دکھاتا ہے۔"

عبد الجبار ابن شیخ عبد اللہ الغزنوی

قولی فی صاحب قادیانی ما قالہ شیخ الاسلام ابن تیمیۃؒ حیث قال کما ان خیر الناس الانبیاء فشر الناس من تشبہ بھم من الکذابین وادعی انہ منھم لیس منھم فخیر الناس بعدھم العلماء والشھداء والصدیقون والمخلصون فشر الناس من تشبہ بھم یوھم انہ منھم ولیس منھم انتہی۔ وفی لفظ الحدیث فھؤلاء اذل خلق اللہ تسعر بھم النار یوم القیمۃ عیاذا باللہ۔

"قادیانی کے حق میں میرا وہ قول ہے جو شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کا قول ہے جیسے تمام لوگوں سے بہتر انبیاء علیہم السلام ہیں ویسے ہی تمام لوگوں سے بدتر وہ جھوٹے لوگ ہیں جو نبی نہ ہوں اور نبیوں سے مشابہ بن کر نبی ہونے کا دعویٰ کریں۔ نبیوں کے بعد بہتر وہ لوگ ہیں جو علماء اور شہید اور صدیق اور باخلاص ہوں پس جو ان سے مشابہ بن بیٹھیں اور یہ جتائیں کہ ہم ان ہی میں سے ہیں اور واقعہ میں ایسے نہ ہوں وہ بدترین خلائق ہیں۔ یہ ابن تیمیہؒ کا قول ہے اور حدیث میں آیا ہے وہ لوگ تمام خلائق سے ذلیل تر ہیں ان کو آگ میں جھونکا جائے گا خدا اس سے بچائے۔"

احمد بن عبد اللہ الغزنوی

الحمد لله اما بعد فیقول الراجی الملتجی الی رحمت ربه القوی ابو محمد عبد الصمد الغزنوی ان غلام احمد القادیانی الغوی الغبی صاحب العقیدة الفاسدة والرأی الکاسد ضال مضل زندیق بل هو اضل من شیطانه الذی لعب به وان مات علی ذلک فلا یصلی علیه ولا یدفن فی مقابر المسلمین لان لا یتاذی به اهل القبور۔

"سب تعریف خدا کے لیے ہے اس کے بعد امیدوار اور ملتجی رحمت رب قوی عبد الصمد غزنوی کہتا ہے کہ غلام احمد قادیانی کج رو و بلید جس کا عقیدہ فاسد ہے اور رائے کھوٹی گمراہ ہے۔ لوگوں کو گمراہ کرنے والا چھپا مرتد ہے بلکہ وہ اپنے اس شیطان سے زیادہ گمراہ ہے جو اس سے کھیل رہا ہے۔ یہ شخص اسی اعتقاد پر مر جائے تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے اور نہ یہ مسلمانوں کی قبروں میں دفن کیا جائے تاکہ وہ اہل قبور اس سے ایذا نہ پاویں۔"

عبد الصمد

لاریب ان المرزا القادیانی دجال کذاب زندیق باطنی قرمطی وانه من الذین قال فیهم رسول الله صلی الله علیه وسلم سیخرج فی امتی اقوام تتجاری بهم تلک الاهواء کما یتجاری الکلب بصاحبه لا یبقی منه عرق ولا مفصل الا دخله وانه من الذین قال فیهم رسول الله صلی الله علیه وسلم ان بین یدی الساعة کذابین فاحذروهم۔

"اس میں شک نہیں کہ قادیانی ایک دجال ہے بڑا جھوٹا چھپا مرتد۔ باطنی قرمطی۔ اور وہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ میری امت میں سے ایسے لوگ نکلیں گے جن میں نفسانی خواہشیں (بدعات) ایسا اثر کر جائیں گی جیسا دیوانہ کتا اس شخص میں اثر کرتا ہے جس کو وہ کاٹتا ہے کہ اس کی کوئی رگ یا جوڑ اس اثر سے نہیں بچتا اور وہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے کذاب پیدا ہوں گے ان سے بچو۔"

ابو ادریس عبد الغفور بن محمد بن عبد اللہ الغزنوی

الحمد للہ رب العلمین الرحمن الرحیم۔ ملک یوم الدین۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ اھدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔ آمین۔ اللھم صل علی محمد و آلہ و بارک وسلم۔ یہ مسئول عنہ شخص اپنی ابتدائی حالت میں اچھا معلوم ہوتا تھا۔ دین کی نصرت میں ساعی اللہ تعالیٰ اس کا مددگار تھا۔ دن بدن فیوضع لہ القبول فی الارض[1] کا مصداق بنتا جاتا تھا لیکن اس سے اس نعمت کی قدردانی نہ ہوئی۔ نفس پروری و زمانہ سازی شروع کی۔ زمانہ کے رنگ کو دیکھ کر اس کے موافق کتاب و سنت میں تحریف و الحاد و یہودیت اختیار کی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کو ذلیل کیا۔ فیوضع لہ البغضاء فی الارض[2] کا مصداق بن گیا۔ قال اللہ تعالیٰ فی امثالہ واتل علیھم نبا الذی اتینٰہ آیاتنا فانسلخ منھا فاتبعہ الشیطان فکان من الغٰوین۔ ولو شئنا لرفعناہ بھا ولکنہ اخلد الی الارض واتبع ھواہ الایۃ[3] اللھم انی اعوذ بک من الحور بعد الکور۔ یا مصرف القلوب صرف قلوبنا و قلوبھم علی طاعتک۔ آمین وصلی اللہ علی النبی و آلہ واصحابہ وسلم۔

عبد الواحد بن عبد اللہ لغزنوی

الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ و نسالہ الھدی وصلی اللہ علی محمد و آلہ۔ المسئول عنہ عندی مطفیٔ لنور اللہ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون۔ محرف للکتاب و السنۃ و تحریفہ اشد من تحریف الیھود والنصاریٰ و مخالف لجمیع المسلمین و خالع لربقۃ الاسلام من عنقہ و ان مات علیٰ ذلک یقدم قومہ یوم القیٰمۃ فاوردھم النار و بئس الورد المورود و اتبعوا فی ھذہ لعنۃ و یوم القیمۃ یردون الی اشد العذاب

---

[1] زمین میں اس کے لیے قبولیت کا حکم ہوتا ہے۔ [2] زمین میں اس کے لیے دشمنی کا حکم ہوتا ہے۔

[3] ان پر اس شخص (بلعم بن باعوراء) کی خبر پڑھو جس کو ہم نے اپنی آیتیں (ان کا علم) عطا کیں۔ پھر وہ ان سے (یعنی ان کے عمل و اعتقاد سے) نکل گیا۔ پس وہ بہکنے والوں سے ہو گیا۔ ہم چاہتے تو ان آیات کے ساتھ اس کو بلند کرتے، مگر وہ زمین پر پڑا رہا اور اپنے ہوائے نفس کا پیرو ہوا۔

رب اعوذبك من درك الشقاء وسوء القضاء النجا النجا۔

"اللہ کے لیے سب تعریف ہے۔ ہم اس کا شکر کرتے ہیں اور اس سے مدد چاہتے ہیں اور اس سے ہدایت کا سوال کرتے ہیں۔ جس شخص کے حال سے اس فتوے میں سوال و جواب ہے وہ میرے خیال میں خدا کے نور (اسلام) کو بجھانا چاہتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے۔ اگرچہ کافر اس سے ناخوش ہوں۔ وہ کتاب اللہ و سنت میں تحریف کرنے والا ہے۔ اس کی تحریف یہود و نصاریٰ کی تحریف سے سخت تر ہے اور وہ سبھی مسلمانوں کا مخالف ہے۔ اور وہ اپنی گردن سے اسلام کی رسی نکالنے والا ہے۔ یہ اسی اعتقاد پر مرا تو قیامت کے دن اپنی پیرو قوم کے آگے آگے ہوگا۔ اور ان کو آگ میں وارد کرے گا۔ وہ آگ بری جائے ورود ہے۔ ان سب (اتباع و متبوع) پر دنیا میں لعنت پڑتی ہے اور قیامت کے دن یہ سخت عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے۔ اے خدا میں تیری پناہ چاہتا ہوں بدبختی کے پکڑنے اور بری قضا سے۔ لوگو اپنا آپ بچاؤ۔ نجات کو لازم پکڑو۔"

عبدالرحیم بن عبداللہ الغزنوی

لاشك ان مرزا كافر ومرتد زنديق ضال مضل ملحد دجال وسواس خناس فمن شك فى مقالتى هذا فليبا هلنى۔

"اس میں شک نہیں کہ مرزا (قادیانی) کافر ہے۔ چھپا مرتد ہے۔ گمراہ ہے گمراہ کنندہ۔ ملحد ہے، دجال ہے وسوسہ ڈالنے والا۔ ڈال کر پیچھے ہٹ جانے والا۔ جس کو میری اس گفتگو میں شک ہو وہ اس پر مجھ سے مباہلہ کرے۔"

بیت اکفر مرزا فهل من مباهل یباهلنی فی انه لیس کافر

میں مرزا کو کافر جانتا ہوں کوئی مجھ سے اس امر میں مباہلہ کرنا چاہے تو کر لے

عبدالحق[1] غزنوی

---

[1] یہ وہ صوفی صاحب غزنوی ہیں جو مرزا سے مباہلہ کرنے کا اشتہار دے چکے ہیں۔

مواہیر علمائے لاہور

عقائد واقوال مندرجہ سوال در کتابے معتبر اہل اسلام ندیدم ونشنیدم۔ اہل اسلام را باید کہ ازیں عقائد واقوال احتراز واجب دانند واتباع شریعت حقہ نمایند۔ ومعتقد ایں عقائد را از اہل اہوائے وضلال باید دانست۔

غلام محمد[1] بگوی بقلم خود

ادعاء النبوۃ بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کفر صریح مخالف للقرآن۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا (جیسا کہ قادیانی نے کیا ہے) کفر صریح ہے اور قرآن کے مخالف۔"

العبد نقیر نور احمد امام مسجد انارکلی لاہور　　غلام احمد مدرس مدرسہ نکودر وارد حال لاہور

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی سید الانبیاء والمرسلین وآلہ اجمعین اما بعد فلما رأیت الناس مختلفین فی امر مؤلف توضیح المرام والبراھین حتی وجدت بعضھم معتقدا بکمالہ ومصدقا لمقالہ وقلیل ما ھم واکثرھم حاکما بفسادہ وجازما بالحادہ وجھت رکاب النظر ومطیۃ الکفر الی ساحۃ کلامہ لاظفر علی المآرب واظھر علی المطالب فاذا ھو منکر الخوارق وجاھد کمالات اکرم الخلائق ومحرف النصوص عن معانیھا ومخرج الکلمات الحقۃ من مواضعھا ومنکر صفات الملٰئکۃ بل انفسھا لان ما یطلق علیہ الاسم شئ لیس لہ حظ من مصداقیۃ حقائقھا فصرت من ارتدادہ علی الیقین ووصل الحادہ عندی الی حق الیقین فمن یأتیہ مصدقا فھو من الضالین ومن فرعن قربہ فھو من الآمنین اعاذنا اللہ من شرہ وشر اخوانہ الی یوم الدین۔

"بعد حمد وصلوٰۃ۔ جب میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ مؤلف توضیح مرام و براہین احمدیہ کی نسبت مختلف خیال رکھتے ہیں۔ بعض اس کے معتقد کمال اور مصدق مقال ہیں۔ مگر وہ

---

[1] یہ مولوی صاحب مسجد بادشاہی لاہور کے امام اور تمام حنفیان شہر لاہور کے مقتدا ہیں۔

بہت ہی کم ہیں اور اکثر اس کو مفسد سمجھتے ہیں اور اس کے ملحد ہونے کا یقین رکھتے ہیں
تو میں نے اپنے مرکبِ نظر اور سواری فکر کو اس کے میدانِ کلام میں دوڑایا۔ تا کہ اس کے
مطالب وخیالات پر مجھے اطلاع ہو۔ سو میں نے اس کو معجزات وکرامات اور کمالات
انبیاء علیہم السلام کا منکر پایا۔ اور معنی قرآن وحدیث کا محرف اور کلماتِ شرعیہ کو اپنے
ٹھکانے سے نکالنے والا۔ صفات بلکہ حقیقت ملائکہ کا منکر۔ پس مجھے یقین ہو گیا
کہ وہ مرتد ہے اور یقیناً ملحد۔ جو اس کا مصدق و موید ہو وہ بھی گمراہ ہے۔ اور
جو اس کے قریب سے بھاگے وہی امن میں ہے۔ خدا ہم سب مسلمانوں کو اس کے
اور اس کے اتباع کے شر سے بچائے۔ آمین ثم آمین۔

العبد غلام احمد مدرس مدرسہ نعمانیہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ سید المرسلین وخاتم النبیین وآلہ وصحبہ و
اجمعین۔ وبعد فقد رأیت الاقوال المذکورۃ فی ہذا الافتاء لغلام احمد القادیانی
ووجدتہا یقینا فی کتبہ المطبوعۃ الشایعۃ ایضاً فاقول انہا مصادمۃ للشریعۃ
المحمدیۃ الغراء ومنافیۃ للملۃ الحنفیۃ البیضاء مما افیض علینا من جماعۃ
الصحابۃ والتابعین ووصل الینا عن أئمۃ المسلمین من الفقہاء والمحدثین
فلاشک فی ان من یصدق الاقوال المذکورۃ ویسلمہا کائنا من کان واین ماکان
فہو خارج عن حوزۃ الاسلام والایمان ومارق عن اتباع الحدیث والقرآن ہذا
واللہ عزیز ذوانتقام فی یوم الفصل والخصام۔

(میں نے قادیانی کے ان اقوال کو جو اس فتوے میں ہیں دیکھا اور اصل تصانیف
قادیانی میں بھی ان کو ملاحظہ کیا۔ وہ اقوالِ شریعتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام مسلمانوں
کے مخالف ہیں جو ان اقوال کا مصدق ہے جو کوئی ہو اور جہاں کہیں ہو وہ احاطۂ اسلام
سے خارج ہے اور اتباع قرآن وحدیث سے باہر۔

العبد محمد عبد اللہ ٹونکی مدرسہ عالیہ پنجاب یونیورسٹی

لاریب فی ان ماتقولہ المرزا خلاف ماقالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان ماجاء بہ السحر ان اللہ سیبطلہ ان اللہ لایصلح عمل المفسدین ویحق اللہ الحق بکلماتہ ولو کرہ المجرمون۔

"اس میں شک نہیں کہ جو قادیانی نے بات بنائی ہے وہ فرمودۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف ہے۔ جو کچھ وہ لایا ہے سحر[1] کی قسم سے ہے۔ خدا اس کو باطل کرے گا اور حق کو اپنے کلمات سے ثابت کرے گا۔ اگرچہ مجرم ناخوش ہوں۔"

فقیر الی اللہ محمد عفا اللہ عنہ

رسالہ فتح الاسلام و توضیح المرام و ازالۂ اوہام مؤلفہ مرزا غلام احمد قادیانی میں جو یہ اعتقاد و مسائل درج ہیں کہ مسیح موعود میں ہوں۔ ملائک بذاتِ خود اپنے وجود سے زمین پر نہیں آتے۔ انبیاء پر نہیں اترتے۔ صرف ان کی تاثیر نازل ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج جسم مبارک کے ساتھ نہیں ہوا۔ عیسیٰ مردہ کو باذن اللہ زندہ نہیں کرتے تھے۔ جانور کو زندہ نہیں کرتے تھے۔ موسیٰ کا عصا سانپ حقیقی نہیں بنا تھا۔ ابراہیم علیہ السلام نے چار جانور کو (جن کا قرآن شریف میں بیان ہے) زندہ نہیں کیا۔ بلکہ یہ از قبیل عمل مسمریزم تھے۔ علی ہذا القیاس اور ایسے ایسے اعتقاد و مسائل نصوص کتاب اللہ و احادیث صحیحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سبیل سلف صالحین مومنین کے مخالف ہیں لہٰذا یہ عقائد و مسائل باطل ہیں۔ اور ایسے عقائد والا اس آیت شریف کا مصداق ہے

ومن[2] یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدی ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ماتولی ونصلہ جھنم وساءت مصیرا۔ جن لوگوں کو ان عقائد کی طرف میلان ہو گیا ہے۔ ان کو لازم ہے

---

[1] سحر اس لیے کہا ہے کہ اس کا حواریوں پر جادو کا سا اثر ہوا ہے۔ وہ صُمٌّ بُکمٌ عُمیٌ ہو کر اس کو بے سمجھے سوچے مان گئے ہیں۔

[2] اس آیت کا ترجمہ یہ ہے جو شخص ہدایت ظاہر ہو جانے کے بعد رسول کی مخالفت کرے اور اس راہ پر چلے جو مومنوں کی راہ نہ ہو۔ اس کو ہم ادھر ہی پھیر دیں گے۔ جدھر وہ پھرتا ہے اور اس کو دوزخ میں داخل کریں گے وہ بہت بری پھرنے کی جگہ ہے۔

ان عقائد کو پیش کر کے اور علماء فضلاء سے نہ صرف دو چار سے بلکہ صدہا سے اخروی نجات کی غرض سے اور طالب راہ حق بن کر ان سے شبہات کا حل کرائیں۔ یا ان کتب کے جواب غور سے دیکھیں اور پرانی اور قدیمی تحقیقات کو بلا دلائل یقینیہ وانفافیہ نہ چھوڑیں فقط۔ وما علینا الا البلاغ۔

الراقم خاکسار رحیم بخش مصنف سلسلہ تعلیم الاسلام

علماء وسجادہ نشینان بٹالہ ضلع گورداسپور

لاریب مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی مخالف قواعد اسلام وغیرہ مطابق کلام برکت التیام جناب خیر الانام ہیں۔ اس کے ہزلیاتِ باطلہ ولغویات لاطائلہ پر نظر کرنا تو ایک بڑا بھاری ثبوت اس کے ضال ومضل ہونے کا ہے۔ صرف عیسٰی موعود کے قادیان میں (جو وسط ملک پنجاب میں ایک گاؤں ہے) ظہور پکڑنے کا دعوٰی کرنا ہر ایک مسلم جو تھوڑی سی نسبت بھی علوم دینیہ سے رکھتا ہو بے خفا ہے۔ کہ کس قدر مضامین احادیث صحیحہ اور روایات، تو یہ کے برخلاف ہے۔ حضرات علماء اولی الاہتدار مجیبین مصیبین نے شکر اللہ سعیھم جس قدر اس کی نار شرارت کے اطفا میں آب جہد مشکور وسعی وفور اراضی قلوب المومنین پر ڈالا ہے۔ بغایت درجہ شایانِ ثنا وقابلِ مرحبا ہے۔ اگر ان حضرات کی ہمت علیا ایسی ہی گرم رہی۔ اور مفصل مذکور کی کتب پر فتور کا حرف بحرف رد ہو گیا تو بہت عمدہ اعانت دینی ومدد اسلامی کی صورت آئینہ وقت میں جلوہ گر ہوگی۔ موفق حقیقی کی طرف سے یہ خیر توفیق ہمارے علمائے حق کو وقتاً فوقتاً بہر ایام وساعات بر جمیع اوقات وآنات ہوتی رہے اور اس آیت شریفہ کا مصداق ظہور پذیر ہو جائے۔ جاءالحق وذھق الباطل۔

مجھے اپنے بعضے بھائیوں پر سخت افسوس ہے کہ جو مرزا مذکور کی کتب کو اچھی طرح سے مطالعہ کرتے ہیں۔ بالخصوص توضیح المرام۔ فتح الاسلام۔ ازالۂ اوہام کہ جس میں صاف طور پر عقائد مخالف شریعت غرا وملتِ بیضاء مندرج ہیں۔ پھر مرزا قادیانی کو مسلمان اہل ایمان سمجھ کر اس کی دوستی ومحبت کا دم بھرتے ہیں۔ حالانکہ ایسے عقائد رکھنے والا شخص بے ریب وشک زمرۂ اہلِ اسلام سے خارج ولفرقۂ کفار مندرج ہوتا ہے۔ ہادیٔ مطلق ہم کو اور ہمارے بھائیوں کو ایسے اشخاص کی

صحبت سے اور ان کی کتب کے مطالعہ سے مامون و مصئون فرمائے۔ آمین یا ہادی المضلین بحرمت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

حررہ فقیر سید ظہور الحسین عفی عنہ
سجادہ نشین خاندان عالیہ قادریہ فاضلیہ واقعہ بٹالہ شریف

جواب المجیب صحیح لانہ من اعتقد بتلک العقائد نقد ضل ضلالاً بعیدا۔
"جواب صحیح ہے جو شخص ان عقائد کا معتقد ہو وہ دور بھول گیا۔"

حررہ مسکین المساکین امام الدین بٹالوی

ماکتب فی ھذا الکتب صحیح بلاریب و تمویۃ۔ "جو اس فتوے میں لکھا ہوا ہے وہ بلاشک و ملمع سازی صحیح ہے۔"

حررہ سید محمد صادق ولد مولوی گل علی شاہ مرحوم مغفور

المسطور حق لاریب فیہ .... "اس میں جو لکھا گیا ہے وہ صحیح ہے۔"

العبد محمد ابراہیم امام مسجد جامع بٹالہ

ماحررہ فی ھذا الورق صحیح .... "جو اس ورق میں لکھا گیا ہے صحیح ہے۔"

العبد ابوالحسن محمد حسین عفی عنہ
(یہ مولوی صاحب مولوی محمد صادق (قادیانی) کے بھائی ہیں۔)

ذلک الکتاب لاریب فیہ المجیب مصیب۔ "اس فتوے میں کوئی شک نہیں ہے مجیب نے ٹھیک جواب دیا ہے۔"

حررہ محمد فخرالدین گجراتی وارد بٹالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیا و مسلماً۔ اما بعد فی الواقع یہ عقائد متحدثہ مخترعہ موضوعہ مرزا صاحب قادیانی کے مخالف عقائد حقہ جمہور اہل اسلام ہیں۔ پس ہر مسلمان متدین پر لازم ہے کہ ان کا ابطال

جہاں تک ہو سکے کرے ہاتھ سے یا زبان سے اور دل سے فقط برا جاننا تو ضعف ایمان پر دال ہے جیسا کہ حدیث صحیح میں ہے۔ عن طارق بن شہاب قال اول من بدء بالخطبۃ قبل العید مروان فقام الیہ رجل فقال الصلوٰۃ قبل الخطبۃ فقال قد ترک ما ھنالک فقال ابوسعید اما ھذا فقد قضی ما علیہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من رای منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ و ذلک اضعف الایمان۔ رواہ مسلم۔

واضح رہے کہ قطع نظر ان جمیع عقائد باطلہ کے جن کی تردید اصل فتوے میں مندرج ہے۔ صرف بعض مجملاً ذکر کر کے ابطال کیا جاتا ہے۔ وہ یہ کہ جمہور اہل اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ قرب قیامت میں حضرت عیسٰی علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائیں گے اور دمشق کے منارۂ شرقی پر فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھ کر تشریف لائیں گے۔ اور دجال کو (کہ ان سے پیشتر خروج کر چکا ہوگا) قتل فرمائیں گے۔ اور نیز حضرت مہدی علیہ السلام بھی اس وقت ظاہر ہو چکے ہوں گے۔ یہ بیان احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتی تکون السجدۃ الواحدۃ خیرا من الدنیا وما فیھا ثم یقول ابوھریرۃ فاقرؤوا ان شئتم وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ متفق علیہ۔ اس حدیث میں گویا ابوہریرہؓ نے تفسیر آیت کی فرما دی کہ جس سے ان کا دنیا میں پھر آنا اور فوت ہونا ثابت ہوتا ہے۔ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لینزلن ابن مریم حکماً عادلاً فیکسرن الصلیب ویقتلن الخنزیر ولیضعن الجزیۃ ولیترکن القلاص فلا یسعیٰ علیھا ولتذھبن الشحناء والتباغض و

---

[1] اس کا خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ مروان نے نماز عید سے پہلے خطبہ پڑھا تو ایک شخص نے اس پر اعتراض کیا جس پر ابوسعید خدریؓ نے فرمایا کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پر عمل کیا کہ جو بری بات دیکھے وہ اس کو ہٹا دے۔ ہاتھ سے نہ طاقت ہو تو زبان سے۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو دل سے برا جانے اور یہ ادنیٰ درجۂ ایمان ہے۔

[2] ان احادیث کا خلاصہ مطلب فتوے میں بر صفحہ ۴۹۔۵۰ گذر چکا ہے۔

التحاسد ولیدعون الی المال فلا یقبلہ احد۔ رواہ مسلم وفی روایۃ لہما کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم انتہی۔ ان ہر دو حدیثوں میں صاف طور پر آپ نے قسم کھا کر فرمایا کہ ابن مریم علیہ السلام جب اتریں گے تو صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر قتل کریں گے اور یہ سب امور اپنے حقیقی معنی پر محمول ہیں جیسا کہ علمائے اہل اسلام نے اس کی تصریح فرما دی ہے۔

امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں معناہ یکسرہ[1] حقیقۃ ویبطل ما تزعمہ النصاری من تعظیمہ وفیہ دلیل علی تغییر المنکرات وآلات الباطل وقتل الخنزیر من ھذا القبیل وفیہ دلیل المختار فی مذھبنا ومذھب الجمھور انا اذا وجدنا الخنزیر فی دار الکفر او غیرھا وتمکنا من قتلہ قتلناہ انتہی۔ اور مرزا صاحب نے اپنے تئیں مثیل مسیح قرار دیا ہے اور ابن مریم علیہ السلام کے حقیقی نزول سے انکار کیا ہے اور کہیں انکار احادیث اور کہیں تاویلات باطلہ کو اختیار کیا ہے۔ چنانچہ صلیب کے توڑنے سے یہ مقصود رکھا ہے کہ وہ اظہارِ حرمتِ صلیب کریں گے جس کو میں کر رہا ہوں۔

مگر راقم حیران ہے کہ "حرمت" صرف مرزائی ہے یا کہ قدیم زمانہ اہل اسلام سے مشہور و معروف ہے اول تو بدیہی البطلان ہے۔ پس ثانی متعین ہے اور ان کی تاویل باطل ہے۔ فہو المطلوب اور قتلِ خنزیر سے بھی یہ معنی لیا ہے کہ اس کی حرمت کا اظہار ہے اور ظاہری معنی پر یہ اعتراض وارد کیا ہے کہ کیا وہ شکار کھیلتے پھریں گے حالانکہ محاورہ اہل زبان میں شائع ہے کہ بادشاہ نے فلاں کو قتل کیا۔ اور اس سے مقصود صرف یہی نہیں ہوتا کہ بادشاہ اپنے ہاتھ سے قتل کا مرتکب ہوا ہے۔ بلکہ جلاد کا قتل کرنا بھی منسوب الی السلطان سمجھا جاتا ہے اور یہاں پر مباشرت بنفسہ میں بھی کوئی محذور نہیں ہے۔ علیٰ ہذا کفار سے جزیہ قبول نہ فرماویں گے۔ بلکہ صرف اسلام ہی مقبول ہوگا اور یہ امور ان سے بطور تنسیخ شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام واقع نہ ہوں گے۔ کیونکہ نبی مستقل نہ ہوں گے بلکہ تابع شریعت محمدیہ ہوں گے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناسخ اور مبین احکام مذکورہ ہیں۔ کیونکہ آپ نے بطور پیشینگوئی کے پہلے ہی سے فرما دیا۔ جس سے یہ پایا جاتا ہے کہ احکام

---

[1] اس کا خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ قتل خنزیر سے حقیقۃً خنزیر کو قتل کرنا مراد ہے۔

موجودہ ان کے آنے تک ہیں۔ پھر تبدیل ہو جاویں گے۔ چنانچہ امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں۔

فعلی ہذا قد یقال ہذا خلاف ما ہو حکم الشرع الیوم فان الکتابی اذا بذل الجزیۃ وجبت قبولہا ولم یجز قتلہ ولا اکراہہ علی الاسلام وجوابہ ان ہذا الحکم لیس مستمر الی یوم القیمۃ بل ہو مقید بما قبل نزول عیسٰی علیہ السلام وقد اخبرنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ہذہ الاحادیث الصحیحۃ بنسخہ ولیس عیسٰی صلی اللہ علیہ وسلم ہو الناسخ بل نبینا صلی اللہ علیہ وسلم ہو المبین للنسخ فان عیسٰی علیہ السلام یحکم بشرعنا فدل علی ان الامتناع من قبول الجزیۃ فی ذلک الوقت ہو شرع نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم انتہی۔ اور مال کی کثرت ہونا بھی بڑی علامت فرمائی ہے۔ کہ کوئی اس کو قبول نہ کرے گا۔ بعض حواری مرزا صاحب اس کی تصدیق یوں فرماتے ہیں کہ وہ بھی بہت مال لوگوں کو دیتے ہیں۔ یعنی بذریعہ اشتہارات وعدہ انعام کا دیتے ہیں۔ اور کوئی قبول نہیں کرتا سُبحَانَ اللہ کیا تاویل واہی ہے اور کیسا خیال محال ہے۔ کیونکہ کثرتِ مال و عدم قبول کی تشریح صاف طور پر آپ نے فرمادی ہے کہ کثرت کا یہ حال ہوگا کہ اونٹنی جوان بیکار پڑی پھرے گی کوئی متوجہ اس کی طرف نہ ہوگا۔ اور نیز دنیا سے نفرت اور عبادت میں لذت ہوگی کہ اس وقت ایک سجدہ دنیا وَمَا فِیہَا سے بہتر ہوگا۔ بھلا آج کل یہ معاملہ ہے بلکہ خلاف اس کے سب کی توجہ تمام دنیا ہی کی طرف ہے حتّٰی کہ عموماً ایک پیسہ سجدہ سے بہتر سمجھا جاتا ہے۔ اِلَّا مَا شَآءَ اللہ بلکہ خود مرزا صاحب نے یہ دنیائے دوں کے کمانے کا ذریعہ نکالا ہوا ہے۔ عیاں را چہ بیاں۔

اور یہ علامت بھی بہت بڑی فرمائی کہ اس وقت لوگوں میں باہمی بغض، عداوت، حسد سب جاتا رہے گا۔ بخلاف آج کل کے کہ زمین آسمان کا فرق ہے۔ عموماً یہ امور ایسے شائع ہیں کہ اس کا انکار بدیہی البطلان ہے؎

ببیں تفاوتِ راہ از کجاست تا بہ کجا

چونکہ مرزا صاحب سے ان امورِ صریحہ کی کوئی تاویل نہ بن سکی ادھر رخ بھی نہ کیا اور حدیث دمشق

؎ اس عبارت کا ترجمہ فتوے میں بصفحہ ۲۴ ہو چکا ہے۔

میں دربارۂ نزول ابن مریم علیہ السلام چار جگہ نبی اللہ کا لفظ آیا ہے اور نبی کا اطلاق مخالف آیت خاتم النبیین نہیں اس لیے کہ یہ اطلاق باعتبار ما کان کے ہے اور محاورہ میں شائع ہے۔ کما لا یخفیٰ علی اللبیب پس اعتراض مخالف غلط صریح ہے اور فرشتوں کے پروں پر اترنا دمشق کے منارۂ شرقی پر صحیح مسلم میں موجود ہے اور یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ وہ دنیا میں آکر نکاح کریں گے۔ اولاد ہوگی اور وہ فوت ہوں گے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ منورہ میں مدفون ہوں گے جیسا کہ مشکوٰۃ میں ہے۔ عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل عیسیٰ بن مریم الی الارض فیتزوج ویولد لہ ویمکث خمسا واربعین سنۃ ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا وعیسیٰ ابن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر و عمر۔ رواہ ابن الجوزی فی کتاب الوفاء کذا فی المشکوٰۃ۔ اور ظاہر ہے کہ علامہ ابن جوزی محدث کو رد احادیث موضوعہ کے بارہ میں کس قدر مبالغہ تھا۔ پھر یہ حدیث جس کو وہ خود روایت کرتے ہیں غالباً صحیح ہے۔ اور مرزا صاحب کا ان سب نصوص صریحہ سے انکار یا تاویل لاطائل کرنا صریح البطلان ہے۔ اور لفظ امامکم منکم کے یہ معنی لینا کہ آنے والا جو ہوگا تو وہ تمہیں میں سے ہوگا۔ حقیقۃً ابن مریم علیہ السلام نہیں ہوں گے خیالِ محض ہے اس لیے کہ امامکم منکم کی تفسیر دوسری جگہ آگئی ہے کہ وہ مہدی علیہ السلام ہوں گے جو ان کے بھی امام بنیں گے۔ وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیمۃ قال فینزل عیسیٰ ابن مریم فیقول امیرہم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمۃ اللہ ہذہ الامۃ۔ رواہ مسلم۔ بعض روایات میں جو آیا ہے کہ وہ امام نہیں گے تو اس سے یہ مراد ہے کہ وہ کتاب اللہ کی اجراء و تعمیل میں امام ہوں گے۔ الفاظ حدیث یہ ہیں فامکم بکتاب اللہ دیکھو مسلم صفحہ ۸۷ جلد ۱۔

الغرض مرزا صاحب کو اپنے تئیں مثیل مسیح سمجھنا اور لوگوں کو اس کی دعوت کرنا بالکل خلاف

---

[1] اس کا خلاصہ ترجمہ وہی ہے جو پہلے اردو میں کہا ہے۔ [2] اس حدیث کا ترجمہ فتوے کے صفحہ ۲۸ میں ہو چکا ہے۔

عقائد اہل اسلام ہے۔

علیٰ ہذا دجال کے بارہ میں احادیث صحیحہ موجود ہیں۔ چنانچہ مسلم میں ہے۔ وان الدجال ممسوح العین علیہا ظفرۃ غلیظۃ مکتوب بین عینیہ کافر یقرؤہ کل مومن کاتب وغیر کاتب۔

"اس کی آنکھ مٹائی گئی ہوگی۔ اس پر ایک گاڑھا ناخنہ ہوگا۔ دونوں آنکھوں کے مابین لفظ کافر لکھا ہوگا جس کو خواندہ و ناخواندہ پڑھ لے گا۔"

اب یہ صریح علامت ہے کہ ان حروف کو اَن پڑھ بھی پڑھ لے گا اور یہ بھی آیا ہے کہ عیسٰی علیہ السلام اس کو باب لُدّ پر قتل فرمائیں گے۔ اور یہ بھی اس کی علامت ہے کہ چالیس روز تک رہے گا۔ پہلا دن سال کے برابر۔ دوسرا مہینہ کے برابر۔ تیسرا جمعہ کے برابر ہوگا اور باقی دن اور دنوں کے برابر ہوں گے۔

چنانچہ یہ بھی اسی میں ہے۔ قلنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما لبثہ فی الارض قال اربعون یوماً یوم کسنۃ ویوم کشہر ویوم کجمعۃ وسائر ایامہ کایامکم قلنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذالک الیوم الذی کسنۃ اتکفینا فیہ صلوٰۃ یوم قال لا اقدروا لہ قدرہ الی اخر الحدیث۔

"ہم نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کتنا عرصہ زمین میں ٹھہرے گا۔ آپؐ نے فرمایا چالیس دن۔ جن میں ایک دن سال بھر کا ہوگا۔ ایک مہینہ کا۔ ایک ہفتہ کا اور باقی اور دنوں جیسے۔ ہم نے عرض کیا کہ اس سال بھر والے دن میں کیا ایک ہی وقت نماز کافی ہوگی۔ فرمایا نہیں۔ وقت نماز کا اندازہ کرنا ہوگا۔"

اور پھر یاجوج ماجوج کا نکلنا اور ان کے عجیب حالات اور ان سب کا مرض وباء عام سے مرنا اور عیسٰی علیہ السلام کا کوہ طور سے اترنا وغیرہ وغیرہ سب صحیح مسلم میں موجود ہے۔

اب مرزا صاحب کا دجال سے مراد با اقبال قومیں لینا کس قدر مخالفت و تحریف احادیث صحیحہ ہے۔ کیا با اقبال قومیں اس وقت موجود نہ تھیں۔

غرضکہ باب تاویل میں مرزا صاحب نیچریوں سے بڑھ گئے ہیں۔ اور جس طرح احادیث موضوعہ کو صحیح بیان کرنا کذب علی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اسی طرح احادیث صحیحہ کا انکار

یا تاویل باطل کذب علی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور حدیث صحیح میں ہے۔ من کذب علیّ متعمداً فلیتبوأ مقعدہ من النار کذا فی الصحاح۔

الغرض یہ عقائد مرزا صاحب کے باطل مخالف عقائد اہلِ اسلام ہیں اور خلاف اجماع امت ہیں۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولّی ونصلہ جھنم وساءت مصیرا۔ اور امت محمدیہ ہرگز گمراہی پر مجتمع نہیں ہو سکتی۔ بلکہ جو ان سے خارج ہو مستحق نار ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ترمذی میں ہے۔ عن[۱] ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یجمع امتی او قال امۃ محمد علی الضلالۃ وید اللہ علی الجماعۃ ومن شذ شذ فی النار۔ وعن[۲] ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار۔ رواہ ابن ماجۃ من حدیث انس کذا فی المشکوٰۃ۔ عن[۳] ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فارق الجماعۃ شبرا فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ۔ رواہ احمد وابو داؤد کذا فی المشکوٰۃ۔ اور یہ بھی حدیث صحیح میں وارد ہے کہ قیامت سے پہلے تیس دجال کذاب پیدا ہوں گے اور سب کے سب رسالت کا دعویٰ کریں گے سو یہ دعویٰ بھی مرزا صاحب کی کلام میں پایا جاتا ہے۔ قال الامام النووی فی شرح المسلم وقد وجد من ھؤلاء[۴] خلق کثیرون فی الاعصار واھلکھم اللہ تعالیٰ وقلع آثارھم وکذلک یفعل بمن بقی منھم انتھی۔
اور مزید یہ کہ باوجود ان عقائد باطلہ کی اشاعت کے یہ دعویٰ بھی فرماتے ہیں کہ میں مسلمان ہوں مسلمانوں کے سے عقیدے رکھتا ہوں۔ حالانکہ ع

نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

جب ان کی تالیفات پکار پکار کر اس دعوے کی تکذیب کر رہے ہیں پھر کیونکر مردِ عاقل دام

---

[۱] امت محمدی کا گمراہی پر اتفاق واجماع نہ ہوگا اور جو جماعت سے نکلا وہ آگ میں پڑا۔ [۲] بڑی جماعت کے پیچھے چلو جو اس سے نکلا وہ آگ میں پڑا۔ [۳] جو ایک بالشت جماعت سے الگ ہوا اس نے اسلام کا پٹا گردن سے نکال دیا۔ [۴] ایسے لوگ پچھلے زمانوں میں بہت پائے گئے ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے ہلاک کیا۔ ایسا خدا تعالیٰ آئندہ آنے والوں سے کرے گا۔

میں آئے۔ اب میں خداوند کریم سے اس دعا پر کلام کو ختم کرتا ہوں کہ مرزا صاحب کو انھیں عقائد حقہ پر جن پر اجماع امت ہے پھر عود کرنے کی توفیق عنایت کرے۔ اور نیز ان کے متبعین کو امور حقہ پر لادے ورنہ سوء عاقبت کا اندیشہ ہے۔ وما علینا الا البلاغ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ خیر خلقہ محمد خاتم النبیین وآلہ واصحابہ اجمعین۔

کتبہ خادم العلماء کمترین راجی رحمت ربہ القوی احمد علی عفا اللہ عنہ بٹالوی مدرس مدرسہ اسلامیہ بٹالہ

علمائے شہر پٹیالہ ریاست

ہم نے مرزا قادیانی کے رسائل توضیح و فتح۔ ازالہ نہایت غور سے دیکھے۔ قادیانی کے عقائد مخترعہ بے شک و بلا شبہ قرآن و حدیث کی تعلیم اور صحابہ کرام و سلف صالح کے عقائد سے مخالف ہیں۔ ایسا شخص بے شک دائرۂ اسلام سے خارج اور حدیث کا پورا پورا مصداق ہے۔

مولوی محمد اسحاق واعظ و مفتی شہر پٹیالہ و پروفیسر عربی مہندر کالج پٹیالہ

مولوی حافظ غلام مرتضیٰ پروفیسر فارسی مہندر کالج پٹیالہ

کرامت اللہ مولوی فاضل

مولوی غلام محمد عفی عنہ

ھذا الجواب صحیح وحق صریح والحق احق ان یتبع۔

"جواب درست ہے۔ خداوند کریم قادیانی اور اس کے مقلدین کو راہ راست کی ہدایت فرمائے۔"

حشمت اللہ[1] سنوری

---

[1] مولوی حشمت اللہ صاحب سنوری وہ ہیں جن کی ازالہ میں خاص مریدوں کی فہرست میں تعریف فرمائی ہے۔ ان کو اپنا ہم رنگ بھی لکھا ہے اور دعائے خیر بھی دی ہے۔ دیکھو صفحہ ۸۰۱ ازالہ۔

مجھ کو جملہ علمائے اسلام سے اتفاق ہے۔

مولوی طالب علی لاھودی مقیم پٹیالہ

جو شخص ملائکہ کو نفوس فلکیہ اور سلسلہ نبوت کو خواہ تامہ ہو خواہ ناقصہ قیامت تک جاری سمجھے وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

(مولوی) حافظ عظیم بخش سکنہ بنگہ ضلع ہوشیارپور مقیم پٹیالہ (یہ صاحب بھی مرزا کے حواری تھے)

مجھے مولوی محمد اسحاق صاحب کی تحریر سے اتفاق ہوا۔

العبد فقیر عبد العزیز محدث رئیس موضع کوم ضلع لدھیانہ

چونکہ مرزا غلام احمد کے عقائد مندرجہ فتویٰ سراسر خلافِ عقائد اہلِ اسلام اہلِ سنت وجماعت ہیں لہٰذا مجھ کو بھی سب علمائے دین کے ساتھ اتفاق ہے۔

(مولوی حافظ) سید محمد عنایت علی

الجواب صحیح .... "یہ جواب صحیح ہے"

خادم امام الدین حسین پروفیسر عربی و فارسی اورنٹیل ڈپارٹمنٹ مہندرہ کالج پٹیالہ

مرزا کی تحریریں جملہ اہلِ اسلام خصوصاً عقائد اہلِ سنت والجماعت کے خلاف ہیں ایسا شخص ہرگز ملہم اور مجدد نہیں ہو سکتا۔

العبد خاکسار محمد عبد اللہ عفا اللہ عنہ

علمائے لکھو کے ضلع فیروزپور جو پنجاب میں فقہ و حدیث کے ممتاز اور نام آور علماء ہیں اور صاحب برکات و الہامات مشہور ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ فاطر السموات والارض جاعل الملائکۃ رسلاً اولی اجنحۃ مثنیٰ وثلٰث ورباع ، یزید فی الخلق مایشاء ان اللہ علیٰ کل شیٍٔ قدیر والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الامین محمد المبعوث فی الامیین بجوامع الکلم والکلام المبین وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین ومن تبعھم الی یوم الدین ۔ امابعد جو عقائد کفریہ مرزا کادیانی کے سوال میں مرقوم ہیں، ہر ایک کفر مذکور اس کے کافر مرتد ہونے کے لیے کافی ووافی ہے ۔ معاذ اللہ اس کا مذہب ہے کہ میرے الہام قطعی مثل کتاب اللہ کے ہیں۔ جیساکہ یہ اس نے بعضے اشتہاروں میں صاف صریح لکھا ہے۔ لہٰذا وہ احادیث صحیحہ صریحہ کے مقابلے میں مرتدانہ کلام کرتا ہے۔ اور کھلم کھلا کافر ہوا جاتا ہے۔

اب یہاں یہ مسئلہ حقہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ ہر حدیث صحیح مرفوع جس کو علمائے حدیث نے بالتحقیق صحیح ثابت کیا ہے واجب القبول والعمل بالاجماع ہے ۔ اس کا منکر مکذب اپنی رائے سے موضوع و باطل کہنے والا کافر و مرتد ہے ۔ اس میں بہانہ قول امام کا یا کشف و الہام کا یا عقل نافرجام کا کچھ کام نہیں آتا ۔ اگر حدیث متواتر ہے تو منکر کافر قطعی ہے ورنہ ظنی کافر ہے ۔ پس میری تحقیق میں یہ ملحد کادیانی اشد المرتدین عجیب کافر و منافق لاثانی ہے ۔ اس لیے اس نے ازالہ کے صفحہ ۲۹۷ میں سب اہلِ اسلام کو جو صحابہ سے لے کر اب تک ہیں ملحد صریح اور سخت بے ایمان بنا دیا ہے ۔ عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں پر ایمان لانے کی وجہ سے اور اس کی پوچ تاویلیں قابلِ التفات نہیں ۔ اور نہ لائق اعتبار ہیں بلکہ فی الحقیقت تاویلیں نہیں صاف تمسخر منافقانہ اور استہزاء کافرانہ ہے ۔ مثلاً دعوائے الہامی اس کا کہ میں عیسیٰ علیہ السلام کے نزولِ موعود کا مصداق ہوں استعارے کے طور پر سراسر باطل و مردود ہے۔ کیونکہ استعارہ مجاز کا قسم ہے اور مجاز میں قرینہ مانعہ ارادۂ معنی موضوع لہ سے ہونا ضرور ہے۔

اور یہاں کوئی قرینہ مانعہ ارادۂ معنی حقیقی سے نہیں ہے جو وجود مبارک عیسیٰ علیہ السلام کا بتمامہ ہے۔ والمجاز مفرد و مرکب اما المفرد فھی الکلمۃ المستعملۃ فی غیر ما وضعت لہ فی اصطلاح بہ التخاطب علی وجہ یصح مع قرینۃ عدم ارادتہ ای ارادۃ الموضوع لہ (مختصر معانی مع متن تلخیص المفتاح) والاستعارۃ تفارق الکذب بوجھین بالبناء علی التاویل ونصب القرینۃ علی خلاف الظاھر فی الاستعارۃ لما عرفت انہ لابد للمجاز من قرینۃ مانعۃ عن ارادۃ الموضوع لہ (مختصر معانی مع متن) اور ملحد صاحب نے کوئی قرینہ مانعہ معنی حقیقی سے الفاظ نبویہ میں قرار نہیں دیا۔ اور اپنے الہام ضد اسلام پر ایمان لاکر خلاف تفسیر صحیح کا و کفر حدیث متواتر کا اختیار کیا۔ معاذ اللہ فی تفسیر ابن کثیرؒ وقولہ سبحانہ وتعالیٰ وانہ لعلم للساعۃ ط تقدم تفسیر ابن اسحاق ان المراد من ذلک ما بعث بہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام من احیاء الموتیٰ وابراء الاکمہ والابرص وغیر ذلک من الاسقام وفی ھذا نظر وابعد منہ ما حکاہ قتادۃ عن الحسن البصری وسعید بن جبیرؓ ان الضمیر فی وانہ عائد علی القرآن بل الصحیح انہ عائد علی عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فان السیاق فی ذکرہ ثم المراد بذلک نزولہ قبل یوم القیمۃ کما قال تبارک وتعالیٰ وان من اھل الکتب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ ای قبل موت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ثم یوم القیمۃ یکون علیھم شھیدا ویؤید ھذا المعنی القراءۃ الاخری وانہ لعلم للساعۃ ط ای امارۃ ودلیل علی وقوع الساعۃ قال مجاھد وانہ لعلم للساعۃ ط ای اٰیۃ للساعۃ خروج عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام قبل یوم القیمۃ وھکذا روی عن ابی ھریرۃ وابن عباس وابی العالیۃ و ابی مالک وعکرمۃ والحسن وقتادۃ والضحاک وغیرھم وقد تواترت الاحادیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ اخبر بنزول عیسیٰ علیہ السلام قبل یوم القیمۃ اماما عادلا وحکما مقسطا انتھی۔

"اس کا خلاصہ ترجمہ یہ ہے۔ اس قولِ خداوندی کی "وانہ لعلم للساعۃ" تفسیر ابن اسحاق سے مذکور ہو چکی ہے کہ اس سے حضرت عیسیٰؑ کے معجزات مراد ہیں جیسے مردہ کو زندہ کرنا اور مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرنا۔ مگر یہ محل اعتراض ہے۔ اس سے بعید تر وہ تفسیر ہے

جو قتادہ سے منقول ہے کہ اس سے قرآن مراد ہے۔ اس کی صحیح تفسیر یہ ہے کہ اس سے قیامت کے پہلے حضرت عیسٰی علیہ السلام کا نزول مراد ہے۔ چنانچہ دوسری آیت میں ارشاد ہے کہ جو اہل کتاب ہیں وہ حضرت عیسٰی کی موت سے پہلے ان پر ایمان لائیں گے۔ اور وہ حضرت قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں گے۔ اس معنی کی مؤید دوسری قرأت اِنَّهٗ لَعَلَمٌ لِّلسَّاعَةِ ہے۔ یعنی قیامت سے پہلے حضرت عیسٰی کا نکلنا قیامت کی علامت ہے۔ چنانچہ ابوہریرہؓ و ابن عباسؓ اور ابوالعالیہؒ ابو مالکؒ، عکرمہ، حسنؒ، قتادہ، ضحاک وغیرہ سے مروی ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر حدیثیں اس باب میں آچکی ہیں کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام قیامت سے پہلے امام عادل ہو کر آئیں گے۔"

جب تک یہ دعویٰ الہام کا اس نے نہیں کیا تھا۔ اس کا اعتقاد بھی اس مسئلہ میں موافق اہل اسلام کے تھا جیسا کہ براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۸، ۴۹۹ میں مرقوم ہے۔ پس ظاہر ہے کہ قرآن و حدیث کی حقیقت پر ایمان لانے سے الہام ہی اس کو مانع ہوا۔ جیسا کہ اس نے خود آپ تصریح کی ہے۔ صفحہ اول توضیح مرام میں۔ میرے اس رائے کے شائع ہونے کے بعد جس پر بینات الہام سے قائم کیا گیا ہوں الخ تو الہام ہی قرینہ مجاز کا اس کے زعم میں ثابت ہوتا ہے۔ اور کوئی قرینہ عقلی نقلی اہل اسلام کے طور پر نہیں ہے۔ پس لازم آئے گا کہ قرینہ مجاز کا تیرہ سو برس بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم ہوا اور آپ کی کلام ناتمام کو تمام کیا۔ اور مفید مطلب واقعی کے بنانا ورنہ پہلی وہ کلام مفید خلاف مطلب کے تھی۔ فصاحت بلاغت کجا بلکہ ضلالت در ضلالت تھی۔ یہ تمسخر منافقانہ اور استہزا نہیں تو کیا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ذلک جزاء ھم جھنم بما کفروا واتخذ ایتی ورسلی ھزوا۔ اور یہ امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال فصاحت و بلاغت کو داغ لگانے کے لیے کمال شیطنت ہے اور آپ کی فصاحتِ بلاغت جس طرح موافق و مخالف کے نزدیک مشہور ہے اسی طرح حدیث صحیح میں بھی ثابت و مذکور ہے بعثت[1] بجوامع الکلم الخ متفق علیہ اور فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم رواہ مسلم کما فی المشکوٰۃ فی باب فضائل

---

[1] اس عبارت کا خلاصہ ترجمہ آنحضرت کی فصاحت و بلاغت اور کلمات جامعہ کہنے کا بیان ہے۔

سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ وصحابہ اجمعین وفی الحدیث متفق علیہ ایضاً۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یسرد[1] الحدیث کسردکم کان یحدث حدیثاً لو عدہ عاد لاحصاہ کما فی المشکوٰۃ فی باب اخلاقہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی صحیح البخاری کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا تکلم بکلمۃ اعادھا ثلثاً حتیٰ تفھم عنہ کما فی کتاب العلم من المشکوٰۃ وفی صحیح مسلم فی خطبۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الھدیٰ ھدیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ پس یہ صاف ظاہر ہے کہ ان احادیث صحیحہ مذکورہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تقریر تعلیم وافہام تفہیم میں سب انبیاء علیہم السلام پر فوقیت رکھتے تھے۔ تو پھر آپ کی کلام کے مقابلے میں محدثین ملہمین کی عبارات الہامات کی کیا حقیقت رہی۔ چہ جائیکہ الہامات اس محدث فی الدین مرتد بالیقین کے معاذاللہ۔

اور اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کے حق میں فرمایا ہے واٰتینہ الحکمۃ وفصل الخطاب۔ قال ابن عباسؓ بیان الکلام کما فی المعالم یعنی عطا کی ہم نے داؤد کو دانائی اور کھلی بات کرنی جس کو ہر ایک بلا تکلف سمجھے۔ پس حضرت ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بالاولیٰ اس کمال میں اعلیٰ و اولیٰ ہیں۔ لقولہ علیہ السلام فضلت علی الانبیاء الخ وقولہ علیہ السلام خیر الھدیٰ ھدیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ مختصر معانی میں ہے۔ وفصل الخطاب۔ ای الخطاب المفصول البین الذی یتبینہ کل من یخاطب بہ ولا یلتبس علیہ وھذا فی المطول کفر اعظم کادیانی علماء مفسرین ومحدثین جو ظاہر علم تفسیر وحدیث کا ہمیشہ پڑھتے پڑھاتے رہے ہیں۔ یہ بے مغز خدمتیں ہیں۔ اور یہ تمام خدا تعالیٰ کے نزدیک استخوان فروشی ہے اس سے بڑھ کر نہیں (دیکھو فتح اسلام صفحہ ۸) قال اللہ تعالیٰ ولئن سألتھم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب قل اباللہ واٰیتہ ورسولہ کنتم تستھزءون لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم جو کوئی دین کی باتوں میں ٹھٹھا کرے اگرچہ دل سے منکر نہ ہو وہ کافر ہوا۔ نہیں تو البتہ منافق ہوا۔ دین کی بات میں ظاہر و باطن با ادب رہنا ضروری ہے (تفسیر موضح القرآن)

---

[1] السرد جودۃ سیاق الحدیث - ۱۲ ق

اللہ اکبر۔ دین کی بے ادبی سے آدمی کافر و منافق ہو جاتا ہے اگرچہ اعتقاداً نہ ہو۔ معاذ اللہ اگر اعتقاداً ہو جیسا کہ اس ملحد نے علم دین کی اہانت کی ہے تو پھر کفر و نفاق اس کے بیں کیا شک ہے۔
انواع بارک اللہ رحمہ اللہ میں لکھا ہے سے

دینی علم یا عالماں کرے اہانت کو پا کرے اہانت شرع دی اوہ بھی کافر ہو[1]

اور عیسٰی علیہ السلام کو اس ملحد نے بتقلیدِ نصارٰی صلیب پر چڑھا دیا ہے اور کفر و انکار نص قرآنی کا کیا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ وَمَا صَلَبُوْهُ اور عیسٰی علیہ السلام کو یوسفِ نجار کا بیٹا لکھا ہے۔ یہ بھی کفر صریح ہے۔ قرآن و حدیث کا صاف انکار ہے اور فرشتوں کے عروج و نزول کا انکار بہت نصوصِ قرآنیہ اور احادیث صحیحہ صریحہ کا صاف انکار و کفر صریح ہے اور یہ مستلزم ہے۔ اس کفر اعظم کو کہ قرآن شریف اللہ کی کلام نہیں بلکہ ان ھذا الا قول البشر ہے۔ کیونکہ فی الخارج نہ کوئی جبریل آیا نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نے کچھ پڑھایا نہ خدا نے جبریل کو فی الواقع اپنی کلام پیغام دے کر زمین پر بھیجا نہ اتارا۔

پس قرآن بشر کی کلام ہوئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال میں خدا تعالیٰ نے پیدا کی فی الخارج خود نہیں فرمائی۔ نہ جبریل کو پڑھائی اور سلف صالح کا یہ مشہور مسئلہ تھا کہ من قال ان القرآن مخلوق فھو کافر۔

اور خروج یاجوج ماجوج کا انکار بھی کفر صریح ہے اور خروج دجال سے مسیح (یعنی کادیانی کا) کذاب کا انکار اور دعوائے رسول مرسل نبی اللہ ہونے کا۔ اور احمد مبشر بالقرآن ہونے کا بھی کفر صریح ہیں اور عیسٰی علیہ السلام کو ابن اللہ ماننا۔ اس ملحد کی نصرانیت ہے اور اپنی ذات کو ابن اللہ کا لقب دینا یہودیت[2] ہے۔ اور جو موحدین ان کفریات صریحہ کو برحق مانتے ہیں وہ بھی کافر مرتد ہیں اور جو خود برحق نہیں جانتے مگر مرزا سے محبت دل و جان سے

---

[1] یہ پنجابی زبان کا شعر ہے اس کا ترجمہ اردو میں یہ ہے کہ جو شخص علم یا علمائے دین یا شرع کی اہانت کرے وہ کافر ہو جاتا ہے۔ [2] ان کا یہ قول تھا نحن ابناء اللہ واحباءہٗ یعنی ہم خدا کے بیٹے اور دوست ہیں۔

کرتے ہیں اور اس پر بزرگی کا اعتقاد رکھتے ہیں۔ ہرگز اس کے کفریات صریحہ مذکورہ پر غیرت ایمانی کو راہ دل میں نہیں دیتے ان میں بھی رائی کے دانے برابر ایمان نہیں۔

عن ابن مسعودؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی بعثہ اللہ فی امتہ قبلی الا کان لہ فی امتہ حواریون واصحاب یاخذون بسنتہ ویقتدون بامرہ ثم انہا تخلف من بعدھم خلوف یقولون مالا یفعلون ویفعلون مالا یؤمرون فمن جاھدھم بیدہ فھو مومن ومن جاھدھم بلسانہ فھو مومن ومن جاھدھم بقلبہ فھو مومن ولیس وراء ذلک من الایمان حبۃ خردل۔ رواہ مسلم۔

"حضرت ابن مسعود سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو نبی گزرا ہے اس کے حواری اور اصحاب گزر چکے ہیں جو اس کی سنت وطریق کو لیتے اور اس کے حکم کی پیروی کرتے پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے جو وہ بات کہتے خود نہ کرتے اور وہ کام کرتے جس کے مامور نہ ہوتے جو ان سے ہاتھ کے ساتھ مقابلہ کرے وہ مومن ہے جو زبان کے ساتھ مقابلہ کرے وہ مومن ہے جو دل سے ان کا مخالف ہو وہ مومن ہے۔ اس کے بعد (یعنی اگر دل میں بھی ان کی مخالفت نہ ہو) تو دانہ رائی کے برابر ایمان نہیں ہے۔"

اور جو اس ملحد کو اپنے مکانوں میں جگہ دیتے ہیں اور اس کی مدد میں سرگرم رہتے ہیں وہ اس حدیث شریف کا مصداق ہیں۔ لَعَنَ اللّٰہُ من آوٰی محدثاً۔ رواہ مسلم
یعنی خدا کی لعنت ہے اس پر جو بدعتی ملحد مُحْدِثْ فی الدین کو جگہ دیتا ہے۔ ردِ نیچری[1] میں لکھا ہے۔

ہک کفر عقیدہ جو حق جاتے ہے مرتد یقینوں	اس وچہ شک نہ شبہ کوئی ہے صاف ایمانوں دینوں
جویں انکار فرشتیاں یا انکار جناں شیطاناں	یا تھوڑے بیاج حلال پچھانے یا منکر اسماناں
یا معجزیاں دا منکر ہووے من تاویلاں خاماں	یا کہے قرآن کلام محمد کافر با جہ کلاماں
یا آکھے حضرت عیسیٰ تائیں ہے یوسف دا جایا	وچہ قرآن جو قصہ مریم جو ٹھا سفنہ آیا
یا آکھے عیسیٰ سولی چڑھیا منے قول نصاریٰ	ہک آیت دا منکر کافر جو نکر سب دا یارا

[1] ردِ نیچری مولانا محمد بن بارک اللہ کی تصنیف ایک پنجابی نظم کا رسالہ ہے۔ اس کے اشعار منقولہ بالا کا

اور تاویلیں ملحدانہ اس ملحد کی استہزا و تمسخر ہے۔ خدا رسولؐ کو۔ ان سب کا نتیجہ یہ ہے کہ اللہ اور رسولؐ کو سمجھانا نہیں آتا۔ اور میرے الہام بینات ہیں۔ اگر اس کے الہاموں کی ایسی تاویلیں کی جائیں تو مرزا اور مرزائی ضرور تمسخر سمجھیں گے۔

مثلاً الہام انا جعلناك المسیح ابن مریم میں معنٰی مسیح کذاب ہیں۔ اور یہی معنی بالتحقیق مراد ہیں اور ابن مریم لطیف استعارہ ہے کہ اس ملحد کی والدہ مومنہ تھی اور یہ ملحد مسلمانوں کی نسل سے قطع ہوگیا۔ اور الطف استعارہ یہ ہے کہ مسیح سے مراد وزن فعیل کا ہے جو حمیر ہے۔ کما[۲] به الہام المجذوب الجموني حدثني به عبد الغفور قال حدثني به عبد الواحد قال عبد الغفور حدثه به المجذوب بنفسه اور میں نے ذکر کیا ساتویں تاریخ ماہ رجب حال میں بعد نماز فرض عشاء کے کہ مرزائیوں کے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) تھوڑی سود کو حلال جاننا۔ یا معجزات کا انکار کرنا۔ یا قرآن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام قرار دینا۔ یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یوسف نجار کا بیٹا کہنا یا حضرت مریم کے قصہ و بیت جبریلؑ بشارت فرزند کو ایک خواب قرار دینا۔ یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت یہ کہنا کہ وہ صلیب پر چڑھائے گئے تھے وغیرہ۔

[۱] قاموس میں مسیح کے معنی کذاب بھی لکھے ہیں۔ مفتی۔

[۲] یعنی جیسا کہ جموں کے مجذوب کا الہام شہادت دیتا ہے۔ جو مجھ سے عبد الغفور بن محمد بن عبد اللہ غزنوی نے بیان کیا۔ اس کو عبد الواحد داماد حکیم نور الدین نے بتایا۔ انھوں نے خود اس مجذوب سے سنا۔ یہ مجذوب وہ شخص ہے جس کا ذکر کادیانی نے آسمانی فیصلہ کے صفحہ ۱۶ سطر ۱۴ میں کیا ہے۔

اس مجذوب کو حکیم نور الدین جموں سے قادیان میں جلسہ قرأت فیصلہ آسمانی پر لے گیا۔ وہاں پر مجذوب صاحب نے خواب دیکھا یا ان کو کشف ہوا کہ کادیانی کی ڈیوڑھی میں ایک سفید گھوڑی ہے پھر وہ گدھی بن گئی۔ جس پر کسی نے کہا کہ نور الدین گدھی کی خدمت کر رہا ہے۔ مجذوب صاحب لعارضہ برص یا جذام بیمار ہیں۔ قادیان میں ان کو حکیم نور الدین اس امید پر لے گیا تھا کہ وہاں ان کو شفا ہوگی۔ وہ وہاں سے واپس آئے تو ان کی بیماری اور بڑھ گئی۔ آگے وہ چلتے پھرتے تھے۔ اب اس سے معذور ہو گئے ہیں۔

یہ بات خاکسار نے مولوی غلام حسن صاحب امام اہل حدیث سیالکوٹ سے سنی ہے (ایڈیٹر)

کی پیروی کیا ہے الہام ہوا۔ اولٰئک ھم الکٰفرون حقا[1]۔ ھکذا التطبیق الھامہ بالقرآن والحدیث[2] وھکذا تطبیقہ بالھامی[3]۔ اللّٰھم رب جبرائیل ومیکائیل واسرافیل فاطر السمٰوٰت والارض عالم الغیب والشھادۃ انت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون اھدنی لما اختلف فیہ من الحق باذنک انت تھدی من تشاء الی صراط مستقیم۔ ان ملحدوں کے حق میں مجھ کو یہ بہت الہام ہوا ہے۔ ان یقولون الا کذبا۔ نہیں کہتے مگر جھوٹ۔

حررہ العبد الضعیف عبد الرحمن المدعو ابمحی الدین من مقام لکھو کے فی جواب سوال المولوی محمد حسین عافاہ اللّٰہ وایای فی الدارین

الجواب صحیح۔ "یہ جواب صحیح ہے۔"

الملتجی الی اللّٰہ محمد بن مخدومی بارک اللّٰہ مرحوم ساکن لکھو کے ضلع فیروزپور پنجاب مصنف تفسیر محمدی وانواع محمدی وغیرہ

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

میرزا قادیانی کو یہ عاجز پہلے اچھا سمجھتا تھا۔ جب وہ تائید اسلام میں معروف تھا۔ جب سے اس نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور نبوت کا مدعی ہوا ہے۔ تب سے میں اس کو ملحد دجال وکذاب سمجھتا ہوں۔

حررہ خادم القوم محمد حسن بن مولانا حافظ محمد بن بارک اللّٰہ مرحوم ساکن لکھو کے ضلع فیروزپور پنجاب

---

[1] یہ لوگ پکے کافر ہیں   [2] اس کے الہام کی قرآن وحدیث سے یوں ہی موافقت ہوسکتی ہے۔ جو یہاں ہوئی ہے۔ کہ مسیح سے مرزا کا کاذب ہونا اور قادیانی کا گدھی کے صورت میں دکھائی دینا۔

[3] اسی طور اس کا الہام ہمارے اس الہام سے کہ وہ پکے کافر ہیں مطابق ہوسکتا ہے۔

دستخط و مواہیر علمائے نحریر پشاور

یجب علی کافۃ المسلمین طرّاً و علی قاطبۃ المؤمنین جمیعًا ان یحکوا علیہ بالکفر والالحاد و یجتنبوا عنہ بالغیظ والعناد اذ لاشکّ فی کفرہ وکفر اتباعہ ولشیاعہ لانہ دجالٌ کذّابٌ موتاب فی الامر الیقینی وساعٍ فی الارض بالفساد ھم مؤوّلٌ للنصوص القرانیۃ علی ماھو متمناہ والمحکمات الفرقانیۃ علی ما ھو مبتغاہ لافشا المزور والارتداد ادین ھب تارۃ الی المذھب السوفسطائیۃ واخری الی ھواجسات الشیطانیۃ قد انکر القواطع القطعیۃ والشریعۃ المحققۃ الحقیقۃ کل ذلک باغواء الشیطان کتب علیہ انہ من تولاہ فانہ یضلہ ویھدیہ الی عذاب السعیر اعوذ باللہ من شرہ ومن شر احبارہ وانصارہ ونتوکل علیہ انہ ھو السمیع البصیر۔

"تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ قادیانی پر کفر و الحاد کا حکم لگا دیں اور اس سے کنارہ کش ہوں۔ اس کے اور اس کے پیروان کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ یہ دجال و کذاب ہے یقینی امر میں شک لانے والا۔ زمین میں فساد پھیلانے والا۔ آیات قرآن کو اپنی خواہش کے موافق۔ اصل معنی سے پھیرنے والا۔

یہ کبھی سوفسطائی مذہب اختیار کرتا ہے۔ کبھی شیطانی خطرات پر چلتا ہے۔ احکام و اخبار قطعیہ کا منکر ہے۔ شیطان کے بہکانے میں آیا ہوا ہے جس پر یہ حکم ہو چکا ہے کہ جو شخص اس کو دوست بنائے گا اس کو وہ گمراہ کر دے گا اور جہنم کی راہ بتلائے گا۔ اس کے اور اس کے حواریوں کے شر سے خدا کی پناہ ہے۔"

العبد خادم الفقہاء والمحدثین سید اکبر شاہ حنفی قادری پشاوری

نحن نتبع ما نقح الفحول من العلماء والسالکین بطریق الشریعۃ والانصاف ونحکم بکفرہ واضلالہ۔

ہم قادیانی کے باب میں اس حکم کے پیرو ہیں جو علماء نے تحقیق کر کے اس پر لگایا

ہے۔ ہم اس کو کافر و گمراہ کنندہ جانتے ہیں۔"

حررہ قاضی احمد پشاوری

افرایت من اتخذ الٰہہ ھواہ واضلہ اللہ علیٰ علم وختم علی سمعہ و قلبہ وجعل علیٰ بصرہ غشاوۃ فمن یھدیہ من بعد اللہ افلاتذکرون ام اولٰئک الذین اشتروا الضلالۃ بالھدیٰ والعذاب بالمغفرۃ فما اصبرھم علی النار ذٰلک بان اللہ نزل الکتاب بالحق وان الذین اختلفوا فی الکتٰب لفی شقاق بعید۔

"یہ شخص ان آیات کا مصداق ہے جن میں ارشاد ہے" تو نے اس کو بھی دیکھا جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنا لیا ہے اور خدا تعالیٰ نے اس کو علم کے ساتھ گمراہ رکھا ہے اور اس کے کان اور دل پر مہر لگادی ہے۔ اور آنکھ پر پردہ ہے اب اس کو خدا کے سوا کون ہدایت کرے۔ کیا تم پند پذیر نہیں ہوتے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی کو خریدا اور بخشش کے بدلے عذاب کو۔ یہ کیسے آگ پر صابر ہیں ؟ یہ اس لیے ہوا کہ خدا تعالیٰ نے کتاب حق کے ساتھ اتاری اور جن لوگوں نے اس میں اختلاف ڈالا۔ وہ اس کے خلاف میں دور جا پڑے۔"

العبد فقیر نور محمد مدرس مسجد قائم علی خان پشاوری

الحمد للہ اولاً و آخراً والصلوٰۃ علیٰ نبیہ محمد ظاھراً و باطناً وعلیٰ آلہ واصحابہ طراً وجمعاً امابعد فیا ایھا الاخوان المومنون ای احکم بیقاء الایمان ان نزول عیسٰی بن مریم علیہا السلام من السماء بعد ظھور المھدی الموعود حق وما قتل عیسٰی من ایدی الکفار وما صلب بل رفعہ اللہ الی السماء ونزولہ علامۃ للساعۃ ویقتل الدجال الاعور من یدہ وھذہ الامور کلھا ثابتۃ بالایت الناطقۃ والاحادیث القاطعۃ فکیف من ادعی بانی انا المسیح عیسٰی حاشا وکلا لیس ھو کما یدعی بل ھو

من احد الدجالين الكذابين وادعاؤه باطل محض مشتمل على انكاره من النصوص القطعية والبراهين اليقينية ولقد زين الشيطان له عداوة الانبياء فمن كان عدوا لله وملٰئكته ورسله وجبريل وميكال فان الله عدو للكافرين وصار مصداق هذه الآية فمن اظلم ممن كذب على الله وكذب بالصدق اذ جاءه اليس فى جهنم مثوى للكافرين۔ فمن كان هكذا فهو ضال مضل يضل الناس عن سواء الطريق فاجتنبوا منه ومن اجبارہ وانصارہ لعلکم تفلحون من شرہ۔

"بھائی مومنو! حضرت عیسٰی علیہ السلام کا آسمان سے ظہور مہدی علیہ السلام کے بعد اترنا حق ہے اور حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام صلیب پر نہیں چڑھائے گئے اور نہ مارے گئے بلکہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے ہیں۔ ان کا قیامت سے پہلے اترنا قیامت کی علامت ہے۔ وہ دجال کو قتل کریں گے۔ یہ سب امور بحکم آیات ناطقہ اور احادیث قاطعہ ہونے والے ہیں۔ پھر جو شخص اب دعوٰی کرتا ہے کہ میں مسیح ہوں وہ مسیح نہیں ہے بلکہ دجال ہے اور اس کا دعوٰی بحکم آیات و احادیث باطل ہے۔ شیطان نے اس کو نبیوں کی دشمنی اچھی کر دکھائی ہے اور جو نبیوں کا دشمن ہو۔ خدا اس کا دشمن ہے۔ وہ اس آیت کا مصداق ہے جس میں یہ بیان ہے کہ اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ پر افترا کرے اور حق کو (جب اس کے پاس آچکا ہو) جھٹلائے۔ کیا کافروں کا ٹھکانا جہنم نہیں ہے؟

حررہ الفقیر الحقیر حافظ عبد الحکیم قادری پشاوری

ما اجاب العلماء الکرام فھو حق بالصواب والجواب۔

"جو جواب علماء نے دیا ہے وہ درست ہے۔

الراقم فقیر سید محمد واعظ مسجد گنج خلف الصدق رئیس العلماء

حافظ محمد عظیم مرحوم

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام على رسوله محمد خاتم النبيين

وعلى آله وصحبه اجمعين اما بعد فلا يخفى على كافة المسلمين المومنين بجميع ما

جاء به المرسول الامين من الشرع المبين ان نزول عيسى بن مريم الصديقة المعدود

فى اشراط الساعة حق ثابت بالكتاب والسنة الصحيحة المصرحة قال عز من قائل

وانه لعلم للساعة. اخرج الحاكم عن ابن عباس هو خروج عيسى كذا فى الاكليل فى

معانى التنزيل وقرئ ابن عباس لَعَلَم بفتحتين بمعنى العلامة واخرج البخارى و

مسلم وابو داؤد والترمذى عن ابى هريرةؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

ليوشكن ان ينزل فيكم ابن مريم حكماً مقسطاً فيكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع

الجزية ويفيض المال حتى لا يقبله احد ثم يقول ابو هريرةؓ اقرءوا ان شئتم وان من

اهل الكتب الا ليؤمنن به قبل موته والمعنى ما من احد من اهل الكتب ادرك ذلك

الوقت الا امن بعيسى عند نزوله من السماء وصحح هذا القول الطبرى كذا فى تفسير

الخازن. وقال عطاء عن ابن عباسؓ اذا نزل عيسى الى الارض لا يبقى يهودى ولا نصرانى

الا امن به وشهد انه روح الله وكلمته وعبده ونبيه كذا فى التفسير الوسيط للامام الواحدى

واخرج الامام احمد فى مسنده عن عائشةؓ قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

يخرج الدجال فينزل عيسى ابن مريم فيقتله ثم يمكث عيسى فى الارض اربعين سنة

اماماً عادلاً مقسطاً وفى حديث مسلم عن النواس بن سمعانؓ ذكر رسول الله صلى الله

عليه وسلم الدجال ذات غداة الى ان قال ثم ياتى القوم فيدعوهم فيردون عليه قوله

فينصرف عنهم فيصبحون ممحلين ليس بايديهم شیء من اموالهم ويمر بالخربة

فيقول لها اخرجى كنوزك فتتبعه كنوزها كيعاسيب النحل ثم يدعو رجلاً فيضربه بالسيف

فيقطعه جزلتين رمية الغرض ثم يدعوه فيقبل ويتهلل وجهه ويضحك فبينما هو

كذلك اذ بعث الله المسيح بن مريم عليه السلام فينزل عند المنارة البيضاء شرقى

دمشق واضعاً كفيه على اجنحة ملكين فيطلبه حتى يدركه بباب لُدّ فيقتله الحديث

والحاصل ان نزول عيسى ابن مريم الموعود فى زمن الاستقبال انما يكون بعد خروج

الدجال والاحاديث فيه كثيرة يطول ذكرها بالاستيفاء وهو الآن حي في السماء هذا
قول اهل الحق المعول عليه لقوله تعالى وما قتلوه يقينا بل رفعه الله اليه اي الى
السماء قاله الحسن البصري كما في تفسير الامام الواحدي وينزل عند قرب الساعة

كهلا

ورسالته ثلاثين شهراً ثم رفعه الله اليه كذا في تفسير الخازن قالوا وما وصل الى سن الكهولة
ففيه اشارة الى نزوله من السماء كذا في تفسير جامع البيان فاخبر الله تعالى برفعه
اليه حيا بعدما وعده وقال يا عيسى اني متوفيك ورافعك الي والمراد ههنا توفي النوم
وعليه الاكثرون كما في جامع البيان ومثله قوله تعالى وهو الذي يتوفاكم بالليل ويعلم
ما جرحتم بالنهار الآية فالتوفي اعم من الاماتة ويدل عليه قوله الله تعالى يتوفى الانفس
حين موتها والتي لم تمت في منامها فيمسك التي قضى عليها الموت ويرسل الاخرى
الى اجل مسمى ان في ذلك لآيات لقوم يتفكرون ط فمن تفكر في قوله تعالى حكاية عن
قول عيسى عليه السلام يوم القيمة فلما توفيتني كنت انت الرقيب عليهم الآية علم انه
لم يرد به الاماتة بشهادة الآيات السابقة والاحاديث الصريحة المذكورة وبالجملة
ان الله تعالى لم يذكر في هذه الآية الا توفي عيسى ابن مريم ولم يذكر في القرآن انه
اماته قبل التوفي والرفع او بعده في السماء بل المنصوص ناطق بانه حي ينزل عند اقتراب
الساعة فمن انكر نزول عيسى ابن مريم الصديقة مدعياً انه مات في الحقيقة ثم جعل
هذا الانكار تمهيداً لاثبات دعوى المسيحية الجديدة وادعاء المماثلة العيسوية في
وصف النبوة واختار مسلك الملاحدة والباطنية وصرف النصوص الواردة في نزول
عيسى بن مريم نبي بني اسرائيل بضرب من التمحل الباطل وفاسد التاويل الى
معان توافق بغية هواه وهذيان يطابق هفوة مدعاه وحرف الكلم عن مواضعه ووضع
الكلام الحق في غير موقعه فادعى النبوة الشرعية وانكر الاحكام المحكمة القطعية
فهو كافر ملحد كذاب لا يخفى الحاده وكفره وكذبه على اولى العلم في هذا الباب فان
سيدنا محمدا صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين بنص القرآن المبين وقال القاضي

عیاض فی کتاب الشفا فی حقوق المصطفٰی من ادعی نبوة احد بعد نبینا علیہ الصلوٰة والسلام
او ادعی النبوة لنفسہ اوجوز اکتسابھا والبلوغ بصفاء القلب الی مرتبتھا کالفلاسفة وغلاة
المتصوفة وکذلک من ادعی منھم انہ یوحی الیہ وان لم یدع النبوة الی ان قال
فھؤلاء کلھم کفار مکذبون للنبی صلی اللہ علیہ وسلم لانہ اخبر انہ صلی اللہ علیہ وسلم
خاتم النبیین ولا نبی بعدہ واخبر عن اللہ تعالٰی انہ خاتم النبیین واجمعت الامة
علی حمل ھذا الکلام علی ظاھرہ وان مفھومہ ھو المراد بہ دون تاویل ولا تخصیص فلا
شک فی کفر ھؤلاء الطوائف کلھا قطعاً اجماعاً وسمعا وکذلک وقع الاجماع علی تکفیر
کل من دافع نص الکتاب اوخص حدیثاً مجمعا علی نقلہ مقطوعا بہ مجمعا علی حملہ
علی ظاھرہ انتھی کلامہ ملخصاً وقال الامام الصابونی فی الکفایة التی صنفھا فی عقائد
اھل السنة والجماعة ما لفظہ العدول عن ظواھر النصوص من غیر ضرورة الحاد محض
انتھی قال اللہ تعالٰی ان الذین یلحدون فی اٰیتنا لا یخفون علینا افمن یلقٰی فی النار
خیر ام من یاتی اٰمنا یوم القیٰمة اعملوا ما شئتم انہ بما تعملون بصیر واللہ
سبحانہ وتعالٰی وعد بحفظ کتابہ المبین عن تحریف الملاحدة المضلین فقال انا نحن
نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون فاقام العلماء الصالحین علی ابطال تاویل الملحدین
فدونوا علوم الکتاب والسنة الذی ھو اساس للاحکام الشرعیة الاصلیة والفرعیة
فی الکتب المبسوطة المضبوطة المشھورة التی تداولھا اھل السنة والجماعة فی
الاعصار الماضیة الی الآن وعنہ علیہ السلام لا یزال یحمل ھذا العلم من کل خلف عدولہ
ینفون عنہ تحریف الغالین وانتحال المبطلین وتاویل الجاھلین والملحد الذی
ذکرنا سابقا لیس نظیر عیسی ابن مریم المصدیقة بل مثیل الاسود العنسی ومسیلمة
الیمانی فی دعوی النبوة داخل فی سلسلة الکذابین الذین اخبر عن خروجھم النبی
الصادق الامین فقال صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعة حتی یبعث دجالون کذابون
قریباً من ثلثین کلھم یزعم انہ رسول اللہ اخرجہ مسلم وغیرہ فثبت بھذا التفصیل
وضح الدلیل ان الملحد المسطور علی الوصف المذکور دجال کذاب استحق علیہ

الشیطان فحمل علی ذلک الهذیان والطغیان وهو المفسد الساعی فی افساد عقائد
المومنین وایقاع التشویش فی صدور عوام المسلمین وعندی ان ترک المباحثة مع
الملحد المطرود اولی ولا ماتة قوله الزائغ احری بل الواجب لتنفیر العوام تشهیر
فساد عقائده بین الانام ولله در من قال بالجهر ولن یصلح العطار ما افسده الدهر حفظ
الله المومنین عن شره وضره وعن کره بعد فره ثم العجب العجاب من بعض اولی
الالباب وجمع من اهل العلم فی الباب کیف اغتروا باقوال الملحد البطال وتنزلوا
الی مدارک الجهال فامنوا باباطیل ذلک الضال زاعمین انه صادق وموحد ذو حلم
لا بل هو مارق وملحد فی سلم۔ اتخذ الٰهه هواه واضله الله علی علم واعجب من
هذا انهم یزعمون انفسهم کحواری المسیح عیسی ابن مریم الصدیقة کلا بل هم
انصار لمسیح الدجال الاعور فی الحقیقة۔ فاوردوا کثیرا من العوام کالانعام فی ورطة
الضلالة وافسدوا علیهم عقائدهم القدیمة الحقة فما ربحوا فی هذه البضاعة و
التجارة الا الهلکة والخسارة ایة خسارة خسارة الدنیا والاخرة فان لم ینتهوا
عن تلک الاقاویل التی یلقی علیهم العزازیل فعسی الله ان یسلط علیهم النقاد فیجهم
ای یبکتهم او هو لفظ یقبحهم ویرمیهم بانکساد ویشیع اخبار فضحهم فی جمیع البلاد
نتفق علی تضلیلهم وتسفیههم السنة جمیع اهل الرشاد ولا یبقی لکیدهم تاثیر ولا لمکرهم
مجال وعند الله مکرهم وان کان مکرهم لتزول منه الجبال وعما قلیل لیصبحن نادمین
ولتعلمن نبأه بعد حین۔

"حمد و صلوٰت کے بعد۔ مومنوں کو معلوم ہو کہ علاماتِ قیامت میں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کا نزول شمار کیا گیا ہے وہ حق ہے۔ کتاب و سنت سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ
نے فرمایا ہے وہ علمِ قیامت ہے۔ ابن عباسؓ نے فرمایا ہے اس سے حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کا تشریف لانا مراد ہے۔ ایسا ہی تفسیر اکلیل میں ہے۔ ایک قرأت
میں علم کی جگہ عَلَم بفتح ہے جس کے معنی علامت ہے۔ بخاری وغیرہ نے ابوہریرہؓ سے
روایت کیا ہے کہ عنقریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام حاکم عادل ہو کر آئیں گے۔ خنزیر

کو قتل کریں گے۔ جزیہ موقوف کریں گے۔ مال کی ایسی کثرت ہو گی کہ کوئی اس کو قبول نہ کرے گا۔ پھر حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کہ چاہو تو (اس کی تصدیق میں) یہ آیت پڑھو۔ وان من اھل الکتب الایہ۔ جس سے یہ مراد ہے کہ جو اہل کتاب حضرت عیسٰی علیہ السلام کا وہ وقت پائے گا۔ وہ ان پر ایمان لے آئے گا۔ اسی قول کو تفسیر آیت میں طبری نے صحیح کہا ہے۔ چنانچہ تفسیر خازن میں ہے حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب عیسٰی علیہ السلام زمین پر اتریں گے تب کوئی یہودی و نصرانی ایسا نہ ہو گا جو یہ شہادت نہ دے گا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ ایسا ہی تفسیر وسیط میں ہے۔ امام احمد نے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دجال نکلے گا۔ پھر عیسٰی علیہ السلام نازل ہوں گے اور اس کو قتل کریں گے۔ پھر وہ زمین میں چالیس برس رہیں گے۔ امام عادل اور حاکم منصف ہو کر۔ اور صحیح مسلم میں نواس بن سمعان سے حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن دجال کا ذکر کیا تو فرمایا کہ وہ ایک قوم کو اپنی طرف بلائے گا وہ اس کی بات کو رد کریں گے تو تہی دست ہو جائیں گے پھر وہ کھنڈروں پر گزرے گا۔ ان کو کہے گا کہ اپنے خزانے نکال دو تو وہ اپنے خزانے نکال دیں گے جیسے شہد کی مکھیاں نکلتی ہیں۔ پھر وہ ایک آدمی کو بلا کر دو ٹکڑے کر دے گا پھر اس کو بلائے گا تو وہ چمکتے چہرہ اور ہنستے منہ سے آئے گا ایسی حالت میں حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا بھیجے گا۔ وہ دمشق کے مشرق میں سفید منارہ کے پاس فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے اور دجال کو دروازہ لُد کے پاس پا کر قتل کریں گے۔ الحاصل حضرت عیسٰی علیہ السلام کا دجال کے بعد نزول فرمانا زمانہ آئندہ میں ہو گا اور اس وقت تو وہ زندہ آسمان پر موجود ہیں اور یہی اہل حق کا قول ہے جس پر اعتماد ہے۔ اس پر یہ قول خداوندی کہ یہودیوں نے یقیناً اس کو قتل نہیں کیا بلکہ خدا تعالیٰ نے اس کو اپنی طرف اٹھا لیا ہے دلیل ہے اپنی طرف اٹھانے سے آسمان پر اٹھانا مراد ہے۔ چنانچہ حسن بصری نے کہا ہے

ایسا ہی واحدی کی تفسیر میں ہے اور اس پر یہ قولِ خداوندی کہ "حضرت عیسیٰ علیہ السلام گہوارہ میں اور سِنِ کہولت میں (یکساں) کلام کریں گے" بھی دلیل ہے ابن عباسؓ نے فرمایا ہے کہ جب وہ رسول ہوئے تو تیس برس کے تھے۔ پھر بعد رسالت وہ تیس مہینے ٹھہرے۔ پھر خدا تعالیٰ نے ان کو اٹھا لیا۔ ایسا ہی تفسیر خازن میں ہے علماء نے کہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سِنِ کہولت کو نہ پہنچے تھے کہ اٹھائے گئے۔ لہٰذا اس آیت میں یہ ارشاد ہے کہ وہ آسمان سے اتریں گے (تاکہ سِنِ کہولت میں ان کا کلام کرنا پایا جاوے) ایسا ہی تفسیر جامع البیان میں ہے۔ خدا تعالیٰ نے ان کو زندہ اٹھانے کی اپنے اس وعدہ کے بعد خبر دی ہے جو ان کو دیا گیا تھا کہ اے عیسیٰ میں تجھے قبض کرنے والا اور اٹھانے والا ہوں۔ اس آیت میں لفظ تَوَفّی سے نیند مراد ہے چنانچہ اکثر علماء کا قول ہے۔ ایسا ہی جامع البیان میں ہے۔ اس کی نظیر وہ قولِ خداوندی ہے جس میں ارشاد ہے کہ خدا تم کو رات کے وقت توفی کرتا ہے۔ توفی موت کے سوا اور صورتوں سے بھی ہو سکتی ہے۔ اس پر وہ آیت شاہد ہے جس میں ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ جانوں کو موت کے وقت قبض کرتا ہے اور جو نہیں مرتے ان کو نیند میں۔

جو شخص اس قولِ خداوندی میں جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اٹھانے کا وعدہ دیا گیا ہے تامل کرے گا۔ وہ جان لے گا کہ اس سے موت دینا مراد نہیں چنانچہ آیات و حدیث اس پر شاہد ہیں۔ بالجملہ ان آیات میں حضرت عیسیٰ کے توفی بمعنی قبض کا ذکر ہے۔ نہ یہ کہ خدا نے ان کو مار دیا ہے۔ اور نصوص صحیحہ ناطق ہیں کہ وہ زندہ ہیں۔ پھر جو شخص ان کو مردہ سمجھتا ہے اور ان کے نزول کا منکر ہے اور اس سے وہ اپنے مسیح ہونے کی پٹڑی جماتا ہے اور تاویل و تحریف آیات و احادیث متعلقہ نزول مسیح میں مسلک ملاحدہ باطنیہ کا اختیار کرتا ہے۔ اور اپنی نبوت کا مدعی ہو بیٹھتا ہے۔ وہ کافر ملحد و کذاب ہے۔ اس کے الحاد و کفر و کذب میں کوئی شک نہیں۔ قاضی عیاض نے شفا میں کہا ہے کہ جو شخص آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا مدعی ہو اور اپنی کمائی اور صفائی قلب کے ذریعہ سے حصولِ نبوت کو جائز رکھے یا نزولِ وحی کا مدعی ہو۔ گو مدعی نبوت نہ ہو وہ کافر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹا سمجھنے والا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا ہے کہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور خدا تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں۔ اور اس پر امت کا اتفاق ہے کہ ان آیات و احادیث کے ظاہری معنی مراد ہیں۔ نہ کوئی تاویلی معنی۔ ایسے لوگوں کے کفر پر اجماع ہے۔ ایسا ہی ان لوگوں کے کفر پر جو نص کتاب اللہ کو دفع کریں۔ یا کسی ایسی حدیث میں جو اتفاقی صحیح اور ظاہری معنی پر یقیناً محمول ہو۔ کوئی تخصیص نکالیں۔

امام صابونی نے کفایہ میں کہا ہے کہ "ظاہر معنی آیات و احادیث سے بلا ضرورت عدول کرنا۔ الحاد ہے۔" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہم پر وہ لوگ مخفی نہیں جو ہماری آیات میں الحاد کرتے ہیں۔ کیا جو شخص آگ میں ڈالا جاوے وہ بہتر ہے یا جو با امن قیامت کے دن حاضر ہو۔ خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب کی محافظت کا خود وعدہ کر لیا ہے۔ لہٰذا اس نے ایسے علماء کو پیدا کر دیا ہے جو ان ملحدوں کی تحریف سے دین کو بچاتے چلے آئے ہیں۔

یہ ملحد قادیانی حضرت مسیح کا مثیل و نظیر نہیں بلکہ اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب کا۔ (جن کا ذکر فتوے کے صفحہ ۶۰ میں ہے) نظیر ہے اور ان کذابین کے سلسلہ میں داخل جن کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے۔ چنانچہ مسلم وغیرہ کی حدیث (مذکورہ صفحہ ۶۱ فتوے میں ہے)

اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ ملحد مذکور دجال ہے۔ شیطان اس پر مسلط ہے جو اس سے یہ بکواس کرا رہا ہے۔ وہ مقصد ہے مسلمانوں میں فساد پھیلا رہا ہے۔ میرے نزدیک ایسے ملحد سے مباحثہ ترک کر کے عام مسلمانوں کو اس کے عقائد باطلہ کے فساد سے مطلع کر کے متنفر کرنا چاہیے۔ بڑے تعجب کی بات یہ ہے کہ بعض اہل علم اس ملحد بطال کے اقوال سے دھوکا کھا بیٹھے ہیں اور خود جاہل بن گئے اور اس گمراہ کے باطل

خیالات کو حق اور اس کو اہل علم سمجھنے لگ گئے ہیں اور خود اس کے حواری بن بیٹھے ہیں۔ وہ مسیح دجال کے مددگار ہیں۔ وہ اس سے باز نہ آئیں گے تو خدا ان پر بھی ایسے لوگوں کو مسلط کرے گا جو ان کے کھوٹ دفساد کو ظاہر و مشتہر کریں گے پھر وہ سخت نادم ہوں گے۔"

حررہ الفقیر محمد ایوب الحنفی البشاوری خادم الفقہ والحدیث والتفسیر

ما قال اعلمنا و مدققنا فھو عین الصواب لا شک فی نزول عیسٰی وانہ لعلم للساعۃ فلا تمترن بھا یدل علیہ سیاق النظم وسباقہ ومن معتقدی ان نزول عیسٰی حق ثابت بالادلۃ القاطعۃ من الایات والاحادیث واجماع الامۃ فمن انکرفانکارہ من الادلۃ المذکورۃ فھو معرض عن طریق الرشاد ومروج لسبیل الالحاد۔

"جو ہم سے بڑھ کر عالم اور مدقق نے کہا ہے وہ عین صواب ہے۔ اس میں شک نہیں کہ عیسٰی علیہ السلام نازل ہوں گے۔ آیۃ لعلم للساعۃ کا بیان اور سیاق اس پر دلیل ہے۔ میرا یہی اعتقاد ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کا نزول یقینی دلائل آیات واحادیث اور اجماع امت سے ثابت ہے پس جو اس کا منکر ہے وہ رُشد کے طریق سے منہ پھیرتا ہے اور الحاد کے طریق کو رواج دے رہا ہے۔"

کتبہ فقیر مسعود خلف مفتی برکت اللہ مرحوم

اللّٰھم[1] انی اعوذبک من فتنۃ المسیح الدجال۔ بہت افسوس بحال میرزا صاحب کادیانی آتا ہے۔ اغلب یقین ہے کہ ابلیس لعین نے ان کو بہکایا ہے۔ یہ عقائد وکلمات ان کے جو انھوں نے توضیح مرام وازالہ اوہام میں تحریر کیے ہیں کفر ہیں اور قائل اس کا کافر ہے۔ جو جناب

---

[1] اے خدا مسیح دجال کے فتنہ سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔

مولانا ابوالفضل رومی مولوی سید نذیر حسین صاحب و مولانا جناب ابوسعید صاحب نے فتویٰ دیا ہے وہ حق ہے واللہ الموفق بالصواب۔

العبد قاضی عبدالقادر پشاوری

جو فتویٰ کہ علمائے ہندوستان و پنجاب نے درحق غلام احمد قادیانی دیا ہے وہ صحیح ہے اور معتقد اعتقادات توضیح المرام کافر ہے۔

العبد مُلا محمد بشیر صوات　　مُلا محمد منیر　　مُلا الہداد

ملا نصیر بنگرام　　ملا معزالدین تنگی تپہ ہشت نگر　　مُلا وجیہ الدین

ملا اسمٰعیل اوڈی گرام صوات　　ملا بشیر محمد　　قاضی عبدالخالق ماجور

مُلا فصیح الدین یوسف زئی

قائل و معتقد وفات مسیح و نہ آمدن وے باین دنیا بقرب قیامت و مقتول گردیدن وے وغیرہ امور کہ در فتویٰ نامہ علمائے ہندوستان و پنجاب درج اند۔ اگر غلام احمد کادیانی این کلمات گفتہ باشد یا اعتقاد وے برین باشد وے بموجب شرع شریف کافر مطلق است و اعوان وے اگر این اعتقاد داشتہ باشند کافر اند۔

معتقد ما فی ھذا السوال فی العقائد والجیان قد استھوتہ الشیاطین فی الارض حیران لہ اصحاب یدعونہ الی الھدی ائتنا۔ فما یاتی الیھم موتنا۔ ومنشأ اعتقادہ الفاسد انہ ما میّز بین الھام الرحمٰن۔ ووسوسۃ الشیطان وبین خاطر الروح و ھوی النفس والطغیان۔ وترک ما وجب علیہ من تطبیق الخیالات والخطرات بالقرآن والسنۃ واجماع الامۃ المرحومۃ۔ فالواجب علیہ ان یتوب۔ فانہ وقع فی اکبر الکبائر من الذنوب۔

”عقائد مذکورہ سوال کے معتقد کو شیاطین نے زمین میں بہکا رکھا ہے۔ وہ حیران ہے لوگ اس کو ہدایت کی طرف بلاتے ہیں مگر وہ نہیں آتا۔ اس کے فساد اعتقاد کا منشا یہ ہے

کروہ الہام رحمانی اور وسوسہ شیطانی میں تمیز نہیں کرتا اور اپنے خطرات و خیالات کو قرآن و حدیث و اجماع پر عرض کرنا چھوڑ بیٹھا ہے۔ اس پر واجب ہے کہ توبہ کرے وہ بڑے گناہ میں جا پڑا ہے۔

العبد رحمت اللہ عفا اللہ

علمائے راولپنڈی و ہزارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ لاریب ان العقائد المذکورۃ فی السوال کفر و نفاق و زندقۃ و الحاد و احداث و ضلال فان لم یکن صاحبہا کافراً و ملحداً و زندیقاً و منافقاً فلیس فی الارض کفر و الحاد و زندقۃ فلعنۃ اللہ علی من اسس الضلال و غیر الدین و حرف النصوص و اساء الظن باللہ و بانبیائہ و شرعہ و قال اوحی الی و لم یوح الیہ شیئ و علی اعوانہ و انصارہ السفہاء الاذلین و لا شک فی کونہ من الدجاجلۃ عصمنا اللہ تعالیٰ من کیدہ و اضلالہ آمین۔

"اس میں شک نہیں کہ عقائد مذکورہ سوال کفر و الحاد و چھپا ارتداد و نفاق ہے۔ اس پر خدا کی لعنت ہو جس نے گمراہی کی بنیاد ڈالی ہے اور خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور شرع پر بدگمانی کی اور یہ کہا ہے کہ میری طرف وحی ہوتی ہے اور واقعہ میں نہیں ہوتی ایسے ہی اس کے انصار مددگاروں پر جو بے عقل و ذلیل ہیں۔ بے شک وہ دجال ہیں۔ خداوند کریم ان کے مکر و گمراہی سے بچائے۔"

کتبہ عبد الاحد ابن القاضی محمد حسن خانپوری عفا اللہ عنہما

الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ علی رسولہ محمد و آلہ و صحبہ اجمعین۔

امابعد فیقول احقر عبادی الباری محمد الخانفوری ان ما قال شیخنا السید

نذیر حسین و برکتنا المولوی عبد الجبار الغزنوی سلمهما اللہ تعالیٰ فی الدادین مغیرھما من العلماء الکرام فی حق الکادیانی فھو حق وصواب لا شک انہ من الدجاجلۃ اعاذنا اللہ من ھذہ العقیدۃ الفاسدۃ آمین۔

"جو کچھ ہمارے شیخ مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب اور ہماری برکت مولوی عبد الجبار صاحب وغیرہ علمائے کرام نے کادیانی کے حق میں کہا ہے وہ حق ہے اور بے شک کادیانی دجالوں میں سے ہے۔"

حررہ محمد بن محمد حسن خانفوری عفی عنہ

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الذی بعث بالحق لیظھرہ علی الدین کلہ اما بعد فیقول احقر العباد محمد بن سالم المکرانی ان ما قال العلماء فی تکفیر مرزا الکادیانی فھو حق وصواب ولا شک ان من مات بھذہ العقائد الفاسدۃ ولم یتب فھو فی نار جھنم خالدًا فیھا۔ اللھم اعذنا من ھذہ العقیدۃ الباطلۃ۔ الحق یعلوا ولا یعلی علیہ۔

"جو کچھ علما نے تکفیر کادیانی کے باب میں کہا ہے وہ حق ہے۔ اس میں شک نہیں کہ جو شخص ایسے عقائد فاسدہ پر بلا توبہ مرے وہ جہنم میں رہے گا۔"

فقیر محمد بن سالم المکرانی عفی عنہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد فما قال العلماء فی تکفیر میرزا کادیانی فھو صحیح وکفرہ ثابت وعقائدہ مخالف الکتاب والسنۃ۔ وقولہ انا مثیل المسیح وعیسی ابن مریم مات فدعواہ باطل وھو دجال کذاب خارج عن الاسلام لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم سیکون فی امتی کذابون کلھم یزعم انہ نبی اللہ وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔

"علماء نے جو کچھ تکفیر کادیانی کے باب میں کہا ہے وہ صحیح ہے اور اس کا کفر ثابت اور اس

کے عقائد کتاب وسنت کے مخالف ہیں۔ اس کا یہ کہنا کہ میں مسیح عیسیٰ علیہ السلام بن مریم کا مثیل ہوں ایک باطل دعویٰ ہے اور وہ دجال وکذاب ہے۔ اسلام سے خارج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ میری امت میں کذاب پیدا ہوں گے جو دعوائے نبوت کریں گے اور میں نبیوں کا خاتم ہوں۔"

العبد تاج دین گجراتی پنجابی

ما قال العلماء المحققون فی الکادیانی حق وصواب۔

"جو علمائے محققین نے کادیانی کے حق میں کہا ہے وہ حق ہے۔

نیاز آگین قاضی محسن الدین عفی عنہ

میں نے یہ فتویٰ اول سے آخر تک بنظر غور دیکھا اور اس سے پہلے اس شخص کے رسائل فتح اسلام اور توضیح مرام اور ازالۂ اوہام وغیرہ بھی دیکھے۔ اور اس کے بعض مریدوں۔ نیم ملّا خطرۂ ایمان سے مباحثہ کا بھی اتفاق پڑا اور خود مرزا سے بھی الہام کے بارہ میں بالمشافہ ایک سوال کیا تھا جس کے جواب میں وہ مبہوت رہ گیا تھا۔ غرض میں اُن کے مذہب اتباع ہوا سے پورا واقف ہوں۔ حضرت مجیب نے ان کے حق میں جو کچھ فرمایا ہے وہ سب صحیح اور بجا ہے۔ بلکہ یہ گمراہ فرقہ اس سے بھی زیادہ کے مستحق ہیں۔ ارحم الراحمین ان کو توبہ نصیب کرے اور اپنی مخلوق کو ان کے شر سے بچائے اور ان کا رد کرنے والوں کی مدد کرے۔

ھدایت اللہ امام مسجد موحدین صدر پنڈی

ان ھذہ العقائد الاخیرۃ التی ذکرت فی رسائل الکادیانی باطلۃ زائغۃ مضلۃ فانھا مخالفۃ للکتاب والسنۃ واجماع الامۃ ومعارضۃ للاخبار والآثار الصحیحۃ واقوال المرضیۃ ومباینۃ لاھل السنۃ والجماعۃ وموافقۃ لاھل البدعۃ والھوی واھل الکتب من الیہود والنصاریٰ واھل الالحاد والزنادقۃ والھنود والفلا سفۃ

یاللعجب ان قائلھا ینکر خوارق الملائکۃ والانبیآء والاولیاء بید عی ھو من

نفسہ ھٰذہ وبھا دیمتاز علمہ وفہمہ علیٰ علمھم وفھمھم وھٰذا اضلال صریح و

منوال قبیح۔ اللّٰھم تب علیہ ان تاب عنھا واھلکہ ان بقی علیھا وطغیٰ واعذنا منھا

اجعلنا من المھتدین واحفظنا عن مکرالماکرین۔ اٰمین ثم اٰمین بوحمتک یاارحم الراحمین

”کادیانی کے یہ آخری عقائد جو اس کے رسائل میں مذکور ہیں باطل ہیں۔ کتاب سنت و

اجماع امت کے مخالف ہیں۔ احادیث و آثار صحیحہ کے معارض۔ اقوال پسندیدہ

اہلسنت سے مباین۔ اہل بدعت۔ یہود۔ نصاریٰ۔ ملحدوں جیسے مرتدوں، ہندوؤں

فلسفیوں کے موافق ہیں۔ تعجب ہے کہ کادیانی ملائکہ اور انبیاء و اولیاء کی خوارق کا

منکر ہے اور خود ان امور کا مدعی اور اپنے علم و فہم کو ان کے علم و فہم سے بہتر سمجھتا

ہے۔ یہ صریح گمراہی اور ہزل ہے۔ خداوند اس کو توبہ نصیب کر یا ہلاک کرے“

حافظ عبدالھادی اعاذہ اللّٰہ عن الاعادی شاہ پوری ثم فنڈی

علمائے جہلم و قرب و جوار آں

بندہ کو بسبب استماع اخبارات و حالات حسنہ مرزا کادیانی کے جو علی العموم واصل ہوئی تھی حسن ظن بلیغ تھا اور اس کو زمرہ صالحین میں شمار کرتا تھا اور اب تک اس کی تصنیفات دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ چونکہ یہ فتویٰ دیکھا اور مرزا کے معتقدات سے اطلاع ہوئی تو حسن ظن مرتفع ہوا۔

مرزا اگر فی الواقع عقائد محررہ فتویٰ کا معتقد ہے تو بلاشک وہ ارتداد و الحاد میں داخل اور مستحق وعید ولا تصل علی احد منھم مات ابدا ولا تقم علیٰ قبرہ کا ہے۔

واللّٰہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

العبد احمد الدین دریالوی علاقہ جاپ تحصیل پنڈ دادن خان ضلع جہلم

حال وارد جہلم

سبحانك لا علم لنا الا ما علمتنا انك انت العليم الحکیم- ان کان عقائدہ هکذا فجمیع ما حررہ العلماء فی حقہ صحیح۔

"مرزا قادیانی کا یہی اعتقاد ہے تو جو کچھ علماء نے اس کے حق میں لکھا ہے صحیح ہے"

ابو عبد البصیر میر حمزہ هزاروی

الحمد للہ المعز الرحیم والصلوٰۃ علی نبیہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ المشیعین للدین القویم- اما بعد بندہ زمانۂ ملاقات سے مدت تک مرزا کی کمال دیانتداری اور اونچے درجے کی پرہیزگاری اور داعی الی اللہ ہونے کا بہ نہایت جان نثاری صمیم قلب سے معتقد تھا اور اس کو زمرۂ غمخواران خلق اللہ سے سمجھتا تھا اور ابتدا میں ایسی باتیں سن کر کہتا تھا کہ سبحان ھذا بهتان عظیم لیکن چونکہ مدت سے مشہور ہو رہا ہے کہ وہ بذریعہ تحریرات مطبوعہ مشتہرہ کے ایسی باتوں کا معتقد و مدعی ہے جو مولوی ابو سعید محمد حسین مہتمم اشاعۃ السنہ بٹالوی صاحب کے سوال میں بحوالہ تحریرات مذکورہ درج ہیں۔ اور وہ تحریرات آج تک مجھ کو باوجود سعی و جستجو کے میسر نہیں ہوئیں۔ تاکہ میں ان کے مطالعہ سے حسب استعداد اپنی کے دجالیت وکذابیت و اسلام کے دائرہ سے خارج ہونے یا حقانیت و رہبانیت و صداقت و اشاعت اسلام مرزا کی ایسی یقینی اور قطعی سند حاصل کرتا اور پھر استفتا پر لکھتا کہ اس کو عالم الغیب و الشہادۃ کی حضور میں پیش کر سکتا۔ اور فرمان ایزد سبحان کا بھی بے تحقیق لکھنے اور کہنے اور کرنے سے شدت سے منع کرتا ہے کہ ولا تقف ما لیس لك بہ علم ان السمع والبصر والفؤاد کل اولٰئك کان عنہ مسئولا۔ اور ایضاً الیوم نختم علی الخ اور نبی الرحمت نے فرمایا ہے کہ الشاهد یری ما لا یری بہ الغائب اور غائب پر حکم لگانے سے روکا ہے اور سوال میں بھی بحوالہ تحریرات میرزائی مسطور ہے کہ وہ ایسی باتوں کا معتقد و مدعی ہے۔ لہٰذا نہ مطلقاً بلکہ مقیداً لکھا جاتا ہے کہ اگر مرزا ایسے اعتقادات کا معتقد و مدعی ہے جو سوال میں درج ہے تو بے شک وہ انھیں فتوؤں کا مستوجب و مستحق ہے جو علمائے ربانیین نے اس کے حق میں لگائے ہیں اور معاذ باللہ کہ کسی کے حق میں تقلیداً اور سمعاً کوئی فتویٰ دوں اور لکھوں۔ اعوذ باللہ من شرور نفسی

ومن سیئات اعمالی اللھم آت نفسی تقوٰیھا وزکّھا انک خیر من زکٰیھا آمین یا ارحم الراحمین۔

العبد برہان الدین جہلمی

اگر عقائد مرزا کے اسی طرح پر ہیں جو اس میں تحریر ہیں تو جواب یہی ہے جو فتوے میں تحریر ہے۔

فیض احمد جہلمی

ھذا الجواب صحیح وما قال مرزا باطل عند اھل السنۃ والجماعت۔

"یہ جواب صحیح ہے اور جو مرزا نے کہا ہے وہ اہل سنت کے نزدیک باطل ہے۔

احقر العباد فقیر محمد ایڈیٹر سراج الاخبار جہلم

یہ عقیدہ مخالف عقیدہ اہل سنت وجماعت کے ہے۔

عبدالوحد سلطان محمود عفی عنہ جہلمی

علمائے گجرات وحوالی آں

جو عقائد معہ دلائل مرزا کادیانی کے اس فتوے میں درج ہیں وہ تمام اہل حق کے خلاف ہیں۔ اہل حق تو یہ کہتے ہیں۔ النصوص تحمل علی ظواھرھا والعدول الی معان یدعیھا

---

[1] مولوی برہان الدین صاحب کی نسبت گجرات وپشاور کے مرزائی عیسائیوں نے یہ مشہور کر دیا تھا کہ انھوں نے اپنی شہادت سے جو اس فتوے پر لکھی ہے رجوع کر لیا ہے۔ جو بات مولوی برہان الدین صاحب کو پہنچی تو انھوں نے بذریعہ خاص مراسلت ہم کو اس سے اطلاع دی اور یہ بھی لکھا کہ میں اب تک اس اپنی شہادت پر قائم ہوں۔ مرزائی عیسائی اس پر بولیں گے تو ہم مولوی صاحب کا خط چھاپ دیں گے۔

[2] اس عبارت کا ترجمہ فتوے میں بصفحہ ۲۰ گزر چکا ہے۔

اھل الباطل الحاد۔ قال اللہ تعالیٰ انّ الذین یلحدون فی اٰیٰتنا لایخفون علینا۔

عبد الرحمٰن ساکن موضع دیونہ ضلع گجرات

من کان اعتقادہ مخالفاً للسنۃ والجماعۃ فھو مبتدع متبع غیر سبیل المومنین اعاذنا اللہ واخواننا المسلمین من اباطیلہ المکاذبۃ ومعتقداتہ الباطلۃ۔

"جس شخص کا اعتقاد اہل سنت جماعت کے مخالف ہے وہ بدعتی ہے مومنوں کی راہ کے سوا۔ اور راہ چلنے والا۔ خدا اس کے جھوٹے عقائد سے مسلمانوں کو بچائے"۔

العبد فضل الدین گجراتی

عقائد میرزا غلام احمد الکادیانی من الاعتزال۔ والفلسفۃ والذین سمّوا باھل السنۃ والجماعۃ من وقت بدء التنازع بین فرق المسلمین بمراحل منہ کل حزب بمالدیہ فرحون عندی ما فی الفاظی من غیر تبدیل ولا تقتیر۔

"کادیانی کے عقائد معتزلہ اور فلسفہ کے عقائد ہیں۔ جو لوگ اہل سنت کہلاتے ہیں وہ ان عقائد سے کوسوں دور ہیں۔ میری یہی رائے ہے جس میں نہ کمی ہے نہ زیادتی"۔

ابو الفیض محمد حسن حنفی از بھیں تحصیل چکوال ضلع جہلم

سیالکوٹ

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذی اصطفی وعلی آلہ اھل التقی اما بعد

اس عاجز کو سیدنا مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کی تحریر سے اس سوال کے جواب میں کلی اتفاق ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

ابو عبد اللہ عبید اللہ معروف بمولوی غلام حسن

۱؎ اس آیت کا ترجمہ صفحہ   میں ہے۔

وزیر آباد

الحمد لاهلہ والصلوٰۃ علی اھلھا۔ اما بعد فقد طالعت مرۃ بعد اخریٰ۔ کتب القادیانی ورسائلہ فوجدتہا مملوۃ بالکفر والالحاد والکذب علی اللہ ورسولہ و الطعن علی اھل الحق فانہ یسلم امراً مرۃ وینکرہ اخری۔ طریقتہ طریقۃ اھل الالحاد والفساد۔ ومذھبہ مذھب اھل الزیغ والعناد۔ ھو دجال من الدجاجلۃ الذین اخبر عنھم المخبر الصادق ومتبع غیر سبیل المومنین ومتمسک بدلائل الملحدین وخداع للمسلمین۔ من طالع کتبہ ووازنھا بالکتاب والسنۃ فلا یخفی علیہ ما قلنا اعاذنا اللہ وجمیع المسلمین من عقیدتہ الباطلۃ وطریقتہ الکاسدۃ وارشدنا الی طریق الصواب الذی اختارہ لعبادہ الذین ھم اولوا الفضل واولوا الالباب۔

"بعد حمد و صلوٰۃ۔ میں نے قادیانی کی کتابوں کا بارہا مطالعہ کیا تو ان کو کفر و الحاد سے اور خدا اور رسول پر افتراء سے پُر پایا۔ وہ کہیں کسی امر کو تسلیم کرتا ہے کبھی اس سے انکاری ہوتا ہے۔

اس کا طریق اہل الحاد و فساد کا طریق ہے اور اس کا مذہب کجی اور عناد والوں کا مذہب ہے۔ وہ ان دجالوں میں سے دجن کے آنے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے) ایک دجال ہے اور مومنوں کی راہ چھوڑ کر اور راہ چلنے والا اور ملحدین کے دلائل سے تمسک کرنے والا۔ مسلمانوں کو دھوکا دینے والا۔ جو شخص اس کی کتابوں کو دیکھ کر قرآن و حدیث سے ان کا مقابلہ کرے گا اس پر ہمارا یہ بیان مخفی نہ رہے گا۔ خدا مسلمانوں کو اس کے عقیدۂ باطلہ سے بچائے اور طریقِ صواب پر چلنے کی ہدایت کرے۔"

حافظ عبد المنان

احمدک یا من لہ المحمد واصلی علی من علیہ الصلوٰۃ اما بعد فقد نظرت فی

ورسائل القادیانی نظر الانصاف وسمعت مقالاتہ فوجدتہا داعیۃ الی الاعتساف

وهو رجل قبیح قبح الله وجهه ووجه اتباعہ ما دام علی هذا المنهاج۔ او تاب

الله علیه وعلی اتباعہ ان رجع عن هذا الاعوجاج۔

"بعد حمد وصلوٰۃ۔ میں نے کادیانی کے رسائل کو غور سے دیکھا اور اس کے مقالات

کو سنا تو ان کو بے انصافی اور زیادتی کی طرف داعی پایا۔ خدا اس کا اور اس کے

اتباع کا جب تک وہ اس طریق پر رہیں منہ برا کرے یا ان کو توبہ کی توفیق دے۔"

العبد المسکین فقیر جلال الدین

فقد طالعت هذا السوال والجواب۔ بالتامل والصواب فوجدتہ حقا قویا

وجوابا صحیحا وفصل الخطاب ولا ریب ان الکادیانی ضال مضل مفتر علی الله۔

ورسولہ ومبتغ فی الاسلام طریقۃ الجاهلیۃ ومطلب بذالک العروض الدنیویۃ ومسود

وجهه بفعلہ القبیح صب علیه ربہ سوط العذاب او یهدیه الی سبیل اولی الابصار

واولی الالباب۔

میں نے اس سوال وجواب کو تامل سے دیکھا تو اس جواب کو حق وقوی اور ٹھیک تا

حکم پایا۔ اس میں شک نہیں کہ کادیانی گمراہ ہے۔ لوگوں کو گمراہ کرنے والا۔ خدا

ورسول پر افتراء کرنے والا۔ اسلام میں رہ کر کافروں کا طریق چاہنے والا اور اس

ذریعے سے دنیا کمانے والا۔ اس کا منہ کالا ہو اور اس پر عذاب نازل ہو یا ہدایت

نصیب ہو۔"

حررہ محمد عبد القادر سخانوی

الحمد لله رب العالمین وبہ نقتدی والصلوٰۃ والسلام علی امام وبہ اقتدائی۔

اما بعد فقد نظرت فی السوال والجواب وقد بریت فیه فوجدتہ مطابقا للحق وموافقا

للغرض الصحیح الذی ارشدنا الیه الله ورسولہ فصاحب هذه المهفوات التی مندرجۃ

فی السعال زندیق شریر مخالف لملۃ الاسلام۔ حفظنا اللہ جمیع المسلمین عن مزخرفاتہ۔

"میں نے سوال وجواب کو دیکھا۔ جواب کو حق پایا ان باتوں کا جو سوال میں مذکور ہیں۔ قائل چھپا مرتد ہے۔ اسلام کا مخالف۔"

العبد محمد محی الدین نظام آبادی

قولی فی القادیانی کقول شیخی حافظ عبد المنان فی حقہ۔

"قادیانی کے حق میں وہی میرا قول ہے جو میرے شیخ حافظ محمد عبد المنان صاحب کا قول ہے۔"

المسکین محمد شاہ دین سوھدروی

بحکم نصوص شارع مضامین تالیفات مرزا کی ضلالت سے مبرہن ہے۔ خصوصاً اس کا ادعاء نبوت۔ جس صورت میں مراد مرزا لفظ محدث سے نبی ہے۔ چنانچہ روبرو کا ذکر ہے۔ تو اُلکا لفظ نبی سے کیا فائدہ اور استدلال منع اطلاق محدث بحدیث لقد کان لکو فیما قبلکم من الامم محدثون فان یک فی امتی فانہ عمر متفق علیہ سے باقاعدہ مستمرہ اصول عدم شرط مستلزم عدم شروط نفی محدثیت بھی بنظر اہل انصاف صحیح ہے۔ پھر جو اعتراض نزول عیسیٰ بن مریم نبی اللہ بنی اسرائیل پر دیحصر نبی اللہ عیسی علیہ السلام واصحابہ حتی یکون راس الثور لاحدھم خیراً من مأیۃ دینار لاحد کم الیوم فیرغب اللہ نبی اللہ عیسیٰ واصحابہ فیرسل اللہ الحدیث عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لیس بینی وبینہ (عیسی علیہ السلام) نبی وانہ نازل (ابوداؤد۔ ص ۲۳۸) وارد ہے وہی اعتراض بعینہ نبوت مرزائی وامتیت پر وارد ہے۔ کس طور وہ ایک جہت سے نبی ہی ہو سکتا ہے اور ایک جہت سے امتی۔ پس جو جواب دفع اس اعتراض میں مرزائی رکھتے ہیں وہ جواب متعقد نزول (عیسیٰ بن مریم) نبی اللہ بنی اسرائیل کی طرف سے سمجھ لیویں۔

عائذ باللہ عبد اللہ پسروری عبد العظیم پسروری عبد الکریم پسروری

ماقولہم درکفر مرزا غلام احمد کادیانی ۔ الجواب جس کو شریعت محمدی کافر فرمائے میرے نزدیک بھی کافر ہے ۔ جو ایک رکنِ اسلام سے انکار کرے اس کے کفر میں کیا شک ۔

حافظ محمد گوہر نو لکھوی

علمائے کپورتھلہ وغیرہ

حامداً ومصلیاً ۔ گزارش ہے کہ احقر الناس کو کادیانی صاحب کی نسبت ان کے ابتدائی امر میں بہت کچھ حسن ظن تھا ۔ پھر چند وجوہ ذیل سے زائل ہوا ۔

۱ ۔ فتح ۔ توضیح ۔ ازالہ کے مطالعہ کے ان میں بہت سے مضمون کتاب اللہ اور سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور طریق سلف صالحہ کے خلاف دیکھنے میں آئے اور کہیں نصوص قرآنیہ اور سنیہ سے استشہاد بھی کیا تو بطور تاویل القول بما لا یرضی بہ قائلہ فرقہ ناجیہ اہل سنت وجماعت کے بکلی خلاف ۔

۲ ۔ کادیانی صاحب کے کشفِ حال کی بابت شیخنا ومرشدنا شیخ الاسلام مفتی شریعت ہادی طریقت حضرت مولانا شاہ رشید احمد صاحب گنگوہی ابد اللہ فیوضہم کی جناب میں درخواست کی کہ باطنی طور پر ملاحظہ فرما کر ارشاد فرما دیں ۔ حضرت مرشدنا نے اپنا مکاشفہ تحریر فرمایا کہ اس کا حال مختار ثقفی[۲] کا سا بتلایا گیا ہے ۔

۳ ۔ عاجز نے دو دفعہ استخارہ کیا ۔ پہلی دفعہ کادیانی صاحب کی مسجد کو ایسی صورت پر دیکھا کہ اس کا منہ شمال کی طرف اور پشت جنوب کی طرف ہے جس میں نماز پڑھنے سے جنوب کی سمت سجدہ ہوتا ہے ۔ دوسری دفعہ کادیانی صاحب بذات خود ایسی صورت میں دکھائی دیے کہ سرو قامت گندم گون وجیہہ اور سفید پوش ہیں لیکن موٹے بروت حد مسنونہ سے بہت بڑھے ہوئے

---

[۱] یہ وہ شخص ہے جس نے سیالکوٹ میں بمقام حسام الدین او برو مولوی محمد احسن لہروی بیعت مرزا کی کی تھی ۔ اب اپنی بیعت سے انکاری ہو کر مستعفی ہے ۔ [۲] مختار کا حال صفحہ میں فتویٰ کے گزرا ۔

گویا کسی سکھ کی مونچھیں ہیں۔

میرے ایک دوست میاں گلاب خان افغان ساکن کپور تھلہ حال وارد سلطان پور نے بھی استخارہ کیا تو خواب میں ایک ناپاک اور موذی جانور دکھائی دیا جس کا نام لینا میں تہذیب کے خلاف سمجھتا ہوں۔

۴۔ علمائے ظاہر کے علاوہ اہل کشف وشہود بھی ان کے مفترانہ خیالات کے سخت مخالف ہیں اور فرماتے ہیں من لا شیخ لہ فشیخہ شیطان کے موافق بے شیخ طریقت پر چلنے سے شیطان کے قابو میں آ گئے ہیں اور اس کے وساوس کو الہامات سمجھتے ہیں۔ عیاذاً باللہ۔ چونکہ ان کی باتیں ایسی ہیں کہ ہم نے اور ہمارے بزرگوں نے کبھی نہیں سنیں اس لیے بلاشبہ حدیث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی اٰخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لا تسمعوا انتم ولا اٰباءکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم (رواہ مسلم) کے مصداق ہیں۔ سرورق ازالہ پر مرسل یزدانی۔ اور سرورق فیصلہ آسمانی پر لعرلیفاً یا حسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون اور ازالہ کے صفحہ ۶۷۳ میں آیہ مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد سے اپنا مبشر بہ ہونا۔ اور رسالہ الحق مباحثہ لودھیانہ کے صفحہ ۱۶ نوٹ ایڈیٹر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھا اور فتح اسلام کی یہ عبارت کہ جو مجھے نہیں مانتا وہ اسے نہیں مانتا جس نے مجھے بھیجا۔ یہ ایسی باتیں ہیں جن سے کادیانی صاحب کا مدعی نبوت اور رسالت ہونا صاف ظاہر ہے۔ اس لیے وہ حدیث ان[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی یبعث دجالون کذابون قریب من ثلاثین کلھم یزعم انہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ کے موافق ان تیس میں سے ایک ہے۔

اور صفحہ ۱۸-۱۹ توضیح میں محدث ہونے کے پیرایہ میں اپنا نبی ہونا صاف بتلا دیا ہے۔ ایک جگہ یہ بھی لکھ دیا ہے ان النبی محدث والمحدث نبی اس لیے حدیث قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہ نبی و

---

[1] ان احادیث کا ترجمہ فتوے کے صفحہ   میں گزرا۔

وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی کے حصہ دار ہیں۔

مجھے ان کی حالت پر سخت افسوس ہے اللہ تعالیٰ ان کو توبہ کی توفیق بخشے اور اپنی صراط مستقیم پر لاوے۔ ورنہ اہل اسلام کو شر فتنہ سے بچاوے۔ اللھم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔ آمین۔

احقر العباد بندہ محمد اشرف علی ساطانپوری

مرزا قادیانی کی بعض تصانیف خاکسار کی نظر سے گزریں۔ واقعی بعض عقائد مرزا مذکور کے خلاف کتاب اللہ و سنتِ رسول اللہ کے ہیں۔ لاریب ایسے عقائد والا شخص دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ گزشتہ سال میں بیت اللہ شریف کو گیا تھا۔ وہاں پر میں نے بعض عقائد مرزا مذکور کے بیان کیے۔ علمائے مکہ و مدینہ نے یہی فرمایا کہ ایسا شخص دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ حدیث عن[1] عمر ابن الخطابؓ قال انہ سیاتی ناس یجادلونکم بشبہات القرآن فخذوھم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بکتاب اللہ۔

امام الدین کپور تھلی

من اعتقد موافقا للکادیانی فھو مردود لان اعتقادہ المستنبط من تصانیفہ خلاف القرآن والحدیث واجماع الصحابۃ والتابعین والمجتھدین وعلماء اھل الحق من امتہ سید المرسلین وخاتم النبیین۔ بل الظاھر من تصانیفہ انکار المعجزات المصرحۃ فی کتاب اللہ المجید واللہ یھدی من یشاء الی سبیل الرشاد۔

"جو شخص کادیانی کے موافق اعتقاد رکھتا ہے وہ مردود ہے۔ کیونکہ کادیانی کا اعتقاد جو اس کی تصانیف سے ثابت ہے قرآن واحادیث و اجماع صحابہ و تابعین و مجتہدین

---

[1] حضرت عمرؓ سے حدیث ہے کہ لوگ تمہارے پاس قرآن کے مشتبہ اور ذی الوجوہ باتیں پیش کریں گے ان کو احادیث سے پکڑو۔ حدیث والے قرآن کو خوب جانتے ہیں۔

وغیرہ علمائے اہلِ حق کے مخالف ہے۔ اس کی تصانیف میں معجزات مذکورہ قرآن کا صاف انکار پایا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ جسے چاہے ہدایت کرے۔"

عبد القادر بگوال ریاست کپور تھلہ

المجیب مصیب۔ "مجیب نے ٹھیک کہا ہے"۔

غلام محمد مدرس مدرسہ فارسی کالج اندھیر کپور تھلہ

علمائے دیوبند سہارن پور وغیرہ

حامداً و مصلیاً۔ عقائد مندرجہ سوال مخالف کتاب اللہ و معارض سنت رسول اللہ و مناقض اجماع امت ہیں۔ اور تاویلات مذکورہ از قبیل تحریفات و تکذیبات ہیں۔ اگر اس قسم کی بیہودہ اور لغو تاویلوں کا باب کھولا جاوے تو اسلام کا کوئی مسئلہ اعتقادی یا عملی ثابت نہ ہو اور تمام دین درہم برہم ہو جائے۔ اور محدثیت اور ملہمیت محض تزئین نفس اور تسویل شیطان ہے۔ مخترع ان عقائد کا ضال و مضل بلکہ دجاجلہ کا راس رئیس ہے اور اس کی تبع اس کے متبع۔ حق تعالیٰ اپنے دین کی ایسے بے دینوں سے حفظ و حمایت فرماوے اور ان کو رجوع کی توفیق دے۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

حررہ خلیل احمد مدرس دوم مدرسہ عربی دیوبند

حامداً للہ العلی الاعلیٰ و مصلیاً و مسلماً علی رسولہ سیدنا محمد سید الوریٰ و آلہ و اصحابہ نجوم الھدیٰ من اقتدیٰ بھم اھتدیٰ و من اخطأ طریقھم غویٰ و ردیٰ و بعد فان ما اعتقدہ القادیانی و اتباعہ المحاد بلا مرئیۃ و ابطال للشریعۃ المستقیمۃ البیضاء لیس لہ فیہ شاھد من الکتاب و سنۃ النبی المستطاب واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ احکم۔

"بعد حمد و صلوٰۃ۔ کادیانی اور اس کے پیرو جو اعتقاد رکھتے ہیں۔ وہ بلاشک الحاد ہے

اور شریعت کا ابطال ہے۔ اس اعتقاد پر کتاب، وسنت کی شہادت پائی نہیں جاتی۔"

کتبہ عزیز الرحمن دیوبندی

الامور المنسوبة الی المرزا هذ انا الله وایاه لاشك انها منابذة بنصوص الدین ومردود باجماع المسلمین وجملة هذه الاقوال معتزلة عن الطریق ای اعتزال لا یجترء علیها الا جاهل غوی ولا یعتقد علیها الا ضال شقی والله سبحانه ولی الرشاد واعلم بحال العباد۔

جن مسائل کو کادیانی کی طرف منسوب کیا جاتا ہے ان کو بلاشک نصوص قرآن وحدیث پھینک رہی یعنی رد کر رہی ہیں اور وہ باجماع مسلمین مردود ہیں۔ راہ راست سے ایسے برکنار ہیں کہ کوئی شخص بجز جاہل اور گمراہ کے ان پر جرأت نہیں کر سکتا اور ان کا معتقد نہیں ہو سکتا۔"

العبد محمود دیوبندی معروف مولوی محمد حسن صاحب

یہ جواب صحیح ہے۔ مرزا غلام احمد کادیانی بوجہ ان تاویلات فاسدہ اور ہفوات باطلہ کے منجملہ دجالون، کذابون خارج از طریقۂ اہل سنت و داخل زمرۂ اہل اہوا ہے اور اس کے اتباع بھی مثل اس کی ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

العبد رشید احمد گنگوہی

الحمد لله وحده والصلوٰة والسلام علی من لا نبی بعده وبعد فاقول وانی علی بینة من ربی ان من کانت اعتقاداته کما ذکرت فی السوال فهو من اهل الاهواء والضلال۔ ولیس هو من ابن مریم علیهما السلام فی شئی ولکنه مثیل للمسیح الدجال وهل یجترئ رجل فی قلبه مثقال ذرة من ایمان ۔علی ان یضع الاحادیث عن مرتبة التفسیر ویدفع اقاویله الباطلة الی ان ینکر بسببه الاحادیث ویاول القرآن ۔ این هو من قوله تبارك وتعالی ویکلم الناس فی المهد وکهلا فقد تکلم عیسی ابن مریم علیهما السلام

فی المهد ومتی تکلم کهلا۔ فکیف یرتاب فی کلامہ ونزولہ من اٰمن بما انزل اللہ علیٰ رسولہ۔ فیا للعجب۔ کیف جوز مثل ھذہ الکنایات والاستعارات الباطلۃ فی الاحادیث والآیات۔ فہلا جعل ابا طیلہ الملہمۃ من الاستعارات۔ ونجا من مثل ھذہ المفتریات واٰمن بما انزل اللہ من البینات۔ ھدانا اللہ الصراط السوی ووقانا شر من کل غبی وغوی۔

"حمد وصلوٰۃ کے بعد جس شخص کے اعتقاد ایسے ہوں جو سوال میں ہیں وہ اہل ہوا وگمراہ ہے ابن مریم سے اس کا کوئی تعلق نہیں وہ تو مسیح دجال کا مثیل ونظیر ہے۔ جس کے دل میں ذرا بھی ایمان ہے اس سے کبھی جرأت نہیں ہو سکتی کہ حدیث کو تفسیر قرآن ہونے کے مرتبہ سے نیچے گرائے۔ اور اپنی اقاویل باطلہ کو اس قدر اونچا کرے کہ ان اقوال کے سبب احادیث کا انکار کرے اور قرآن کی تاویل کرے۔ وہ اس قولِ خداوندی کے ملاحظہ سے کہاں چلا گیا جس میں ارشاد ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سن کہولت میں کلام کریں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے زمین میں رہ کر کہولت میں کب کلام کیا ہے۔ پھر وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے میں کیوں شک کرتا ہے۔ وہ آئیں تب ہی تو سن کہولت میں کلام کریں گے۔ تعجب ہے کہ وہ ان آیات واحادیث میں استعارات باطلہ تجویز کرتا ہے۔ اپنے باطل الہامات میں ایسے استعارہ تجویز کیوں نہیں کرتا۔ تاکہ اس کو ان مفتریات سے نجات ہو۔ اور آیاتِ بیناتِ خدا پر ایمان حاصل ہو۔"

حررہٗ عبد الرحمن عفی عنہ

ما افادہ المصیب اللبیب اعنی مولانا المولوی عبد الرحمٰن فہو حق لاریب فیہ۔

"جو مولوی عبد الرحمان صاحب نے فرمایا ہے حق ہے۔"

العبد محمود حسن عفی عنہ

ما افادہ مولانا مولوی محمد عبد الرحمن فہو حق لا یرتاب فیہ۔

"مولوی عبد الرحمان صاحب نے جو فرمایا ہے وہ حق ہے اس میں شک نہیں۔"

حررہ محمد حسن عفی عنہ

بے شک یہ عقائد کفر کے ہیں اور معتقد ان کا کافر ہے۔

احقر بشیر احمد

قد اصاب من اجاب۔ "مصیب ہوا جس نے جواب دیا۔

حررہ محمد جان علی عفی عنہ

میرزا کادیانی کے عقائد شریعت نبوی سے بالکل برخلاف ہیں اور اکثر عقائد انھوں نے اپنے تراش وخراش سے ایجاد کیے ہیں جو نہ کسی دین منزل کے موافق اور نہ کسی ضابطۂ عقلی کے تحت میں داخل ہیں۔ اور بعض عقائد ان کے یونانی جاہلوں کے قواعد و اصول پر مبنی ہیں۔ جو عوام الناس کو اس سے احتراز کرنا۔ واجب اور ضروریات دین سے ہے۔ چنانچہ عالمگیریہ میں مسطور ہے۔ ومن[1] العلوم المذمومۃ علوم الفلاسفۃ فانہ لایجوز قرأتہ لمن لم یکن متبحرا فی العلم وسائر الحجج علیھم وحل شبھا تھم والخروج عن اشکالاتھم ونیز میرزا کادیانی اس آیت کریمہ کے مصداق میں داخل ہے۔ مثلھم[2] کمثل الذی استوقد نارا فلما اضارت ماحولہ ذھب اللہ بنورھم وترکھم فی ظلمت لا یبصرون۔

شگفتہ محمد گل بے نظیر

ھذا ھو الحق والحق حقیق بالاتباع "یہی حق ہے اور حق ... اتباع کے لائق ہے۔

العبد مسکین محمد اسمٰعیل بیگ

---

[1] برے علوم سے فلاسفہ کے علوم ہیں، جو شخص علوم دین سے اور ان دلائل سے جو فلاسفہ کے مقابلہ میں قائم کی گئی ہیں خوب واقف نہ ہو اور ان کے شبہ دور نہ کر سکے اس کو فلسفہ پڑھنا حلال نہیں۔

[2] ان کی ایسی مثال ہے جیسے کسی نے آگ جلائی۔ پھر جب اس نے اس کے اردگرد روشنی کی تو خدا ان کا نور لے گیا اور ان کو اندھیروں میں چھوڑ دیا کہ وہ نہیں دیکھتے۔

مرزا قادیانی تکفیر بالرائے کرنے والا من جملہ ان دجالوں کا ذہین کے ہے کہ جن کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئی فرمائی ہے۔

محمد حسن مراد آبادی

مرزا غلام احمد کے بہت سے اقوال عقائد اسلام کے خلاف ہیں۔ مثلاً وہ آخر زمانہ میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کے نزول کے منکر ہیں۔ حالانکہ یہ مضمون احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور ان میں مجاز اور استعارے کی کوئی ضرورت نہیں اور بلا ضرورت مجاز ماننا ضلالت کا دروازہ کھولنا ہے۔ علاوہ اس کے بعض روایتیں ایسی بھی ہیں جو استعارے کو رد کرتی ہیں۔ علاوہ اس کے انھوں نے ازالۂ اوہام میں ایسی تقریر کی ہے جس سے متبادر یہی ہے کہ وہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے معجزات کے منکر ہیں۔ چنانچہ ازالۂ اوہام کے حصہ اول میں صفحہ ۳۰۶ کی عبارت اس کی شاہد ہے "قرآن میں جو مذکور ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے یہ کہا تھا کہ میں مٹی کے جانور بناتا ہوں اور ان میں پھونکتا ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے اڑنے لگتے ہیں۔

اس کی تاویل مرزا غلام احمد نے یہ کی کہ حضرت عیسٰی نے اپنے باپ یوسف نجار کے ساتھ مدت تک نجاری کا کام کیا تھا اور وہ کچھ ایسی کلیں سیکھ گئے تھے جن کے ذریعہ سے جانور اڑاتے تھے جیسے آج کل کے صناع انگریز بنا لیتے ہیں اور حضرت عیسٰی جو مردہ کو زندہ کرتے تھے۔ وہ مسمریزم کا عمل تھا جو آج کل انگریزوں میں بھی ہے۔ ان اقوال میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کے معجزوں کا بھی انکار ہوا اور یوسف نجار کو حضرت عیسٰی علیہ السلام کا باپ بھی بنا دیا۔

اس قسم کے اقوال ان کتابوں میں بہت سے ہیں جو درحقیقت بدعت ہیں۔ بعض کفر کے مرتبہ تک بھی پہنچے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

راقم محمد احتشام الدین مراد آبادی

علمائے ضلع پٹنہ عظیم آباد

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ وبعد یقول العبد الفقیر

ابوالطیب محمد المدعو بشمس الحق العظیم آبادی عفا اللہ عنہ سیأتہ وتجاوز عنہ انی تشرفت بمطالعۃ ھذہ الرسالۃ التی حررھا شیخ الاسلام والمسلمین المحدث المفسر الفقیہ مسند الوقت شیخنا العلامۃ السید محمد نذیر حسین الدھلوی ادام اللہ تعالیٰ برکاتہ علینا وجعلہ اللہ ممن یوتی اجرہ مرتین فی رد ھفوات الکادیانی الکاذب المفتری الضال المضل فوجدتھا مطابقۃ للحق وماذا بعد الحق الا الضلال ولا ریب ان الکادیانی سلک مسلک الالحاد وحرف الکلم والنصوص الظاھرۃ عن مواضعہ وتفوہ بما تقشعر منہ الجلود وبما لم یجترئ بہ الا غیر اھل الاسلام اعاذنا اللہ تعالیٰ والمسلمین من شرورہ ونفثہ ونفخہ ورضی اللہ تعالیٰ عن شیخنا العلامۃ حیث ذب عن الاسلام وانتصر لہ ثم جزی اللہ الفاضلین الاکملین مولانا ابا سعید محمد حسین اللاھوری ومولانا محمد بشیر السھسوانی کیف قابلا للمناظرۃ بذلک المفتری الکذاب واظھر الحق واسکتا الکادیانی الغبی والغوی فلم یستطع ان یقوم لرد الجواب بل فر مثل فرار حمر الوحش فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب الیم واللہ اعلم۔

"بعد حمد و صلوٰۃ۔ ابوطیب شمس الحق کہتا ہے کہ مجھے اس رسالہ (فتویٰ) کے مطالعہ کا شرف حاصل ہوا۔ جس کو ہمارے شیخ و شیخ الاسلام والمسلمین مولانا سید نذیر حسین صاحب دام فیوضہ نے تحریر کیا ہے۔ اس کو میں نے حق کے مطابق پایا۔ پھر حق کے سوا بجز گمراہی کیا متصور ہے۔ اس میں شک نہیں کہ کادیانی نے مذہب الحاد اختیار کیا ہے اور نصوص کتاب و سنت کو اپنی جگہ سے پھیرا ہے اور وہ باتیں بولا ہے جن پر کوئی مسلمان بجز اقوام غیر جرأت نہیں کر سکتا۔ خدا اس کے شر اور وساوس اور جادو سے مسلمانوں کو بچاوے۔ اور خداوند تعالیٰ ہمارے شیخ سے راضی ہو جنھوں نے اسلام سے حملہ مخالفین کی مدافعت کی۔ اور اس کی مدد کی۔ پھر خدا تعالیٰ مولوی ابوسعید اور مولوی محمد بشیر صاحب کو جزائے خیر دے کہ انھوں نے اس مفتری کذاب سے مقابلہ کیا اور حق کو ظاہر اور اس کو لاجواب کر دیا۔ اس کو جواب کی طاقت نہیں ہوئی۔ تو ان کے مقابلہ سے

جنگلی گدھوں کی طرح بھاگ ہی گیا۔

العبد ابو طیب محمد شمس الحق

الحمد للہ فقد خاب وخسر من افتریٰ علی اللہ کذباً وبُہت وانقلب ساغراً وذلک بان اللہ مولی الذین آمنوا وان الکافرین لا مولیٰ لھم۔

"جس نے خدا پر افترا کیا وہ ٹوٹے میں پڑا اور ذلیل ہو کر پھرا۔ یہ اس لیے کہ خدا مومنوں کا مولیٰ و مددگار ہے اور کافروں کا کوئی مولیٰ نہیں"۔

حررہ نور احمد العظیم آبادی

ما اجاب بہ السید العلامۃ المحدث الدہلوی ھو احق بالقول۔

"جو جواب علامہ سید محدث دہلوی نے دیا ہے۔ وہ لائق قبول ہے"۔

حررہ محمد اشرف علی عظیم آبادی

الجواب صحیح .... "جواب صحیح ہے"۔

محمد عبد اللطیف

الجواب صحیح والرای نجیح۔ جواب صحیح ہے اور رائے موجب رستگاری

العبد علی نعمت ساکن پھلواری ضلع پٹنہ

علمائے کانپور و لکھنؤ

ایسے عقائد کا معتقد دائرہ اسلام سے خارج اور مقالات اس کے مخالف سنت و کتاب ہیں۔ اعاذنا اللہ وسائر المسلمین من شر مکائدہ۔

کتبہ محمد احمد حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ عالیہ اسلامیہ

هُوَالعَلِيمُ۔ الحمد لله الذی هو رب البریة والصلوٰة والسلام علی رسوله ذی الاخلاق السنیة واهله وصحبه اولی الفضل الشامخ والرتب العلیة وتابعیهم وتبعهم من الائمة المجتهدین المشیدین لبنیان القواعد الشرعیة امابعد فیاایها الناس وفقکم الله لما یحب ویرضی اعلموا ان ما تفوه به الکادیانی الغوی من الجهالة والسفاهة مخالف لما هو ثابت عند اهل السنة والجماعة من الآیات الالٰهیة والاحادیث النبویة وهو اضل من شیطانه الذی لعب به بلا امتراء مادام منحرفاً عن الطریقة الحنیفیة السمحة البیضاء کیف لا وهو ینکر وجود الملائکة علی ما اخبر به عن خیر البریة ویقول ان المراد بختم النبوة هو ختم تشریع جدید لا ختم مطلق النبوة فلله در المجیب المصیب حیث صرف همته العلیا وبذل جهده بالنهج الاوفی جزاه الله تعالیٰ خیر جزاء وان لیس للانسان الا ما سعی۔

"حمد وصلوٰت کے بعد جان لو کہ کادیانی نے جو بکواس کی ہے وہ ان عقائد اہل سنت کے جو آیات واحادیث سے ثابت ہیں، مخالف ہے۔ وہ اپنی اس شیطان سے بھی جو اس سے کھیل رہا ہے زیادہ تر گمراہ ہے۔ کیوں نہ ہو جس حالت میں کہ وہ اس وجود ملائکہ سے، جس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے منکر ہے۔ ختم مطلق نبوت کا قائل نہیں۔ صرف تشریعی نبوت کو ختم بتاتا ہے۔ جس مجیب ومصیب نے اس کے جواب میں ہمت عالی مصروف کی ہے۔ اس کا اجر خدا ہی پر ہے۔"

حرره العبد الضعیف المفتاق الی رحمة ربه القوی محمد صدیق دیوبندی عفی عنه

هوالملهم للصدق والصواب

الاکاذیب التی نقلت فی السوال لاشک انها خیالات باطلة وظنون فاسدة کظنون اهل الجنون وقائلها الکادیانی قمین بان یقال له انه لمجنون۔ ومقالاته الکاذبة دالة علی انها من قبیل هذیانات المبرسمین والمسرسمین۔ وهو الفاقد ان البصیرة لایقدر علی التمییز بین الغث والسمین۔ اقاویله الاباطیل تدل علی ان حین

ممن دد ھا وقد سُلبت عنه حواسه حین من غضب الواحد القهار من هو فی الاسلام

عوامه وخواصه ـ ھفوا تہ مما لا یخفی مخالفتها لما اتی به الرسول الامین ـ من

حضرۃ فاطر السموات والارضین علیه وعلی اٰله الصلوٰۃ والتسلیمات من رب العالمین ـ

فلا مریۃ انه خارج عن دائرۃ ملۃ الاسلام وانه فی ضلال مبین وللّٰه دَرُّ من اجاب و

افاد فانه قد اصاب واجاد ـ واللّٰه سبحانه اعلم وعلمه اتم واحکم ـ

"جو عقائد کادیانی کے سوال میں منقول ہیں ـ وہ بلاشک باطل خیالات ہیں ـ جیسے

اہل جنون کے ظنون اس کے قائل ـ کادیانی کو مجنون کہنا مناسب ہے ـ اس کی جھوٹی

باتیں بتا رہی ہیں کہ وہ از قسم ہذیان برسامؔ اور سرسام والوں سے ہیں اور وہ بے بصیرت

ہونے کے سبب دبلے اور موٹے یعنی قوی و ضعیف میں تمیز نہیں کر سکتا ـ اس کے

اقوال بتا رہے ہیں کہ وہ یہ باتیں کہتے وقت حواس باختہ ہو گیا تھا ـ خدا اپنے غضب

سے خواص و عوام اہلِ اسلام کو (جو اس کے دام میں آ گئے ہیں) بچالے ـ اس کی بکواس

اس دین کے برخلاف ہے جو رسولِ امین خدا کی طرف سے لائے ہیں ـ وہ بلاشک

دائرۂ اسلام سے خارج اور کھلی گمراہی میں ہے ـ جس نے اس کی نسبت یہ جواب لکھا

ہے اس نے لوگوں کو فائدہ پہنچایا اور راہِ صواب بتایا ـ اس کی نیکی خدا ہی کے لیے ہے"

حررہ العبد الخامل محمد عادل عامله اللّٰه تعالٰی بفضله الشامل

ھو العلیم ـ لا شك ان ھفوات الکادیانی و لغویاته مخالفة لعقائد جمھور الاسلام

و توھماته کانیاب الاغوال و اضغاث الاحلام ھداہ اللّٰه الکریم الی صراط المستقیم

و حفظ المسلمین عن کیدہ و مکائد الشیاطین ـ

"اس میں شک نہیں کہ کادیانی کی بکواس اور لغویات عقائد جمہور اسلام کے مخالف

ہیں اور اس کے توہمات ایسے ہیں جیسے غولِ بیابانی کے دانت ہیں اور پریشان خواب

ؔ سرسام مشہور مرض ہے ایسا ہی برسام دماغی مرض ہے جس سے مریض بکواس کرتا ہے ـ

خدا اس کو راہِ مستقیم کی ہدایت کرے اور مسلمانوں کو اس کے اور دیگر شیاطین کے مکروں سے بچائے۔

حررہ محمد عبد الغفار لکھنوی

لاریب فی ان المعتقد بھذہ الاعتقادات المتقول بتلک المقالات ھادم لاساس الکتاب ومراغم للسنۃ التی ھی فصل الخطاب ومصادم لاجماع المسلمین الذی ھو حجۃ شرعیۃ بلا ارتیاب کما فصلہ المجیب جزاہ اللہ خیرا ولم یلحق بہ ضیرا ونسئل اللہ تعالیٰ العفو والعافیۃ فی الدنیا والاخرۃ اٰمین ثم اٰمین۔

"اس میں شک نہیں کہ ان عقائد کا معتقد اور ان باتوں کا قائل کتاب اللہ کی بنیاد کو بزعم خود ڈھانے والا ہے اور سنت کو خاک میں ملانے والا۔ اجماع مسلمانوں کا مقابلہ کرنے والا۔ چنانچہ مجیب نے بتفصیل بیان کیا۔ خدا اس کو جزائے خیر دے اور ضرر سے بچائے۔"

کتبہ محمد اشرف علی

فتویٰ شریعتِ غرّا

نمبر اوّل

مرزا غلام احمد قادیانی اور اُس کے مریدوں کی بابت سوال

کیا فرماتے ھیں علمائے دین و مفتیان شرح متین اس بارے میں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اور عیسیٰ ابن مریم سے بڑھ کر ہوں۔ جو کوئی مجھ پر ایمان نہ لاوے گا وہ کافر ہے۔ خدا میری نسبت کہتا ہے کہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں تو میرے واسطے ایسا ہے جیسا کہ میری اولاد جس سے تو راضی اس سے میں راضی۔ اگر تو نہ ہوتا۔ تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔ خدا عرش پر تیری حمد کرتا ہے خدا نے مجھ کو قادیان میں اپنا سچا رسول کر کے بھیجا ہے اور خدا نے مجھ کو کرشن بھی کہا ہے معجزہ کوئی شئے نہیں محض مسمریزم اور شعبدہ بازی ہے آیا اس قسم کے عقائد والے شخص کو کافر کہا جائے یا نہ؟ اس کی امامت و بیعت اور دوستی و سلام علیک اُس سے اور اس کے مریدوں سے جائز ہے یا نہیں۔ بینوا بالتفصیل جزاکم اللہ الرب الجلیل۔

الجواب۔ بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم۔ الحمد للہ والصّلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم۔ اما بعد اپس مخفی نہ رہے کہ عقائد مذکورہ کے ماسوا ملحد قادیانی کے اور بہت سے عقائد کفریہ ہیں جن میں بعض کا بطور مشتے نمونہ از خروارے کلمہ فضل رحمانی سے ذکر کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ ہیں۔

ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۳۔ عیسیٰ علیہ السّلام یوسف نجار کے بیٹے تھے۔ حضرت یسوع مسیح کی نسبت لکھا ہے۔ شریر مکار۔ چور شیطان کے پیچھے چلنے والا جھوٹا وغیرہ وغیرہ۔ دیکھو ضمیمہ انجام آتھم

صفحہ ۳ تا ۷ اور اسی جگہ یہ بھی لکھا ہے کہ آپ کی تین دادیاں، نانیاں زنا کار تھیں صفحہ ازالہ ۶۲۸ تا ۶۲۹ - انبیاء علیہم السلام جھوٹے ہوتے ہیں۔

ازالہ ۶۸۸ تا ۶۸۹ - حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی بھی غلط نکلی تھی۔

توضیح مرام ۶۸ - ۸۵۷ حضرت جبرئیل علیہ السلام کسی نبی کے پاس زمین پر نہیں آئے۔

صفحہ ۷۴۸ تا ۷۵۰ ازالہ اوہام - قرآن مجید میں جو معجزات ہیں وہ سب مسمریزم ہیں۔

صفحہ ۴۹۵ تا ۴۹۶ ازالہ - دجال پادری ہیں اور کوئی دجال نہیں آوے گا۔

صفحہ ۶۸۵ ازالہ - دجال کا گدھا ریل ہے۔ اور کوئی گدھا نہیں۔

صفحہ ۵۰۲ تا ۵۰۸ - ازالہ - یاجوج ماجوج انگریز ہیں اور اس کے سوا اور کوئی نہیں۔

صفحہ ۵۱۳ - ازالہ دخان کچھ نہیں غلط خیال ہیں - صفحہ ۵۱۵ ازالہ - آفتاب مغرب سے نہیں نکلے گا۔

دابۃ الارض علماء ہوں گے اور کچھ نہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابن مریم اور دجال اور اس کے گدھے اور یاجوج ماجوج اور دابۃ الارض کی حقیقت معلوم نہ تھی۔

مرزا کی طرف سے دعویٰ نبوت

(۱) الہام قل (ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ) یعنی کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو میری تابعداری کرو۔ بلفظہ براہین احمدیہ صفحہ ۲۳۹۔

(۲) مرسل یزدانی و مامور رحمانی حضرت جناب مرزا غلام احمد قادیانی بلفظہ ابتداء (ٹائیٹل پیج) ازالہ اوہام

(۳) خدا نے مجھے آدم صفی اللہ کہا۔ اور مثل نوح کہا۔ مثیل یوسف کہا۔ مثیل داؤد کہا۔ پھر مثیل موسیٰ کہا۔ پھر مثیل ابراہیم پھر بار بار احمد کے خطاب سے مجھے پکارا۔ بلفظہ ازالۂ اوہام صفحہ ۲۵۳۔

(۴) پس واضح ہو کہ وہ مسیح موعود جس کا آنا انجیل اور احادیث صحیحہ کی رو سے ضروری طور پر

قرار پا چکا تھا۔ تو وہ اپنے وقت پر اپنے نشانوں کے ساتھ آگیا۔ اور آج وہ وعدہ پورا ہوگیا جو خدا تعالیٰ کی مقدس پیش گوئیوں میں پہلے سے کیا گیا تھا۔ بلفظہ ازالہ ۱۳-۴۱۴۔

(۵) چونکہ مسیح میں مماثلت ہے اس لئے عاجز کا نام بھی آدم کہا۔ اور مسیح بھی ازالہ صفحہ ۶۹۵

(۶) خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی۔[1] ازالہ ص ۵۳۳

(۷) احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔ اس کی طرف یہ اشارہ ہے۔[2]

مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد ازالہ صفحہ ۶۷۳۔

(۸) اور یہ آیت کہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ) درحقیقت اسی مسیح بن مریم کے زمانہ سے متعلق ہے۔ بلفظہ ازالہ ۶۷۵

(۹) وہ آدم اور ابن مریم یہی عاجز ہے کیونکہ اول تو ایسا دعویٰ اس عاجز سے پہلے کبھی کسی نے نہیں کیا۔ اور اس عاجز کا یہ دعویٰ دس برس سے شائع ہو رہا ہے۔ ازالہ صفحہ ۶۹۵ مطبوعہ سنہ ۱۳۰۸ھ

(۱۰) حضرت اقدس امام انام مہدی و مسیح موعود مرزا غلام احمد علیہ السلام رسالہ آریہ دھرم مؤلفہ مرزا صفحہ ۶۵۔

(۱۱) ان کو کہو کہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو میرے پیچھے ہو تو خدا بھی تم سے محبت کرے۔ انجام آتھم صفحہ ۵۲-۵۶۔

(۱۲) اے احمد تیرا نام پورا ہو جائے گا قبل اس کے جو میرا نام پورا ہو۔ انجام آتھم صفحہ ۵۲۔

(۱۳) تو ہمارے پانی میں سے ہیں۔ انجام صفحہ ۵۳۔

(۱۴) پاک ہے وہ جس نے اپنے بندہ کو رات میں سیر کرائی۔ انجام صفحہ ۵۳۔

(۱۵) نبیوں کا چاند (مرزا صاحب آئے گا) انجام صفحہ ۵۸-۶۰۔

(۱۶) وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین " تجھ کو تمام جہان کی رحمت کے واسطے بھیجا۔" انجام صفحہ ۷۸۔

---

[1] اس سے صاف معلوم ہوا کہ مرزا صاحب کی مؤلفہ براہین احمدیہ خدا کی کلام ہے۔

[2] یہ مطلب ازالہ کی عبارت کا ہے۔

(۱۷) انی مُرسلك الی قوم المفسدین ۔یعنی" تجھ کو قوم مفسدین کی طرف رسول بناکر بھیجا۔ انجام آتھم صفحہ ۷۹۔

توہینیاتِ انبیاءؑ

(۱) میں سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے۔ جو شخص میرے ہاتھ سے جام پیئے گا ہرگز نہ مرے گا۔ ازالہ اوہام صفحہ ۲۔

(۲) جس قدر حضرت مسیح کی پیش گوئیاں غلط نکلیں اس قدر صحیح نہیں نکلیں۔ ازالہ ص۷

(۳) حضرت موسیٰ کی پیش گوئیاں بھی اس صورت پر ظہور پذیر نہیں ہوئیں۔ جس صورت پر حضرت موسیٰ نے اپنے دل میں اُمید باندھی تھی۔ غایۃ مافی الباب یہ ہے کہ حضرت مسیح کی پیش گوئیاں زیادہ غلط نکلیں۔ بلفظہ ازالہ ص۸۔

(۴) سیر معراج (حضرت صلعم) اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا۔ ازالہ ص۴۷۔

(۵) یہ حضرت مسیح کا معجزہ (پرندے بنا کر ان میں پھونک مار کر اُڑانا) حضرت سلیمان کے معجزہ کی طرح عقلی تھا۔ تاریخ سے ثابت ہے۔ ان دنوں ایسے اُمور کی طرف لوگوں کے خیال جھکے ہوئے تھے کہ جو شعبدہ بازی کی قسم میں سے ہیں۔ در اصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے۔ ازالہ ص۳۰۲۔ چڑیاں کا معجزہ حضرت مسیح کا اور ان کا بولنا اور ہلنا اور دم ہلانا یہ عقلی معجزہ اپنے دادے سلیمان کی طرح ہے۔ ازالہ ص۳۰۴۔

(۶) حضرت مسیح بن مریم باذن وحکم الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب (مسمریزم) میں کمال رکھتا ہے۔ اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا، تو خدا تعالےٰ کے فضل و توفیق سے اُمید قوی رکھتا تھا کہ اعجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔ ازالہ ص۳۰۸۔

(۷) یہ جو ہیں نے سمریزی کے طریق کا نام عمل التراب کہا ہے جس میں حضرت مسیح بھی کسی درجہ تک مشق رکھتے تھے۔ یہ الہامی نام ہے۔ ازالہ ص۳۱۲۔

(۸) چار نبیوں کی غلط پیش گوئی نکلی۔ ازالہ ص۶۲۹

(۹) جو پہلے اماموں کو معلوم نہیں ہوا تھا۔ وہ ہم نے معلوم کرلیا۔ ازالہ ص۶۸۳

(۱۰) حضرت رسولِ خدا کے الہام و وحی غلط نکلی تھیں۔ ازالہ ص۶۸۸ و ص۶۸۹

(۱۱) اس بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ حضرت صلعم ابن مریم اور دجال کے حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہ ہوئی ہو۔ الخ ازالہ ص۶۱۱۔

(۱۲) سورہ بقرہ میں ایک قتل کا ذکر گائے کا علم مسمریزم تھا۔ ازالہ ص۷۴۵

(۱۳) حضرت ابراہیم کے چار پرندوں کے معجزے کا جو ذکر قرآن مجید میں ہے وہ بھی ان کا مسمریزم کا عمل تھا۔ ازالہ ص۵۴۷۔

(۱۴) مریم کا بیٹا کشلیا[1] کے بیٹے سے کچھ زیادت میں رکھتا۔ انجام آتھم ص۴۱

عقائدِ مرزائے قادیانی

(۱) ہمارا خدا عاجی[2] ہے۔ براہین احمدیہ ص۵۵۶

(۲) حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک الخ ازالہ ص۳۰۲

(۳) نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو ثابت کر رہا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرہ زمہریر تک بھی پہنچے پس اس جسم کا کرہ ماہتاب و آفتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے۔ ازالہ ص۴۷

(۴) سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔ ازالہ ص۴۷

(۵) قرآن شریف جس بلند آواز سے سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے۔ ایک غایت

---

[1] کشلیا راجہ رام چندر کی ماں کا نام تھا۔
[2] ہاتھی کا دانت

درجہ کا غبی اور سخت درجہ کا نادان بھی اس سے بے خبر نہیں رہ سکتا۔ مثلاً زمانۂ حال کے مہذبین کے نزدیک کسی پر لعنت بھیجنا ایک سخت گالی ہے۔ لیکن قرآن شریف کفّار کو سنا سنا کر ان پر لعنت بھیجتا ہے۔ ازالہ صفحہ ۲۵-۲٦

(٦) اس نے (قرآن شریف) ولید بن مغیرہ کی نسبت نہایت درجہ کے سخت الفاظ خوبصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں استعمال کی ہیں۔ ازالہ ص۲۷

(۷) قرآن شریف میں جو معجزات ہیں وہ سب مسمریزم ہیں۔ ازالہ صفحہ ۷۴۸ - ۷۵۰ - ۷۵۱ - ۷۵۳۔

(۸) قرآن شریف میں انا انزلنا قریبا من القادیان۔ ازالہ صفحہ ۷٦-۷۷۔

(۹) اگر عذر ہو کہ باب نبوت مسدود ہے۔ اور وحی جو انبیاء پر نازل ہوئی ہے اس پر مہر لگ چکی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ نہ من کل الوجوہ باب نبوّت مسدود ہوا ہے اور نہ ہر ایک طور سے وحی پر مہر لگائی گئی ہے بلکہ جزوی طور پر وحی اور نبوّت کا اس اُمّتِ مرحومہ کے لئے ہمیشہ دروازہ کھلا ہے[1]۔ توضیح مرام ص۱۸

(۱۰) امام مہدی کا آنا بالکل صحیح نہیں۔ ازالہ صفحہ ۵۱۸-۷۴۵۔

(۱۱) پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا ہے کہ مسیح دجال جس کے آنے کی انتظاری تھی یہی پادریوں کا گروہ ہے۔ الخ ازالہ صفحہ ۴۹۵-۴۹٦ وانجام آتھم وضمیمہ۔

(۱۲) وہ گدھا دجال کا اپنا بنایا ہوا ہوگا، پھر اگر وہ ریل نہیں ہے تو اور کیا ہے۔ ازالہ ص۶۸۵

(۱۳) یاجوج ماجوج سے دو قومیں انگریز اور روس مراد ہیں اور کچھ نہیں۔ ازالہ صفحہ ۵۰۲-۵۰۸

(۱۴) دابۃ الارض وہ علماء اور واعظین ہیں جو آسمانی قوت اپنے میں نہیں رکھتے۔ آخری زمانہ میں ان کی کثرت ہوگی۔ ازالہ ص۵۱۰۔

(۱۵) دخان سے مراد قحط عظیم وشدید ہے۔ ازالہ صفحہ ۵۱۳۔

---

[1] گویا مرزا کے نزدیک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین نہیں ہیں۔

(۱۶) مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنی رکھتا ہے کہ ممالک مغربی آفتاب سے منور کئے جائیں گے۔ اور ان کو اسلام سے حصہ ملے گا۔ ازالہ ص۵۱۵

(۱۷) کسی قبر میں سانپ اور بچھو دکھاؤ۔ ازالہ ص۱۵

حکیم الامت مولوی نور دین صاحب فرماتے ہیں:۔

"یہ تو بالکل غلط ہے کہ ہمارا اور غیر احمدیوں کا کوئی فروعی اختلاف ہے۔ میری سمجھ میں ان کے اور ہمارے درمیان ایک اصولی اختلاف ہے۔ اس کے بعد خلیفہ صاحب نے یہ بتایا ہے کہ چونکہ ایمان بالرسل ضروری ہے اور غیر احمدی مرزا صاحب کی رسالت کے منکر ہیں اس لئے فروعی اختلاف نہیں۔" مرزا غلام احمد صاحب کی تقریر کا خلاصہ صفحہ ۲۳۔

(۱) جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ خدا رسول کو بھی نہیں مانتا۔ اور باوجود صد ہا نشانوں کے مفتری ٹھہراتا ہے وہ مومن کیونکہ ٹھہر سکتا ہے۔ مرزا البشیر الدین نے اس مضمون کو اپنے باپ کی کتاب حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳ و ۱۶۴ سے نقل کیا ہے۔

(۵) ایک شخص مرزا کو جھوٹا بھی نہیں کہتا اور منکر بھی اور دل سے سچا بھی جانتا ہے۔ اور بیعت نہیں کرتا وہ بھی کافر ہے۔ دیکھو ص۱۱

یہ عقائد ایسے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک مستقل طور پر مرزا ملحد کی تکفیر کے لئے کافی ہے۔ کیونکہ ان میں یا توہین انبیاء علیہم السلام ہے یا ادعائے نبوت یا ردِ نصوص اور یہ سب کفر ہے۔ پس مرزا قادیانی کے ملحد مرتد، کافر، دجال ہونے میں کوئی شک نہیں بلکہ کادیانی کا کفر تو ایسا ظاہر ہے جس میں کسی بھی اہل اسلام عالم یا غیر عالم کو کوئی شک و شبہ و تردد نہیں ہے۔ مومن کا دل ایسے عقائد سے بھی اس کے کفر کی شہادت دے دیتا ہے۔ فقط واللہ اعلم حررہ العاجز یوسف عفی عنہ از بگھیلے والا۔

الجواب:۔ بلا شبہ مرزا قادیانی بوجوہ کثیرہ قطعاً یقیناً کافر مرتد ہے۔ ایسا کہ جو اس کے اقوال پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے خود کافر مرتد ہے۔ ازاں جملہ کفر اول، اپنے رسالہ ازالۃ الاوہام کے صفحہ ۶۷۳ پر لکھا ہے۔ میں احمد ہوں جو آیت مبشراً برسول

یاتی من بعدی اسمہ احمد ہیں مراد ہے آیۃ کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ سیدنا مسیح ربانی عیسٰے ابن مریم روح اللہ علیہا الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ مجھے اللہ عزوجل نے تمہاری طرف رسول بناکر بھیجا ہے۔ توراۃ کی تصدیق کرتا اور اس رسول کی خوشخبری سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لانے والا ہے جس کا نام پاک احمد ہے صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔ ازالہ کے قول مذکور ملعون میں صراحۃ ادعا ہوا کہ وہ رسول پاک جن کی جلوہ افروزی کا مژدہ حضرت مسیح لائے۔ معاذ اللہ مرزا قادیانی ہے۔ کفر دوم۔ دافع البلاء کے صفحہ ۲ پر لکھا ہے کہ

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے

کفر سوم اعجاز احمدی کے صفحہ ۱۳ پر صاف لکھ دیا ہے کہ یہود عیسٰے کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی جواب دینے سے حیران ہیں بغیر اس کے کہ یہ کہہ دیں کہ ضرور عیسٰے نبی رہے کیونکہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہوسکتی بلکہ ابطال نبوت پر کئی دلیلیں قائم ہیں۔ یہاں عیسٰی کے ساتھ قرآن عظیم پر بھی تہمت جڑدی کہ وہ ایسی باطل بات بتا رہا ہے۔ جس کے ابطال پر متعدد دلائل قائم ہیں۔ کفر چہارم دافع البلاء مطبوعہ ریاض ہند صفحہ ۹ پر لکھا ہے۔ سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا سچا رسول بھیجا۔ کفر پنجم ازالہ صفحہ ۳۱۰۔ ۳۱۱ پر اور توحید اور دینی استقامت میں کم درجہ پر بلکہ قریب ناکام رہے۔ لعنۃ اللہ علی اعداء انبیاء اللہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم۔ ہر نبی کی تحقیر مطلقاً کفر قطعی ہے۔ چہ جائیکہ نبی مرسل کی تحقیر کہ مسمریزم کے سبب نور باطن اور توحید اور دینی استقامت میں کم درجہ پر بلکہ قریب ناکام رہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین الکافرین اور اس قسم کے صدہا کفر اس کے رسائل میں بھرے ہیں۔ بالجملہ مرزا قادیانی کافر مرتد ہے۔ اس کے اور اس کے متبعین کے پیچھے نماز محض باطل و مردود ہے۔ جیسے کسی یہودی کی امامت اور ان کے ساتھ مواکلت، مشاربت اور مجالست سب ناجائز و حرام، حدیث میں ہے۔ لا تواکلوھم ولا تشاربوھم ولا تجالسوھم ''نہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ، نہ پانی پیو، نہ ان کے ساتھ بیٹھو'' اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار ''ظالموں کی طرف نہ جھکو۔ ایسا نہ ہو کہ

تمہیں دوزخ کی آگ چھوئے ۔" واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ محمد عبدالرحمٰن البہاری عفی عنہ صح الجواب عبدہ المذنب احمد رضا عفی عنہ بریلوی ۔ صح الجواب عبدہ المذنب ظفرالدین عفی عنہ بریلوی ، الجواب صحیح محمد عبدالمجید سنبلی عفی عنہ جواب صحیح ہے ۔ کریم بخش عفی عنہ سنبلی ۔ جواب درست ہے ۔ عبدالوحید ۔ مدرس اول نعمانیہ امرتسر ۔ صح الجواب ۔ بندہ فتح الدین از ہوشیارپور سنی ۔ حنفی ۔ قادری ۔ رضوی عبدہ المصطفیٰ ظفرالدین احمد بریلوی محمدی سنی حنفی بہاری ابوالفیض غلام محمد سنی حنفی ۔ قادری ۔ بریلوی عبدالنبی نواب مرزا ۔ جواب ٹھیک ہے ۔ خادم العلماء بندہ امام الدین کپورتھلوی ۔ ھذا الجواب صحیح سید علی عفی عنہ القادری الجالندھری وجدتہ صحیحاً ملیحاً مسکین عبداللہ شاہ مولوی پلٹن نمبر ۱۹ سیالکوٹی ثم گجراتی مہر دارالافتاء مدرسہ اہل سنت وجماعت معروف بنام مافی منظرالاسلام بریلوی ۔ قولنا بہ ھذا الحکم ثابت فقیر سعداللہ شاہ ولایتی ساکن سوات نمبر ملک ماتحت اخون صاحب سوات الجواب صحیح احقرالزمن محمد حسن مدرس مدرسہ نعمانیہ امرتسر ھذا الجواب صحیح محمد اشرف مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور جوابات مذکورہ بالا مطابق اصول اھل سنت والجماعت ہیں ۔ احقرالزمن خاک رسید حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور ۔ الجواب صحیح لاشك فیہ ۔ مسکین علم الدین لاہوری ۔ ھذا الجواب صحیح لاشك فیہ محمد رشید الرحمٰن عفی عنہ لقد اصاب من اجاب حررہ الفقیر المفتی ولی محمد جالندھری ۔

مرزا غلام احمد کے اعتقادات مذکورہ اور اعتقادات کفریہ نقل کر کے علمائے ہندوستان پنجاب کی خدمت میں پیش کئے گئے ۔ سب نے بالاتفاق اس کو دائرہ اسلام سے خارج کیا ۔ اس کے ساتھ اسلامی معاملات مثل ملاقات اور سلام وکلام کرنے سے منع کر دیا ہے ۔ اور قریب ڈیڑھ سو علماء کی مہریں اور دستخط اس فتوے پر ثبت ہیں ۔ نمقہ ابوسعید محمد حسین بٹالوی حنفی اہلحدیث ۔ جو شخص خدا کے متعلق اس قسم کے عقائد رکھے جو سوال میں درج ہیں یا مدعی رسالت ہو اگر وہ مجنون نہیں تو کافر ہے ۔ حررہ ابوالفضل محمد حفیظ اللہ دارالعلوم لکھنؤ ۔

الجواب صحیح : ابو العماد محمد شبلی جیراجپوری مدرس دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ۔
الجواب صحیح : سید علی زینبی عفی عنہ مدرس مدرسۃ العلوم دار الندوۃ لکھنؤ۔

ان عقائد کا معتقد کافر ہے۔ حررہ محمد واحد نور رامپوری۔ مرزا قادیانی اصول اسلامی کا منکر ہے۔ اور بلحاظ اس کی امامت بیعت اور محبت بالکل ناجائز ہے۔ رقیمہ احقر العباد اللہ الصمد مرید احمد میانوالی۔ بے شک مرزا قادیانی کے عقائد و اقوال حد کفر تک پہنچ گئے ہیں۔ اس لیے اس کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ محمد کفایت اللہ عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔ الجواب صحیح محمد قاسم عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔ ایسا شخص بے شک دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ محمد اسحاق (مفتی پٹیالہ) غلام مرتضےٰ پٹیالوی غلام محمد عفی عنہ الجواب صحیح: حبیب احمد مدرس مدرسہ فتح پوری دہلی۔ جواب صحیح ہے۔ محمد عبد الغنی عفی اللہ عنہ مدرس مدرسہ فتح پوری دہلی۔ الجواب صحیح سید انظار حسین عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔ الجواب صحیح۔ محمد کرامت اللہ دہلی جواب صحیح ہے۔ ابو محمد عبد الحق دہلوی جواب صحیح ہے۔ محمد امین مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔ قادیانی اس نص قطعی کا منکر ہے۔ اور جو نصوص قطعیہ سے منکر ہوتا ہے وہ کافر ہے۔ پس قادیانی اگر دعاوی مذکورہ کا مدعی ہے، تو وہ بے شک کافر ہے۔ حررہ امانت اللہ عفی عنہ علی گڑھ۔ الجواب صحیح محمد لطف اللہ از علی گڑھ۔ مرزا قادیانی اور اس کے پیرو یہ سب کے سب کافر ہیں۔ نصیر الدین خان غلام مصطفےٰ ابراہیم۔ محمد سلطان احمد خان۔ محمد رضا خان۔ مرزا قادیانی اور اس کے معتقد اور مرید اور دوست مثل بوسلیم کے کافر ہیں۔ حررہ عین الہدیٰ عفی عنہ شاہ قادری از کلکتہ۔ قادیانی خنزیر مسیلمہ کذاب قادیان میں رہتا ہے۔ مفتری، زندیق، مردود، کافر نایب ابلیس لعنت اللہ علیہ زندیق کی توبہ قبول نہیں۔ شریعت محمدیہ میں واجب القتل ہے۔ جمال الدین از ریاست کشمیر ضلع شہر مظفر آباد۔ الجواب صحیح احمد جی علاقہ چھچھ موضع پانڈک الجواب صحیح سید حافظ محمد حسین واعظ ساڈھورہ ضلع انبالہ۔ بے شک جو آدمی امور قطعیہ کا منکر ہے وہ کافر ہے۔ قرآن شریف معجزہ کا مثبت ہے اس کا انکار کفر ہے اور ایسے آدمی کی بیعت بھی کفر ہے اور مسلمان جاننا درست

محمد ضیاء اللہ خان رامپوری ۔حق تعالیٰ شانہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النّبیین فرمایا ہے ۔چنانچہ ارشاد فرمایا ہے و لکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور نیز باجماعِ اُمّت ثابت ہے کہ انبیاء و رسل افضل الخلق ہیں ۔لہٰذا جو شخص اپنے لئے رسالت کا مدعی ہے ۔ اور عیسےٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ سے اپنے آپ کو افضل جانتا ہے ۔ وہ کتاب اللہ کا مکذب دائرہ اسلام سے خارج ہے ۔اس کی اور اس کے اتباع کی امامت اور بعیت و محبّت ناجائز اور حرام ہے ۔

ایسے شخص سے اور اس کے اذناب سے سلام کلام ترک کرنا چاہیئے ۔حررہ خلیل احمد سہارنپوری الجواب صحیح عبداللطیف عفی عنہ سہارنپوری صح الجواب محمد کفایت اللہ سہارنپوری المجیب مصیب حافظ محمد شہاب الدین لدھیانوی الجواب صحیح فضل احمد رائے پور گوجراں لجواب صحیح والقول نجیح والمذنب ابوالرجا غلام محمد ہوشیاپوری ۔اصاب من اجاب محمد ابراہیم وکیل اسلام ۔لاہور ۔رائیتہ فوجدتہ صحیحاً نبی بخش حکیم رسول نگری الجواب صحیح ۔عنایت الٰہی سہارنپوری مہتمم مدرسہ عربیہ سہارنپور الجواب صحیح محمد بخش عفی عنہ سہرائے الجواب صحیح صدیق احمد انبوٹھوی الجواب صحیح احقر زمان گل محمد خان مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند صح الجواب عبدہ محمد مدرس مدرسہ اسلامیہ دیوبند الجواب غلام رسول عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند الجواب صحیح عزیز الرحمٰن مسمی مدرسہ عالیہ عربیہ دیوبند الجواب صحیح قادر بخش عفی عنہ جامع مسجد سہارنپور الجواب صحیح بندہ عبدالمجید الجواب صحیح علی اکبر المجیب صادق محمد یعقوب المجیب مصیب عبدالخالق بمقتضائے کوائف مندرجہ بیان سائل ہر ایک جواب مطابق سوال صحیح و درست ہے ۔ اور ہر ایک جواب کی تائید کے ادلّہ قطعیہ مؤید ہیں ۔اور کتبِ شرعیہ مملو ۔کتبہ احقر العباد اللہ الصمد ابوالرجا غلام محمد ہوشیارپوری ۔الجواب صحیح نور اللہ خان الجواب صحیح محمد فتح علی شاہ ۔ الجواب صحیح فقیر غلام رسول مدرسہ حمیدیہ لاہور ۔ الجواب صحیح احمد علی شاہ اجمیری ھذا ھوالحق جمال الدین کوٹھالوی

المجیب مصیب احمد علی عفی عنہ بٹالوی ۔ جواب درست ہے سلطان احمد گنجوہی،
جواب درست ہے ۔ احمد علی عفی عنہ سہارنپوری ۔ الجواب صحیح ۔ محمد عظیم متوطن گکھڑ جواب
صحیح ہے ۔ فقیر غلام اللہ قصوری ۔ جواب صحیح ہے ۔ محمد اشرف علی عفی عنہ ساکن بھون،
ہندوستان ما اجاب به المجیب فهو فیه مصیب غلام احمد امرتسری ایڈیٹر اہل فقہ
من قال سواء ذلک فقد قال محالاً حررہ ابوالہاشم محبوب عالم عفی عنہ توکلی سیدوی
ضلع گجرات، جواب درست ہے ۔ عبدالصمد مدرس دیوبند ذالک کذالک ۔ فقیر
فتح محمد عفی عنہ سوہڑہ ضلع جالندھر ۔ الجواب صحیح ۔ شیر محمد عفی عنہ ۔ لا ریب فی ما
کتب رحیم بخش جالندھری ۔ الجواب صحیح ۔ ابو عبدالجبار محمد جمال امرتسری ۔ جواب
صحیح ہے ۔ عبدالکریم محمدی ساکن ٹنڈو محمد خان ضلع حیدرآباد سندھ ۔ الجواب صحیح ۔
فقیر محمد باقر نقشبندی مدرس مشن کالج ۔ لاہور ۔ الجواب صحیح لا ریب فیہ محمد رحیم اللہ
دہلی ۔ الجواب صحیح والمجیب مصیب حبیب المرسلین مدرس مدرسہ
حسین بخش دہلی ۔ الجواب صحیح ۔ محمد وصیت علی مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب صاحب
مرحوم دہلی ۔ هذا هو الحق ۔ خادم حسین عفی عنہ مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب صاحب
الجواب صحیح ۔ عزیز احمد عفی عنہ مدرس مدرسہ حسین بخش ۔ دہلی المجیب مصیب
محمد احکم عفی عنہ مدرس مدرسہ باڑہ ہندو راؤ دہلی ۔ الجواب صحیح ۔ عبدالرحمن عفی عنہ
مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب صاحب ۔ دہلی ۔ الجواب صحیح : بندہ ضیاء الحق عفی عنہ
الجواب صحیح محمد پردل عفی عنہ دہلی ۔ الجواب صحیح ۔ ولی محمد کرنالوی، شخصے کہ مدعی
رسالت باشد منکر نص قطعی است ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین در کفر منکر
قطعیات اختلاف نیست و ہمراہ چنیں کساں بیعت و محبت چہ معنے دارد الراقم غلام احمد
مدرس مدرسہ نعمانیہ ۔ لاہور ۔ الجواب صحیح محمد ذاکر بگوی عفی عنہ من اجاب فقد
اصاب ۔ غلام رسول ملتانی الجواب صحیح ۔ ابو محمد احمد چکوالی ۔ الجواب صحیح
نور احمد عفی عنہ امرتسری ۔ جو شخص اقوال و عقائد مذکورۃ السوال کا قائل و معتقد ہو، وہ
انکارِ منصوصاتِ قطعیہ کی وجہ سے کافر ہے اور کافر کی امامت و بیعت اور اس سے سبقت

سلام تا تجدید اسلام قطعاً ناجائز ہے۔ اس لیے کہ یہ سب چیزیں اسلام کی پختگی اور ایمان کی مضبوطی پر متفرع ہیں۔ الراقم ابوالحامد محمد عبدالحمید الحنفی القادری الانصاری لکھنوی، الجواب صحیح۔ محمد عبدالخالق عفی عنہ لکھنوی۔ صح الجواب۔ محمد قائم عبدالقیوم الانصاری لکھنوی۔ الجواب صحیح محمد عبدالعزیز لکھنوی اصاب من اجاب۔ محمد برکت اللہ لکھنوی۔ اصاب من اجاب۔ محمد عبدالہادی الانصاری لکھنوی صح الجواب محمد عنایت اللہ عفی عنہ لکھنوی۔ اصاب من اجاب۔ محمد عبدالمجید غفراللہ الوحید لکھنوی۔ سبِّ نبی کفر ہے اور دعوائے نبوت کفر ہے۔ نبی سے اپنے آپ کو افضل سمجھنے والا کافر ہے۔ ابوبکر علی احمد محمود اللہ شاہ بدایونی عفی عنہ۔ کچھ شک نہیں کہ مرزا قادیانی ایک دہریہ معلوم ہوتا ہے۔ مفتری علی اللہ ہے۔ اس کے الہامات سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے خدا پر بھی ایمان نہیں۔ کیونکہ خدا پر ایمان رکھنے والا اس قسم کے افتراء نہیں کیا کرتا۔ اس لیے میرا یقین ہے کہ مرزا قادیانی جو کچھ کرتا ہے۔ سب دنیا سازی کے لئے کرتا ہے پس اس کی امامت جائز نہیں۔ ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری۔

چونکہ شخص مذکور اپنے کو سچا رسول کہتا ہے اور رسالت کا ختم ہو جانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نصوص قطعیہ یقینیہ سے ثابت ہے۔ جو حدِ تواتر میں داخل ہے۔ اس لئے وہ شخص بلاشبہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ پس امامت یا بیعت و دوستی و سلام و کلام اس سے اور اس کے مریدوں سے جائز نہ ہوگا۔ واللہ اعلم احقر محمد رشید مدرس دوم جامعہ جامع الکلام کانپور جواب صحیح ہے۔ محمد اسحاق عفی عنہ مدرس مدرسہ جامع العلوم کانپور الاجوبۃ صحیحۃ مقبول حسن عفی عنہ مدرس سوم مدرسہ جامع العلوم کانپور لقد اصاب من اجاب۔ مشتاق احمد اول مدرس فیض عام کانپور۔ جو کلمات سوال میں مذکور ہیں ہر ایک کلمہ کا مرتکب اشد کافر ہے۔ العاجز عبدالمنان وزیرآبادی۔ مرزا غلام احمد کے خیالات اور اعتقادات اکثر ایسے ہیں۔ جن سے فتوئے کفر عائد ہوتا ہے۔ یوسف علی عفی عنہ میرٹھی خیرنگری جواب صحیح ہے۔ محمد عبداللہ ناظم دینیات مدرسہ دارالعلوم علی گڈھ۔ تمام علماء نے اس کے کافر

ہونے پر اتفاق کرلیا ہے۔ کوئی گنجائش تاویل کی نہیں۔ لہٰذا اس کے بعیت اور اس کے پیروسے مجالست و مؤاکلت قطعی ناجائز ہے۔ ابو المعظم سید محمد اعظم شاہجہانپور۔

میری نظر سے مرزا کی کتابیں گذریں ان میں صراحتہً عقائد کفریہ مرقوم ہیں۔ لہٰذا میں باعتبار اُن کتابوں کے مرزا صاحب کو کافر سمجھتا ہوں۔ غلام محی الدین امام جامع مسجد شاہجہان پُور۔

مرزا صاحب کی کتابوں میں بہت سے کفریات موجود ہیں جو نصوصِ قاطعہ کے خلاف ہیں لہٰذا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ عبدالکریم عفی عنہ از ہندوستان محمد حسین عفی عنہ از ہندوستان۔

جو شخص توہین کسی نبی کی انبیاء علیہم السّلام سے کرے وہ مردُود اور کافر ہے۔ یعنی ایسا کافر کہ اس کی توبہ میں اختلاف ہے۔ تو اس کا کفر اور کفّار کے کفر سے زاید ہے۔ العیاذ باللہ فقط محمد عثمان عفی عنہ مدرس اوّل مدرسہ عین العلم شاہجہانپور۔

بے شک ایسے شخص کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ واللہ تعالےٰ اعلم فقط محمد عبدالخالق عفی عنہ مدرس دوم مدرسہ عین العلم شاہجہانپور۔

بے شک یہ شخص اسی طرح کا کافر ہے۔ جیسا کہ مولوی محمد عثمان صاحب دام ظلہم نے تحریر فرمایا ہے۔ فقط ابوالرفعت محمد سخاوت اللہ خان مدرس سوم مدرسہ عین العلم شاہجہانپور مرزا غلام احمد قادیانی یقیناً کافر ہے۔ اس کے کفر میں ذرا بھی شک نہیں ہے۔ احقر کو اس کی کتب بتمامہ دیکھنے کا بھی اتفاق ہوا ہے۔ اس سے اور اس کے تبعین سے اسلامی طریقہ سے ملنا جلنا ناجائز ہے۔ واللہ اعلم بالصواب محمد اعزاز علی بریلوی۔ مرزا قادیانی جو عیسےٰ مسیح ہونے کا مدعی اور حضرت عیسٰی علیہ السّلام کی نسبت کلمات شنیعہ لکھنے والا وغیرہ سراسر کاذب اور مفتری انتہاء درجہ کا بددین مرتد ملحد خبیث النفس اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس کی اتباع کرنے والے بھی اسلام سے خارج ہرگز امامت کے لائق نہیں۔ عبدالجبار عمر پوری دہلی کشن گنج۔

مرزا قادیانی ان عقائدِ باطلہ کی رو سے بلاریب کافر مجاہر ہے۔ قرآنی اور اجماعی

امر ہے کہ دنیا میں پہلا کافر ابلیس لعین ہے ۔ اور اس کا کفر نص کی بنا پر ہے ۔ اور وجوہ بھی تکفیر مرزائین کے آیات واحادیث سے بکثرت ملتی ہیں ۔ مرزائیوں سے ارتباط اسلامی نصوص آیات واحادیث سے ممنوع ہے ۔ جملہ تکالیف شرعیہ وارشادات اسلامیہ وخطابات تشریعیہ امامت وغیرہ سب بعد الایمان ہیں ۔ جب ان کا ایمان نہیں تو ایسے تعلقات اسلامیہ ان سے کیا معنے رکھتے ہیں ۔ بلکہ جو شخص ان کی تکفیر میں تامل کرے ۔ اس پر بھی مخافت کفر ہے ۔ اور یہ پہلا زینہ دخول فی المرزائیت ہے ۔ حررہ محمد عبد الحق الملتانی عفی عنہ ۔ الجواب صحیح محمود عفی عنہ ملتانی ۔ الجواب صحیح محمد فیض اللہ عفی عنہ ملتانی ۔

یہاں پر ایک فتوائے مختصر کرکے علمائے کرام لاہور کا ایک مرزائی کا جنازہ پڑھنے کے بارہ میں درج کرتا ہوں ۔

سوال : کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک مسجد کے امام اہل سنت والجماعت سے مرزائیوں کی تکفیر کے فتووں سے واقف ہو کر دیدہ دانستہ ایک مرزائی کے جنازہ کی نماز پڑھائی ہے ۔ آیا ایسے شخص کے حق میں شرعاً کیا حکم ہے ۔ بینوا توجروا ۔

الجواب : مرزا غلام احمد قادیانی علانیہ نزول وحی نبوت اور رسالت کے مدعی ہیں ۔ اس لحاظ سے ان کا اور ان کے مریدوں کا خارج از دائرہ اسلام ہونا مسلم الثبوت ہے (دیکھو) امام ابوالفضل قاضی عیاض کتاب الشفا فی تعریف حقوق المصطفےٰ جلد ۲ ص ۵۱۹ اس کے اور اس کے مریدوں کے پیچھے اقتدا اور ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا ہرگز درست نہیں ہے ۔ پس جس نے دیدہ دانستہ مرزائی کے جنازہ کی نماز پڑھی ہے اس کو علانیہ توبہ کرنی چاہیئے ۔ اور مناسب ہے کہ وہ اپنا تجدید نکاح کرے اور حسب طاقت کھانا کھلادے ۔ اگر وہ ایسا نہ کرے گا تو اہل سنت والجماعت کو اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنا چاہیئے ۔ ایسے منافق کے پیچھے نماز درست نہیں ہوتی ۔ کتبہ المفتی محمد عبد اللہ ٹونکی از لاہور ۔ المجیب مصیب محمد عمر خان عفی عنہ الجواب صحیح محمد عالم مدرس دوم مدرسہ حمیدیہ لاہور ۔ ذلک کذالک محمد حسین عفی عنہ ۔ ھذا الجواب صحیح والمجیب نجیح محمد یار عفی عنہ ۔

قد صح الجواب حسن عفی عنہ اول مدرس مدرسہ حمیدیہ لاہور۔ فقیر غلام قادر بھیروی عفی عنہ از لاہور۔ المجیب مصیب احقر محمد باقر عفا اللہ عنہ جواب صحیح غلام رسول چہارم مدرس مدرسہ از لاہور۔ الجواب صحیح ابو سعید محمد حسین بٹالوی۔ فتویٰ اول ختم شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فتویٰ شریعت غرّا

فتویٰ نمبر دوم

اس شخص کی نسبت جو مرزا غلام احمد قادیانی کا مُرید نہ ہونے کے باوجود اس کو مسلمان جانتا ہے

سوال

کیا فرماتے ہیں عُلمائے دین و مفتیان شرع متین اس شخص کے بارے میں جو کہتا ہے کہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کا مرید تو نہیں ہوں اور نہ اس کے اعتقادیہ مسائل میں شامل ہوں لیکن اس کو مسلمان جانتا ہوں۔ کیا ایسے شخص کی بیعت اور امامت درست ہے اور شرعًا اس کو کیا کہنا چاہیئے۔ بینوا بالتفصیل جزاکم اللہ الرب الجلیل ۔

الجواب

جو شخص مرزا غلام احمد کے عقائد کفریہ کے معلوم ہونے کے باوجود اس کو کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے ایسے شخص اکثر وہی دیکھے گئے ہیں جو منافق اور کافر ہیں یعنی دراصل مرزائی ہوتے ہیں لیکن ظاہری طور پر کہتے ہیں کہ ہم مرزا کو مسلمان جانتے ہیں۔ یا اس پر ہم کفر کا فتویٰ نہیں دیتے یا اس کو اچھا تو نہیں جانتے لیکن کافر بھی نہیں کہتے۔ دراصل یہ سب کارروائی منافقانہ

ہے۔ کوئی مصلحت مدِّ نظر رکھ کر ظاہر نہیں ہوتے۔ فی الحقیقت پکّے مرزائی ہوتے ہیں۔ یاد رکھو مسلمان کی شان سے بعید ہے کہ ایسے کافر کی تکفیر میں توقف یا تردد کرے۔ الحاصل مرزا اور اس کے سب مرید اور باوجود مرزا کی کفریات کے معلوم ہونے کے اس کے کفر میں توقف کرنے والے سب کے سب کافر ہیں۔ توہین انبیاء علیہم السلام ادعائے نبوت ردِّ نصوص ایسا کفر ہے جس میں اہل سنّت میں سے کسی کا بھی اختلاف نہیں۔ اس واسطے دلائل لکھنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ فقط واللہ اعلم حررہ العاجز یوسف عفی عنہ از بگھیلے والا۔

الجواب:۔ جو شخص مرزا غلام احمد کے اقوال پر مطلع ہو کر اس کو کافر نہ جانے وہ خود کافر مرتد ہے بلکہ جو شخص اس کے کافر ہونے میں شک و تردد کرے وہ بھی کافر مستحق عذاب عظیم ہے۔ شفاء شریف میں ہے۔ نکفر من لم یکفر من دان بغیر ملتہ المسلمین من الملل او وقف فیھم او شک یعنی ہم ہر اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو کافر کو کافر نہ کہے یا اس کی تکفیر میں توقف یا شک و تردد رکھے مجمع الانہر و دُرِّ مختار فتاوی خیریہ و بزازیہ وغیرہ میں ہے۔ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر یعنی جو شخص اس کے کفر و عذاب میں شک کرے یقیناً خود کافر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ محمد عبد الرحمٰن البہاری عفی عنہ۔ صح الجواب احمد رضا عفی عنہ الجواب صحیح محمد عبد المجید سنبلی عفی عنہ۔ صحّ الجواب عبدہ ظفر الدین بریلوی سنّی حنفی قادری رضوی عبیدان المصطفےٰ ظفر الدین احمد بریلوی مہر دار الافتاء مدرسہ و جماعت بریلوی منظر الاسلام الجواب صحیح و المجیب مصیب احقر زمن محمد حسن مدرس مدرسہ نعمانیہ امرتسر جواب صحیح ہے۔ سید حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور۔ جواب صحیح ہے۔ کریم بخش سنبلی عفی عنہ۔ الجواب صحیح عبد الوحید مدرس اول مدرسہ نعمانیہ امرتسر ھذا الجواب صحیح محمد اشرف مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور۔ قولنا بہ ھذا الحکم ثابت فقیر سعد اللہ شاہ ساکن سوات نیرو وجدتہ صحیحا ملیحا مسکین عبد اللہ شاہ مولوی پلٹن نمبر ۱۹ سیالکوٹی ثم گجراتی جواب صحیح ہے۔

بندہ امام الدین کپور تھلوی ھذا الجواب صحیح سید علی جالندھری لقد اصاب من اجاب حررہ الفقیر المفتی ولی محمد جالندھری الجواب صحیح بندہ فتح الدین ہوشیارپوری ھذا الجواب صحیح لاشک فیہ محمد رشید الرحمٰن الجواب صحیح لاشک فیہ علم الدین لاہوری ۔ جو ایسے شخص کو مسلمان سمجھتا ہے وہ یا جاہل ہے یا بدعقیدہ ۔ بیعت اور امامت ایسے شخص کی بھی درست نہیں ۔ کتبہ ابوالفضل محمد حفیظ اللہ مدرس دارالعلوم ندوۃ العلماء ۔ الجواب صحیح سید علی زینبی عفی عنہ مدرس دارالعلوم ندوہ لکھنو ۔ الجواب صحیح والمجیب مصیب ابوالعماد محمد شبلی عفی عنہ جی راجپوری مدرس دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ ۔ ایسا شخص جاہل ہے ۔ اس کو سمجھانا چاہیئے ۔ اور اگر وہ اپنی غلطی پر مصر ہو اور ہٹ دھرمی کرے تو اس کی امامت سے بچنا چاہیئے ۔ اور بیعت ایسے شخص سے نہ کی جائے یہ شخص بدعتی ہے ۔ حررہ واحد نور رامپوری بہتر یہی ہے کہ ایسے شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھیں ۔ حررہ محمد امانت اللہ از علی گڑھ ۔ الاجوبۃ صحیحۃ ۔ محمد لطف اللہ عفی عنہ از علی گڑھ ۔ جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کو مسلمان جانے گو اس کے طریقہ پر نہ ہو یا مرید نہ ہو ۔ مگر وہ ایسا ہے جیسا کہ شمر اور ابن زیاد اور یزید اور ابن ملجم کو مسلمان جانتا ہے ۔ اور جاننے والا بھی منافق اور خارجی ہے ۔ حررہ عین الہدیٰ شاہ قادری از کلکتہ

ایسا شخص جاہل ہے کفر اور اسلام میں تمیز نہیں رکھتا اس کے امامت اور بیعت قبول نہیں ہے ۔ یا واقف متعصب ہے ۔ اس کو توبہ کرنی چاہیئے ۔ ورنہ یہ تعصب بے محل مخل امامت و ارشاد ہوگا ۔ حررہ ابوالحامد محمد عبدالحمید الحنفی القادری الانصاری النظامی لکھنوی ۔ ھذا الاجوبۃ صحیحۃ ابوسعید محمد عبدالخالق لکھنوی ۔

اصاب من اجاب محمد عبدالعزیز لکھنوی

صح الجواب عبدالخالق لکھنوی

الجواب صحیح ولی محمد کرنالوی

صح الجواب محمد قاسم عبدالقیوم الانصاری لکھنوی

اصاب من اجاب محمد برکت اللہ لکھنوی

اصاب من اجاب محمد عبدالہادی الانصاری لکھنوی

صح الجواب محمد عبید اللہ لکھنوی

ایسا شخص فاسق ہے۔ محمد عبد الغنی مدرس مدرسہ فتح پوری۔ دہلی

الجواب صحیح۔ بندہ محمد قاسم مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

الجواب صحیح۔ انظار حسن مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

الجواب صحیح۔ محمد کرامت اللہ دہلوی

الجواب صحیح والمجیب نجیح۔ بندہ محمد امین مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔

الجواب صحیح۔ محمد عبد الحق دہلوی۔

جو شخص مرزا کے عقائد معلوم کر کے اس کو کافر و خارج از اسلام نہ جانے وہ بھی اسی کا پیرو ہے۔ ابو محمد سید محمد حسین بٹالوی۔

اگر غلام احمد کے عقائد کو یہ عقائد کفریہ جانتا ہے اور پھر ان سے راضی و خوش ہے۔ تو یہی کافر ہے۔ لان الرضا بالکفر کفر۔ محمد کفایت اللہ شاہجہانپوری مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔

مرزا اور اس کے ہم عقیدہ لوگوں کو اچھا جاننے والا جماعت اسلام سے جدا ہے۔ ایسے شخص سے بیعت کرنا حرام اور اس کو امام بنانا ناجائز ہے۔ مشتاق احمد حنفی مدرس گورنمنٹ سکول دہلی۔

کسیکہ قائل جواز اقتدا خلف مرزا و اتباع او باشد، مخطے و ناواقف از اصول دین است۔ زیرا کہ صحت نماز بدون ایمان صورت نے بندد و بطلان نماز امام موجب بطلان نماز مقتدی است کما لا یخفی علی من لہ التمسک بالدین و بیعت چنیں ناواقف بریں قیاس باید کرد۔ غلام احمد مدرس مدرسہ نعمانیہ

الجواب صحیح: محمد ذاکر بگوی عفی عنہ لاہوری۔ من اصاب فقد اجاب۔ غلام رسول الملتانی عفی عنہ

الجواب صحیح: ابو محمد احمد عفی عنہ چکوالی۔ لاہور

الجواب صحیح۔ نور احمد عفی عنہ امرتسری اصاب من اجاب سید حسین مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور

جو شخص غلام احمد کو باوجود اس کے دعاوی کے اہل اسلام جانے یا اپنے دعوے میں صادق سمجھے وہ اسلام اور دین محمدی سے خارج ہے۔ الراقم عبدالجبار امرتسری۔

الجواب صحیح: عبدالعزیز ساکن قلعہ میہاں سنگھ۔ ایسا شخص منافق ہے۔ ایسے شخص کے خلف اقتدا درست نہیں۔ سلام دین امرتسری۔

الجواب صحیح، حکیم ابوتراب محمد عبدالحق امرتسری۔

الجواب صحیح: سید شاہ حیدرآبادی۔ جو شخص اس کو حق جانتا ہے وہ بھی صراطِ مستقیم و دینِ قویم سے منحرف ہے۔ مرید احمد قادیانی

ایسا شخص کافر اور مرتد ہے۔ ابو یوسف امرتسری

ایسا شخص ساتر حق ہے اور باطن میں معتقد قادیانی کا ہے ایسے امام کی بیعت وغیرہ سے کنارہ کشی واجب ہے۔ الراقم محمد محی الدین الصدیقی الحنفی امرتسری۔

الجواب صحیح: محمد اسحاق لودھیانوی۔ اس کے عقیدے میں فرق ہے اس کی امامت اور بیعت جائز نہیں۔ الراقم عبدالسلام پانی پتی۔ شخص مذکور اگر مرزا کے کفریہ معتقدات پر اطلاع حاصل کرنے کے بعد اس کی تکفیر کرے تو فبہا ورنہ وہ بھی قادیانی کے ساتھ کفر میں ہم رشتہ ہیں۔ اس کی بیعت اور امامت جائز نہ ہوگی۔ حررہ خلیل احمد

الجواب صحیح: عبداللطیف سہارنپوری

الجواب صحیح: ثابت علی سہارنپوری

الجواب صحیح: محمد کفایت اللہ سہارنپوری

الجواب صحیح والمقول نجیح: غلام محمد ہوشیارپوری

الجواب صحیح: حافظ محمد شہاب الدین لودھیانوی

بمقتضائے کوائف مندرجہ بیان سائل ہر ایک جواب مطابق سوال صحیح و درست ہے۔ اور ہر ایک جواب کی تائید کے ادلہ قطعیہ مؤید ہیں اور کتب شرعیہ اسے مملو۔ کتبہ احقر عباد اللہ السمیع البصیر الملقب بالغفور غلام محمد ہوشیارپوری۔

الجواب صحیح : محمد ابراہیم وکیل اسلام - لاہور رائیتہ فوجدتہ صحیحًا نبی بخش حکم رسول نگری - اصاب من اجاب - فضل احمد رائے پور گجران -

الجواب صحیح : محمد رکن الدین نقشبندی ساکن الور - ما اجاب بہ المجیب فہو مصیب غلام احمد امرتسری -

جواب صحیح ہے - خادم شریعت ابوالہاشم محبوب عالم سیدوی ضلع گجرات -

الجواب صحیح فتح محمد - صح الجواب شیر محمد - الجواب صحیح فقیر غلام رسول مدرسہ حمیدیہ لاہور الجواب صحیح فقیر غلام اللہ قصوری الجواب صحیح فتح محمد الجواب صحیح احمد علی شاہ اجمیری ھذا ھو الحق جمال الدین کنٹھیالوی - الجواب صحیح سلطان احمد گنجوی ضلع گجرات الجواب صحیح محمد عظیم منوطن گھکڑ - المجیب مصیب - احمد علی بٹالوی -

الجواب صحیح - صدیق احمد دموتوی - جواب درست ہے - احمد علی عفی عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ - الجواب صحیح : عنایت علی سہارنپوری - الجواب صحیح محمد بخش سہرانے -

الجواب صحیح : اضغر گل محمد خان مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند - الجواب صحیح - سید محمد مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند الجواب صحیح غلام اسعد مدرسہ دیوبند - الجواب صحیح عزیز الرحمٰن مفتی حنفی مدرسہ عالیہ دیوبند - اصاب المجیب - محمد حسن مدرسہ دیوبند - الجواب صحیح - بندہ محمود عفی عنہ اول مدرس مدرسہ دیوبند - الجواب صحیح قادر بخش مہتمم جامع مسجد سہارنپور - الجواب صحیح بندہ عبد المجید عفی عنہ الجواب صحیح علی اکبر عفی عنہ المجیب صادق - عبد الخالق الجواب صحیح نور اللہ خان الجواب صحیح فتح علی شاہ المجیب مصیب عبد الرحمٰن الجواب صحیح بندہ محمد اسحاق عفی عنہ الجواب صحیح ابوعبد الجبار محمد جمال امرتسری - الجواب صحیح رحیم بخش جالندھری الجواب صحیح بندہ عبد الصمد عفی عنہ مدرس مدرسہ دیوبند الجواب الصحیح عبد الکریم ساکن ٹنڈہ محمد خان ضلع حیدرآباد سندھ - جواب صحیح ہے - محمد یعقوب دیوبند - الجواب الصحیح محمد رحیم اللہ - دہلی - الجواب صحیح والمجیب مصیب حبیب المرسلین مدرس اول مدرسہ حسین بخش - دہلی - الجواب صواب محمد وصیت علی مدرس مدرسہ مولوی عبد الرب صاحب دہلوی ..... ھذا ھو الحق خادم حسن عفی عنہ

مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب صاحب دہلی ۔ الجواب صحیح محمد ناظر حسن صدر مدرس عربیہ فتح پوری ۔ دہلی ۔ الجواب صحیح محمد عزیز احمد عفی عنہ مدرس مدرسہ حسین بخش دہلی المجیب مصیب محمد اکرم عفی عنہ مدرس مدرسہ باڑہ ہندوارے دہلی الجواب صحیح بندہ ضیاء الحق عفی عنہ دہلی الجواب صحیح : حبیب احمد مدرس مدرسہ فتح پوری ۔ الجواب صحیح ولی محمد کرنالوی ۔ ایسے آدمی کی بیعت کفر ہے اور مسلمان جاننا درست نہیں ۔ احمد علی عفی عنہ الجواب صحیح عبداللہ خان مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ جو ایسے مدعی کو اس کی اقاویل کاذبہ اور دعاوی باطلہ میں سچا جانتا ہے اور راضی ہے وہ بھی کافر ہے ۔ اس لیے کہ الرضاء بالکفر کفر ۔ محمد عبدالغفار خان رامپوری ۔ ذلک الکتاب لا ریب فیہ ۔ محمد سعداللہ خان رامپوری ۔

ایسے صریح منکر کو مسلمان سمجھنا تو گویا خود مسلمانی سے خارج ہونا ہے ، ابوالمعظم سید محمد اعظم مفتی حنفی شاہجہانپور ۔ جو شخص مرزا غلام احمد کے عقائد مخالف کو اچھا جانے اس کے پیچھے نماز درست نہیں ۔ اور نہ اس سے کسی کو بیعت کرنا جائز ہے ۔ ابویوسف علی میرٹھی ۔ جواب صحیح ہے ۔ محمد عبداللہ علی گڑھ ۔ مرزا اور اس کے اتباع کی مثل میرے نزدیک اسلامی فرق میں ایسا کافر کوئی نہیں ۔ العاجز عبدالمنان وزیرآبادی ۔ جو ایسے اعتقاد والے کو مسلمان جانے وہ شخص بھی کافر ہے ۔ جمال الدین ریاست کشمیر ۔ الجواب صحیح ۔ احمد جی علاقہ چھچھ الجواب صحیح سید محمد حسین واعظ ساڈھورہ ۔ جو شخص مرزا کے عقائد سے ناواقف ہو کر مسلمان کہتا ہے تو وہ بھی اسلام سے خارج ہے ہرگز امامت کے لائق نہیں ۔ عبدالجبار عمر پوری دہلی کشن گنج ۔ جو شخص مرزا قادیانی کے حق میں باوجود علم اس بات کے کہ وہ اپنے آپ کو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام پر تفضیل دیتا ہے اور دعوٰی رسالت کرتا ہے حسن ظن رکھتا ہو ۔ اور اس کو مسلمان کہتا ہو ، تو وہ شخص خود دائرہ اسلام سے خارج ہے ۔ ایسے شخص کی امامت و بیعت شرعًا ہرگز جائز نہیں ۔ اور اہل اسلام کو اس سے اجتناب لازم ہے ۔ حررہ محمد خدا بخش عفی عنہ پشاوری

مرزا کو یہ شخص اگر بنا بر جہالت کے مسلمان سمجھتا ہے تو معذور سمجھا جائے گا اور اگر باوجود اس کے ایسے دعاوی کفریہ اور اعتقادیہ باطلہ کے اس کو محض کلمہ گوئی پر مسلمان جانتا ہے تو خود اس کے اسلام پر خطرہ ہے اس کو پہلے تعلیم کافی دی جائے اگر نہ سمجھے پھر اس کی

امامت اور بیعت کو بالکل چھوڑ دیا جائے۔ حررہ عبدالحق الملتانی۔ الجواب صحیح۔ محمود عفی عنہ ملتانی۔ الجواب صحیح محمد فیض اللہ ملتانی عفی عنہ۔

ضمیمہ رسالہ ھذا

منقول از روزانہ پیسہ اخبار لاہور۔ ۳۱ ستمبر ۱۹۰۶ء

میرزا صاحب قادیانی تمام مسلمانانِ عالم کو کافر کہتے ہیں۔

آج میں نے پیسہ اخبار مؤرخہ ۱۴ اگست ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۳ زیر "مضمون خاص" کو دیکھا جس میں درج ہے کہ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور مرزا صاحب قادیانی کا ایک خط بغرض اشاعت بھیجتے ہیں جس کا تذکرہ انجمن اسلامیہ لاہور میں تھا کہ مرزا صاحب سوائے اپنے مریدوں کے باقی تمام مسلمانانِ عالم کو کافر کہتے ہیں۔ بذریعہ خط ان سے دریافت کرنا چاہیئے کہ ضرور ان کا یہ عقیدہ یا قول ہے۔ ممکن ہے کہ یہ خط مرزا جی کے اسی استفسار کا جواب ہو۔ وہ اصل خط بھی مرزا جی کا اس اخبار میں درج کیا گیا ہے جس کے دیکھنے سے میں حیران ہوں کہ خداوندا! کوئی جھوٹ کی انتہا ہو گی جو مدعی نبوت و رسالت کی طرف سے پبلک میں شائع ہوتی ہے۔ مرزا جی کا اس ایچ پیچ سے لکھنا کہ مسلمان مولویوں نے مجھ کو کافر کہا اور کفر کے فتوے لکھے۔ چونکہ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ جو مسلمان کو کافر کہے وہ خود کافر ہو جاتا ہے۔ انہوں نے مجھ پر فتوے کفر کے لگائے اور وہ خود کافر ہو گئے۔ اور ہماری طرف سے سبقت نہیں ہوئی۔ اگر کوئی کاغذ ہمارا لکھا ہوا ہو تو پیش کیا جاوے اس لئے ہم ان مسلمانان کو کافر کہنے کے واسطے مجبور رہے۔ ملخصاً

مرزا جی کا ایسا لکھنا محض جھوٹ ہے۔ اصل معاملہ یہ ہے کہ مرزا جی نے جب تمام مسلمانوں کے برخلاف اپنی نئی راہ نکالی اور اپنے عقائد مسلمانوں کے برخلاف کر لیے تب علمائے اسلام ہندوستان اور عرب نے مجبوراً مرزا جی پر کفر کے فتوے دیئے کہ مرزا جی اور اس کی جماعت کافر اور مرتد ہے۔ عقائد مرزا جی کے بہت سی کتب میں درج ہیں جس کی تفصیل نہیں۔ دو موٹے عقائد عام فہم یہ ہیں۔

(الف) کہ مرزاجی انبیاء علیہم السلام پر سخت بیہودیانہ الزام لگا کر فحش ماں بہن کی گالیاں دیتے ہیں، توہین کسی نبی کی ہو کفر ہے۔

(ب) دعوئے نبوت اور رسالت کا کرتے ہیں اور اپنے منکر کو کافر کہتے ہیں۔ یہ دونوں عقائد صریح کفر ہے۔

مرزا صاحب نے اپنی رسالت اور نبوت کے منکروں کو کافر کہا ہے اور عذاب دوزخ کے مستحق لکھا ہے اور دیگر مرزائیوں نے بھی مرزا صاحب کے منکروں کو کافر لکھا ہے۔ وھو ھذا۔

(۱) قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ بلفظ براہین احمدیہ ص ۲۲۹-۴-۵۰۔ ترجمہ کہدے غلام احمد) اگر تم خدا سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو تب تم سے خدا محبت کرے گا۔

(۲) الہام قل جاءکم نور من اللہ فلا تکفروا ان کنتم مؤمنین بلفظ براہین احمدیہ ص۵۱۱ حاشیہ نمبر ۴ کہدے اے غلام احمد) خدا کی طرف سے نور اترا ہے تم اگر مومن ہو تو انکار مت کرو۔ نتیجہ مرزاجی کا منکر کافر ہے) ۱۸۸۴ء

(۳) میں نبی ہوں، میرا انکار کرنے والا مستوجب سزا ہے۔ بلفظہٖ توضیح مرام مرزاجی کی الہامی کتاب ص۱۸ ۱۳۰۸ ہجری۔

الہام: قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعًا ای مرسل من اللہ بلفظ معیار الاخیار مرزاجی کا ص۳ ۱۸۹۹ء ترجمہ (کہدے تو غلام محمد) کہ اے تمام دنیا کے لوگو فی الواقع میں اللہ تعالےٰ کا رسول ہوں۔ تم سب کے واسطے یعنی میں اللہ کا رسول ہوں۔ (۶) ان لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہوں جو زمین پر رہتے ہیں۔ خواہ وہ یورپ کے رہنے والے ہیں اور خواہ امریکہ کے بلفظ مرزا کی تحریر اپنی جماعت کے لئے ص۳ ماہ نومبر ۱۸۹۹ء

(کافر کے پیچھے نماز پڑھنا قطعی حرام ہے)

میاں شمس الدین صاحب سیکرٹری انجمن حمایت اسلام کو مخاطب کر کے تم میرے

منکر ہو۔ تمہاری دعائیں طاعون کے بارہ میں قبول نہیں ہوں گی کیونکہ تمہارے مناسب حال اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں حکم دیا ہے۔ ما دعاء الکافرین الا فی ضلال بلفظ مرزاجی کا دافع البلاء صلا اپریل ۱۹۰۲ء۔ ترجمہ۔ کافروں کی دعا گمراہی میں ہے۔ (۱۰) الہام فاتقوا اللہ ایھا الفتیان واعرفونی واطیعونی ولا تموتوا بالعصیان بلفظ خطبہ الہامیہ ص۳۶۔ ترجمہ۔ اے جوانو! خدا سے ڈرو اور مجھے پہچانو، اور میری پیروی کرو۔ اور گناہ نافرمانی میں نہ مرو (۱۲) وان انکاری حسرات علی الذین کفروا بی وان اقراری برکات للذین یترکون الحسد ویؤمنون بلفظ خطبہ الہامیہ ص۱۱۳ ترجمہ۔ بلاشبہ میرا انکار ان لوگوں کے لئے حسرتیں ہیں جنہوں نے میرے ساتھ کفر کیا اور بلاشبہ میرا اقرار ان لوگوں کے لئے برکتیں ہیں جنہوں نے حسد کو چھوڑ دیا۔ اور مجھ پر ایمان لے آئے (۱۳) اس وقت بھی خدا کا رسول تمہارے درمیان ہے بو مدت سے تم کو ان عذابوں کے آنے کی خبر دے رہا ہے پس سوچو اور ایمان لاؤ تاکہ نجات پاؤ۔ بلفظ مرزاجی کا اشتہار الندا من وحی من السماء ۲۱۔ اپریل ۱۹۰۵ء

نتیجہ (مرزاجی پر ایمان لانے سے نجات ہے)

۲۶ دسمبر ۱۹۰۵ء کو عبدالکریم کی قبر سے تابوت نکالا گیا اور بہشتی مقبرہ میں پہنچایا گیا۔ دوبارہ جنازہ پڑھا اور سنگ مزار پر مرزا صاحب نے یہ شعر لکھوایا ؎

مسیحا کو جو مانے اس کو وہ مومن سمجھتا تھا
مسیحائی کا منکر شخص نزدیک اس کے کافر تھا

الہام قطع دابر القوم الذی لا یؤمنون۔ بلفظ اخبار بدر ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء ترجمہ اس قوم کی جڑ کاٹ ڈالی گئی جو مرزاجی پر ایمان نہ لائی۔

نوٹ: جس شہر میں یہ فتویٰ پہنچے وہاں کے مسلمانوں کو لازم ہے کہ اسے اپنے ہاں طبع کرا کر لوگوں میں تقسیم کریں تاکہ وہ مرزا کے عقائد سے واقف ہو کر اس کے دھوکے سے بچیں اور اسلامی مجلسوں اور محفلوں میں پڑھ کر سنائیں اور سعادتِ دارین حاصل کریں۔